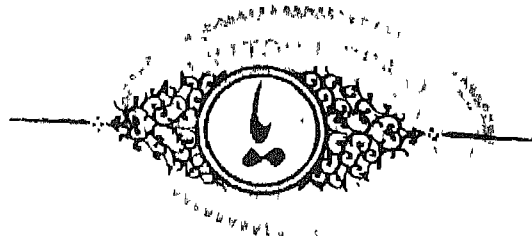




خمخانہ خلد

۲



بوستان رشید



مکالم الشرح حضرت رشید علی الدین نقا

صرف ٹائٹل نظامی پریس کھٹو میں چھپا

میرزا رشید

۱۰۰۵۰

الحمد للہ کہ جلد اول مرثی حضرت ملک الشعراء جناب شہید مرحوم علی اللہ

— (جس کا تائید نام) —

نوح خانہ خلیل اور نوح خانہ

— (۱) —

مرتبہ رُحمة الشعراء جناب شیخا حسین صاحب یدِ نبیہ و جانشین

ملک الشعراء حضرت شہید مرحوم

باہتمام سید جعفر حسین ملک مطبع

نور الاسلام رکاب گنج قدیم لکھنؤ مطبع گردید

صبر

جلہ حقوق طبع و نشر سید محمد جعفر و سید سجاد حسین شہید محفوظ ہیں

قیمت

اظہار حقیقت

جناب رشید مرحوم کے انتقال کے بعد ہی سے اکثر مومنین اور بالخصوص مرحوم کے تلامذہ برابر متقاضی رہے کہ مرحوم کا کلام شائع کیا جائے۔ مگر مجھے بعض مجبوریاں ایسا روکے ہوئے تھیں کہ تعمیل احکام اجاب سے قطعا قاصر رہا۔ یہاں تک کہ چند حضرات نے تو اپنے نزدیک یہ رائے قائم کر لی کہ ”شدید“ درحقیقت جناب رشید کے کلام کو اپنا کمر پڑھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ ناچیز کے بعض مرثیوں کو مرحوم کی طرف منسوب کر کے کافی شہرت دی۔ اگرچہ میں ان بے سرو پا باتوں سے ذرا بھی متاثر نہ ہوا تاہم سرخ اسکا ضرور ہوا کہ دنیا میں ایسے بے بصیرت افراد سے خالی نہیں جو ایک استاد کامل اور ایک مبتدی کے کلام میں منسرق نہیں کر سکتے۔ زمانہ کا یہ حال دیکھتے ہوئے میں نے بھی اپنے کلام کا رنگ بدل دیا۔ پھر بھی ان با وضح حضرات کے خیال نہ بدلے۔ میرے محترم دوست ممتاز الذکرین جناب مولوی سید محمد صادق عرف بن صاحب برادر مکرم مسیح العصر جناب حکیم سید محمد قاسم صاحب عرف صاحب عالم صاحب اور سید جعفر حسین صاحب مالک طبع نور الاسلام نیز دیگر مخلص اجاب نے مجبور کیا کہ مرحوم کے کلام کی اشاعت کا سلسلہ کسی نہ کسی طرح شروع کر دوں۔ اجاب کی خوشی کے خیال سے جلد اول مرتب کر کے خمخانہ جلد تاریخی اور ہستان رشید دوسرا نام رکھ کے ہدیہ ناظرین کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آئندہ بھی سلسلہ طباعت و اشاعت کلام جناب مرحوم جاری رہے گا۔ بشرطیکہ کم از کم دوسو فرانسیسیں جلد دوم کے لئے اہل ذوق کی طرف سے موصول ہو جائیں۔ اور حسب وعدہ مرحوم کی سوانح عمری بھی پیش کر کے ان کے فرائض سے سبکدوشی حاصل کر دوں گا۔ اس جلد کے آخر میں کتبوں نے اپنا ایک مہر شہید، سلام، اور تے چند رباعیان اس لحاظ سے شامل کر دی ہیں کہ ارباب نظر انصاف کریں گے کہ دونوں کلاموں میں کتنا فرق ہے۔ اور اہل حسد کا خیال کہاں تک صحیح ہو۔

نیازمند

ہیچمدان سید سجاد حسین شدید

حضرت مالک شعر جناب رشید مرحوم

رکاب گنج قدیم

لکھنؤ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۲۰ء

حکیم ابن حنفیہ حضرت سید مرحوم

ناظرین کرام! السلام علیکم۔ میں جس بزرگ کے کلام کا ایک مختصر حصہ آپ کے سامنے پیش کر کے نصرت دینائے شاعری کی ایک بہت بڑی ضرورت کو انجام دے رہا ہوں بلکہ آپ کی ملی آرزو اور تمنا کو پورا کر رہا ہوں۔ مناسب تھا کہ انکی سوانح عمری سے بھی کچھ اطلاع دیتا۔ اگرچہ رشید کو اسکی ضرورت نہیں کہ ارباب سخن سے انکا تعارف کرایا جائے۔ سب جانتے ہیں کہ رشید کون تھے تاہم اصناف معلومات ناظرین کے لیے یہ امر ایک حد تک مفید ہوتا لیکن میری مجبوریان ابھی اجازت نہیں دیتیں۔ خدانے چاہا تو آئندہ اس دلچسپی میں حصہ لوں گا۔ اگر ارباب ذوق نے اس جلد کی کافی قدر کی۔ امید ہے کہ جلد دوم جلد پیش کی جائیگی۔ حسین وہ مرثیہ ہونگے جسکا دستیاب ہونا اگر محال نہ مانا جائے تو آسان بھی نہیں۔

خانہ اہل انیس مرحوم میں انکے نواسہ جناب سید مصطفیٰ میرزا صاحب عرف پیارے صاحب رشید مرحوم علی اللہ مقامہ کی ذات ایسی ہی بزرگی رکھتی ہے جیسے شب ماہ بین درخشندہ ستاروں پر بدر کمال کو حاصل ہو۔ رشید کے پرنسپل گوار کا نام نامی جناب سید احمد میرزا صاحب بریل اور صدر بزرگوار جانا۔ سید محمد میرزا صاحب انس دار و نہ علیا حضرت نواب ملکہ جہان صاحبہ مرحومہ تھے جو شیخ ناسخ مرحوم کے ارشد تلامذہ میں ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ رشید کی پیدائش ۱۷۰۱ھ ہجری الاول ۱۲۸۷ھ یوم بارش شبہ جملہ بازار ساجہ لکھنؤ میں ہوئی اور تحصیل علم میں صغیر سن ہی سے مشغول و منہمک رہے یہاں تک مقور ہوئے ہی عرصہ میں فنون سپہ گری کے علاوہ فلسفہ منطق۔ ادب۔ حکمت۔ فقہ اور علم معانی و بیان میں دستگاہ کمال حاصل کر لی اور علم عروض و قافیہ میں اجتہادی درجہ پر فائز ہوئے۔ علم رمل و نجوم و جفر میں بھی حمارت تامہ حاصل کر لی اور تمام عمل ہوڈ رمل و عاشور ترک نہ ہوا۔ ابھی انکی عمر کا دسواں سال تھا کہ شاعری کی طرف توجہ کمال ہو گئی اور جناب سید حسین مرزا صاحب عشق مرحوم و جناب سید مرزا صاحب عشق مرحوم سے تلمذ حاصل کیا و دونوں بزرگواروں نے ہونا ہار بھتیجی کی طرف خاص توجہ فرمائی یہاں تک کہ کسی وقت اپنے سے جلا نہ کرتے تھے اور برابر شعر گوئی کی مشق کراتے تھے۔ تاہم ایک سال کی عمر میں دونوں شفیق استادوں سے سند استادی پانگے اور دونوں استادوں کے شاگردوں کی نظروں پر صلاح دینا انہی کے ذمہ کر دی گئی۔

رشید نے اپنی رنگینی طبیعت سے اپنے نانا انیس مرحوم اور اپنے چچا اور استاد عشق مرحوم کے کلام کی طرف توجہ کر کے دونوں جدا گانہ رنگوں کو ملا کر اپنا نیا رنگ پیدا کر لیا اور اپنی خدا داد قابلیت سے اپنے کلام کا ذکر چار دانگ عالم میں بجا دیا علی الخصوص مرثیہ میں بہار اور ساقی نامہ کی ایجاد میں آپ کو اولیت اور زبان کی شستگی و ورستگی میں فضیلت کا ثروت حاصل ہوا۔ رشید سے صاحب کمال نے دنیا کے کسی امر میں دلچسپی نہ لی۔ سوائے لوح اہلبیت کوئی دوسرا کام نہ تھا اور اپنی عمر کے ۳۴ سال اسی شغل میں کاٹ کے ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ یوم ہمار شنبہ بوقت صبح انتقال فرمایا اور اپنے گھر کی مسجد کے نیچے دالان میں جہاں اپنی زندگی میں زیادہ تر بیٹھے تھے مدفون ہوئے۔

رشید شہر سے باہر پہلے پہل غالباً سسی تشریف لگے اور اسکے بعد راپور جانے لگے کئی سال تک راپور تشریف لگے۔ لیکن ایک سال حسب معمول طلسمی کا تارہ آیا صرف خطایا اسکا عکس ہوا ہو۔ بہر حال بہت نازک فراج تھے۔ ناگوار ہوا۔ پھر باوجود احباب کے اصرار کہ نہ جانا تھا نہ گئے۔ تھوڑے تک کہیں نہ گئے اور نہ جانا چاہتے تھے۔ اسی حالت میں حیدر آباد سے طلسمی ہوئی۔ انکار فرمایا۔ گو بہر عسرت میں بسر ہو رہی تھی۔ نواب بہرام الدولہ بہادر چونکہ بہت تدردان تھے موصوف نے مختلف کوششیں کیں۔ آخر کار حکیم میر باقر حسین صاحب مرحوم کا ذریعہ (جو رشید کے گھرے دوست و مشیر اختیار کیا اور حکیم صاحب موصوف نے یہ جبر رشید مرحوم کو حیدر آباد بھیجا اور بکر بہت رشید مرحوم گئے اور مرتے مرتے یہ وضع باقی رہی۔ مختلف مقامات پر رشید مرحوم تشریف لیجاتے تھے۔ منجملہ ان کے کلکتہ میں نصیر الملک مرزا شجاعت علی مرحوم سفیر ایران کے یہاں پٹنہ چھوٹے نواب صاحب کے یہاں صفر آباد راجہ اصغر علی خان صاحب مرحوم کے یہاں سلیم پور راجہ احمد علی خان صاحب کے یہاں تشریف لیجاتے تھے۔ آخر عمر میں بعض شناسا عالم نے رنگ زمانہ دیکھتے ہوئے لکھنؤ میں پڑھنا ترک کر دیا جس کا تعلق کو بہت تھا اور رہیگا مختلف تدبیریں کی گئیں اور کامیابی نہ ہوئی۔ آخر کار کانپور محلہ بیگا پور میں بھہ کوشش مجلس مقرر کرائی گئی۔ اور بعد مدت و انتہا رشید مرحوم کو پڑھوایا اور یوں اہل لکھنؤ نے اپنا آرزو پوری کی۔ لکھنؤ میں رشید مرحوم جس کثرت سے مجلسیں پڑھتے تھے قابل بیان نہیں خصوصاً عشرہ محرم میں صبح کی نماز کے بعد سے دس بجے شب تک سلسلہ خواندگی مجالس جاری رہتا تھا اور مومنین کے اختیاق کی یہ حالت تھی کہ مرحوم کی پاکی سے آگے ہو لیتے تھے۔ سالانہ مجالس کی فہرست لکھنا طویل کا باعث ہوگا۔ لہذا صرف سب مرثیے کی مجلس کا تذکرہ کافی سمجھنا چاہیے۔

مرحوم سجاد حسین صاحب کا رخاںہ دار زردوزی کے یہاں ہر سال ماہ ربیع الاول کے تیسرے
اوار کو نیا مرثیہ پڑھتے تھے۔ جو دیندیاں روڈ پر موصوف کے مکان کے برابر کے میدان میں ہوتی تھی
مجمع کی یہ حالت ہوتی تھی کہ اس وسیع میدان میں تل رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

زودگوئی

رشید کی زودگوئی کی یہ حالت تھی کہ ایک سال مرحوم مرثیہ نہ کہہ سکے کہ حیدر آباد جانے کا زمانہ
آگیا۔ نواب صاحب کی تاکید پر فرائض تھی کہ نیا مرثیہ ضرور مرحوم نے حسب معمول سیکند کلاس کا
پورا کمپارٹمنٹ روڈ کر لیا۔ اور لکھنؤ سے گاڑی کے روانہ ہوتے ہی مرثیہ شروع کر دیا حیدر آباد پہنچتے
پہنچتے مرثیہ تیار ہو گیا جسکا مطلع یہ ہے۔ ۴ کر بلا میں شہ دالا بہ ستم ہوتے ہیں۔

حیدر آباد کی مجلسین اور رشید کی معجزنا آواز

مرحوم جس مکان میں پڑھا کرتے تھے حیدر آباد میں ایسا وسیع مکان مناسب مجلس
نشاید کوئی نہی ہو جو شاد نگیں نامہ غالباً اسلئے مشہور ہے کہ رؤسا کی شادیاں اکثر اسی مکان
میں ہوتی ہیں۔ اس مکان میں مجمع کی یہ حالت کہ صحن ملو۔ کمرے ملو۔ دالان مطلوبہا نیک کہ کوٹھن
پر لوگ بیٹھتے تھے۔ باوجود اس کثیر مجمع کے رشید مرحوم کی مہین آواز ساری مجلس پر چھائی رہتی تھی
اکثر حضرات نے تجربہ کیا ممبر کے قریب بیٹھے اور پھر مکان کے آخری دالان میں بیٹھے۔ بعد کو بیان
کیا کہ ممبر کے قریب رشید کی آواز کا جس طرح سامعین پر اثر ہوتا ہوا تھا ہی آخری دالان میں۔

رشید کے متعلق غلط فہمی

اکثر حضرات کو میں نے یہ کہتے سنا کہ بہار اور ساقی نامہ رشید کا حصہ تھا اسکے معنی یہ ہوئے کہ
رشید مرثیہ کے اور مقامات میں مثل بہار اور ساقی نامہ کے کمال نہ رکھتے تھے حالانکہ صاحبان بصیرت
پر روشن ہو کر رشید نے مرثیہ کے حدود قائم کر دیے اور جس مقام کو شروع کیا بدرجہ کمال پہنچا کہ اپنا حصہ کہہ
اسکے ثبوت میں موجود امراتی ملاحظہ ہوں اور اسکے بعد آئندہ طلبہ وین ہر رنگ کا رشید کا کلام پیش
کر کے ثابت کر دوں گا کہ ہر رنگ اور ہر مقام کو رشید نے اپنا حصہ کر لیا ہے۔

رنجِ صفر کا ہر اشکون میں دانی چاہیے
 تشنہ آب کی نذر کو ٹھوڑا سا پانی چاہیے
 آئے ہیں عباس غازی نہ کر کچھ بے
 صاف یہ معلوم ہو کہ کچھ بے
 یزید جو کچھ تشنہ آب پانی چاہیے
 یزید جو کچھ تشنہ آب پانی چاہیے
 یزید جو کچھ تشنہ آب پانی چاہیے

بابِ مان کو دفعِ چاکلی کے مسئلہ میں
 چاہئے والدین کو آخر کچھ نشانی چاہیے
 کہ نہیں کہتے شہر والا کہ پانی چاہیے
 کہ کبرِ صفر کو کچھ عزم میں کہیں
 کہ کبرِ صفر کو کچھ عزم میں کہیں
 کہ کبرِ صفر کو کچھ عزم میں کہیں

بے شہرِ قاصد سے کہنا پیچیدہ مارا گیا
 پے پے پیچیدہ مارا گیا
 تین چار سال سے دیکھتے ہیں حضرت گلا
 اب نہیں ہو پائیں وقتِ صفر فتنے شاہ
 اب نہیں ہو پائیں وقتِ صفر فتنے شاہ
 اب نہیں ہو پائیں وقتِ صفر فتنے شاہ

کیا کہیں کہو کہ چھپا ہوا شامِ غمور
 شامِ غمور شامِ غمور
 کہہ دوئی ہو پانی چاہیے
 اے علی کے لال تیری مہربانی چاہیے
 اے علی کے لال تیری مہربانی چاہیے
 اے علی کے لال تیری مہربانی چاہیے

میں شہ غصب میں فتح ہے اور حساب
 اس وقت زور دکا کہ خوش بنائے
 ٹٹے میں دل غریبوں کے پانی نہیں
 جام پہلے کب کہو رب کے لئے
 ہر حکمتیں دل صدیقہ حسین
 ہم جو ہو جو کے دگر بنائے

بوجہ غرق کشتی است بحال کیا
 شہر خیر خیر کو کس بنائے
 سب زمین مارو میں شہر بزم
 سب اب میں رہنے ہیں گھر بنائے
 حداد روئے جاتے ہیں گھر بنائے
 حق میں کے رہے گھر بنائے

شہدائے رضا خدا کو دیئے طول
 انیا فن مزار کی چادر بنائے
 کہ تے ہیں حج اشک ہمارے لئے
 حورون کے کان کے لئے
 اصغر کو لیکے جاتے ہیں شہر کا شہر
 یو آئیہ پہا تو ہے کو گھر بنائے

مضمون نکال جاؤ ہزاروں تم سے شہر
 لکھتے ان گلوں کے سفور بنائے
 جب اصغر زور کی کا حوصلہ جاتا رہا
 بھی ہر غم غم میں اور شغلہ جاتا رہا

سکھ لہن ہوسے پست ناک ملو لہن میں شاہ کے
دل جاگیرین جس قدر تھا فاصلہ جاتا رہا
ہیسے جا بدین سلاسل کا پتہ ناسل تھا
خالوین کی منفرت کا سلسلہ جاتا رہا
جب شہنشاہ مارے گئے عباس نے جنگل بنی
بولین صفرا اب دڑائے کا گمہ جاتا رہا

کاشون کے چھپتے جا بدینوں کی ایناسوا
زخم پید ہو گیا جو آبد جاتا رہا
دو ج میں شہ نے دکھایا اپنا زور و اختیار
اس طرح رو کا زمین کو زلزلہ جاتا رہا
کچھ کر بلا دین انتظار
مسافر جانبِ خست گئے کچھ سے غلہ
شاخہ جاتا رہا

نہ بھگتی چوبستان سے زلف شکر کا ہوا
کیا رسول کی بول سے سلسلہ جاتا رہا
بہرِ قتل شاہ مٹی ہو گیا زینب کا دل
وہ وطن کاشون اور وہ دلوں جاتا رہا
بین برین صبر کو شوق شہر کے لیے ہوئے
جاتا رہا دل کو تیر سہیلو کی پوچھوئے

اُس فرج سے نہ کیوں دل شہ پر توڑی
جیسا نشان ہو قوت باندھے ہوئے
میرے گناہ نہ لیتی ہے رحمتِ خدا
قدسی الگ کھڑے ہیں تازہ لیتے ہوئے
کھتے تھے شاہ لیتے تھے اکبر کو زمین
امت کی بھی نجات کا ہول لیتے ہوئے

رشدید اچھے ہیں سب جاح اور شام و زینین
زبان پر لفظ یا اکثر دم تقریر آئے ہیں
خاک کو نسا صد و جو نہ تھی پر گندارا
دل سے تھر تھوڑے تھوڑے گندارا
لفظی تھی آواز تو نہ تھی آواز گندارا
پہن اپنے بڑے بڑے گندارا

پہنایا ہے موت کا سب گندارا
انسان ڈر سے نہ تھی جو گندارا
کراہی کے لیے شام ہوئی شام پیری
شام پیری کے لیے شام ہوئی شام پیری
پیری کے لیے شام ہوئی شام پیری
خیر خیر و ملاک نہیں آہم نہیں

مگر کی کہ کبھی شبنم کی
راجہ کی کہ کبھی شام نہیں
آخر خون دم نہ سراق لیا ہون پین
پیری سے عدم کی مست جانا ہون پین
دل چھوڑا گیا جھک کے اٹھا ہون پین

کیا بات ہے کس غم سے تھک رہا ہوں
کیا بات ہے کس غم سے تھک رہا ہوں
کیا بات ہے کس غم سے تھک رہا ہوں
کیا بات ہے کس غم سے تھک رہا ہوں

گلزارِ شباب سے نکلا لا کج
 سو بار اگر اپر نہ رہا کج
 اپنا جو بدودہ غیر کلام کج
 میری پیروی نہ باراد کج
 مخلص نری کہ باقی کج
 کہ پیرائی جوانی کج مشائے وادی

دست سے جدائی کا الم باقی ہے
 اک عمر سے یہ نشان غم باقی ہے
 چون چھوڑ کے جوانی سے ملا وقت
 جیسے ایک کم مین غم باقی ہے
 پیاری کم اور شیریں غمیت کج
 اب فصلِ تیرا ہے کوئی اسے وادی

پیری وہ ہے کہ جس کا مارا مرن مین
 اے بھائیو! مہمان تھا راتوں مین
 چھپ جاؤن نظر سے بے وہ بھائیو
 وقت اول سے اب کج تارا بھائیو
 پیاری سے غم کج کج مری مری
 وقت آخر کج کج مری مری

بے لون کی سیاہی آہِ قیامت
 کہ تیرے پین جوانی جسے وہ رات
 چوری نے زبان کی فصاحت کھدی
 موم چھپ ہوئی رات کج بات کج
 یوں تو تو تادم کج دیکھنے لگے
 افسوس ہے اہل وقت جوانی کج

۲
جوش شیبہ شکر دین کی طرح ہونے لگی
جگر کی سرور ہوا اور جب ہونے لگی
کہ پھر کی قافہ شہین خبر ہونے لگی
پھر اک دیدہ بدوح نظر آتا تھا

۳
کرتی تھی اردل منہم کی پاپالی رات
فکر و اندوہ و درد سے نہ تھی خالی رات
بزمین پوشاک غراہنے ہوئے کالی رات
دس رہی تھی خبر تھی شہر عالی رات
شہر کا نام تھا علم اکبر تھی عالی رات
دل اور سے جائے تھی بزم عالی رات

۴
لختے بہن دشت میں ہوتا ہو سناں شرب
خافے بہن دشت میں ہوتا ہو سناں شرب
کر بلا و الون کو تھی نیند کمان شرب
موت کی فطرت تھی پھر چوہان شرب
دشمن تھا اب نہ بہن شام جہان شرب
دشمن تھا اب نہ بہن شام جہان شرب

۵
نور تھے طاعت معبود میں شاہ دو جہان
پانی فرست جو نمازوں میں پھر دو جہان
پیشانی او نے نگین شہر کے ہوئے اشک دو جہان
پیشانی او نے نگین شہر کے ہوئے اشک دو جہان
پیشانی او نے نگین شہر کے ہوئے اشک دو جہان
پیشانی او نے نگین شہر کے ہوئے اشک دو جہان

دست لبتا تھا کہ ہوا
شاہ مہر میں کہ شہ
دیر غم غم غم غم
جو غم غم غم غم
مخاطب سے بیان دل کے
خوابی سے زیادہ دل
میں

نہ غم غم غم غم
مراحت تھا ہر اک
یہ غم غم غم غم
یہ غم غم غم غم
یہ غم غم غم غم
یہ غم غم غم غم
یہ غم غم غم غم

مشتک آہ دل نہ
ات وہ جان نہ
طی ہوا کہ نہ
چاند نہ نہ نہ
تشت کلون کا
صفت بہشت
ہاں

کہانی کی کہ سنیں
جہان میں کہ سنیں
کہ سنیں کہ سنیں
کہ سنیں کہ سنیں
کہ سنیں کہ سنیں
کہ سنیں کہ سنیں
کہ سنیں کہ سنیں

۱۷
 روئے کتنا تھا وہ پیا پسو نہ خالی تھا
 العطش کی بھی صد ادیسے آئی نیناب
 بہ غصب پیاس کا صدمہ نہ اٹھام کہ سب
 کستقد رزمیں کیے یار پین یہ بے غصب
 اتیکلے سب نے تم پیاس کی تم کو کجی
 کج جویت ہمارے کل رات کبیر کجی

۱۸
 ذی شرف ہیں کج جو غم غمنازی سب
 دیر قاطعہ و حیدر کراہ تین سب
 جیت ہے کج مصیبت میں کراہ تین سب
 کیا کیا کیا نہ کرین کیسین و ناچار تین سب
 شکوہ شام نہ جو جو غم و غنا کج سب
 بے دنیا کے لئے دین سے تر چلے

۱۹
 صبح بونہ کی نہیں طور پر ہے پین سب
 جہان پر میری تی ہے اسی غم کے سب
 فون دین دو ہے جو یہ غم قدر کے سب
 کہیں اگر دون سے برتر نہ لگیں لگا سب
 زہر شکر لگا شہر کا جب آجائے گا
 سب عالم پر خدا کا غصب آجائے گا

۲۰
 دیکھو نہ کیوں تو قلم یاد شہر نکس کر
 یان رہو تو قلم یاد شہر نکس کر
 غم نہ باجہر کر کیا کہ عید اس سے ہو کر
 ہواں پر جاؤں سوئے یاد شہر نکس کر
 ام لیں سوئے شہر نکس کر جاؤں جا
 فوجین روئیں کی اس تو روئے جاؤں جا

۵
 رے پوکتا تھا کہ بھی ہو کہ کیا فرمایا
 ظہار میں نے تمام فرسہ شاہ بد
 لکھتا کہ میں کہ جیسا تھا وہ پند و
 بھی کہ شہنشاہ جو یاد دہانی کی
 کہتے ہیں کہ میں نے یہ لکھا ہے کہ
 کہتے ہیں کہ میں نے یہ لکھا ہے کہ

تھا تو اس فکر میں دل تھا سب سے بڑا
سوئے مشرق نظر آنے لگے سالانہ طلوع
اور بیداری بھی کیا جی تے تار سے نئے وقوع
کی اذان کے لئے آئے تھے تاجات شروع
جو زمین طائر و جان و صورت کیسے مگر با
ہوئے

شیخ صاحب شوق و ذوق دین بکبر کی طرف سے
عبد و فرزند و برابر یہ عقائد رکھنے والے
کو کلمہ چمکیا اور نہ اس کے بار کیا
سیب نے آج اپنے فدا ہونے کا اقرار کیا

۱۷

آجائے کہ جس کے اڑھٹھ جلد و ششادے امام
دور کر کے پانی و حقو کے لئے آریا غلام
مرنے کی آہ کہ یہ ہے میں شہنشاہ انام
دل یہ بھر آریا کہ آجائے کہ جس کے اڑھٹھ جلد و ششادے امام
خیر و درو کے وہ کہ کر لیا یا جاری ہے
۱۸

۷۷
 اوٹھے شیکر اور جبر و غلبہ سے شہزادہ تمام
 باہر آنے لگے خیمہ سے شہزادہ تمام
 آئے دروازہ کے نزدیک شہزادہ تمام
 پیدہ اوٹھا اور کہا بدو ادہ عشر تمام
 نوبت صبح یعنی نین اور دہری تھی
 علم فوج خدا نیت علی تجبی تھی

۷۸
 شہزادہ خیمہ میں دیکھا تھا دہری دیکھا
 تہیوں کو خاک پیسم سے نکلا دیکھا
 تہیوں کو خاک پیسم سے نکلا دیکھا
 روئے ایک جد ہر ایک نے پہنے طاعت باندھی
 کہ سچی جو تہیوں نے پہنے طاعت باندھی
 کہ سچی جو تہیوں نے پہنے طاعت باندھی

۷۹
 اوٹھے شیکر اور جبر و غلبہ سے شہزادہ تمام
 باہر آنے لگے خیمہ سے شہزادہ تمام
 آئے دروازہ کے نزدیک شہزادہ تمام
 پیدہ اوٹھا اور کہا بدو ادہ عشر تمام
 نوبت صبح یعنی نین اور دہری تھی
 علم فوج خدا نیت علی تجبی تھی

۸۰
 اوٹھے شیکر اور جبر و غلبہ سے شہزادہ تمام
 باہر آنے لگے خیمہ سے شہزادہ تمام
 آئے دروازہ کے نزدیک شہزادہ تمام
 پیدہ اوٹھا اور کہا بدو ادہ عشر تمام
 نوبت صبح یعنی نین اور دہری تھی
 علم فوج خدا نیت علی تجبی تھی

۱۲۱
 کہہ کر فرما کر گئے یاد شکر نیک قلیب
 کہن اور چھائے علم و فن تیار و زینب
 حاضر اس وقت جو بین سائنسے دینی ہیں
 جو بین بین ہیں چہ کن و در و نوین ہم قلیب
 سہ خدیو جو حیدر صدر کے لڑا اور وہ ہے
 کہہ کر لکھ جو جوان حسین لڑا اور وہ ہے

۱۲۲
 کہہ کر پتہ بھائی سے حضرت نے کہا لو بھائی
 کہہ کر یکم پھر و گزردا اور بھائی
 ہم نشان دین تھیں تم آکر دعواد بھائی
 کہہ کر قدر بھائی ہیں یہ تھیں دیکھو بھائی
 کہہ کر غور کیا کہ ہم سے دوست ہو جائی ہو تم
 کہہ کر نہ ہو حیدر صدر کے لڑا اور وہ ہے

۱۲۳
 کہہ کر بیک حکیم علما و دلاور کو نشان
 کہہ کر سے ملنے کو پڑھے شاہ زمان
 کہہ کر کہی قافلہ کے لال نے سوئے میدان
 کہہ کر کہہ کر کو نہ مان لوں کی قافلہ کو
 کہہ کر چلی موت جو انان بنی ہا شے کو

۱۲۴
 کہہ کر تھے بیان رفاقت نظر شاہ امام
 کہہ کر انی تو صر کی صدا اور پورا امام
 کہہ کر پورہ در سے تریب کہہ کر جو حکیم
 کہہ کر سب اور تھے کہہ کر کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر خدین عباس کو و شاہ کو کہہ کر کہہ کر
 کہہ کر علم احکام و خدایا کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۱۲۷

صنعت حق سے بڑا کیا تھا ہم اگر تیرے سبیل
طرفہ انداز کے پیچھے تھمتے ہیں تو تیرے
جوتے مل سے جو پتھر بھی صدمے لیں
تاکھیل لکھائی تھی ہر تیرے زلف سنیل
صاف کرتی تھی تو تیرے شاکستہ کی
کہ نہ ایک بات سے خالی تھی زبان لہو کی

۱۲۸

گل دہلی میں ہوئیں پتہ دار اگر کام
ہم کھڑے اس کی کھجلی جاتی ہے اندری شرم
استغفار فصل بباری نے کیا شرم از ہم
خواب غشی کی طرح ہو گئے ہیں کھٹے نرم
چلیں ملا لیں نالان کو شکیلا کی کام
پھول جہ دارے جا بجا لڑ صحرانی کام

۱۲۹

بارہ داری بہ حسیناں چین کی کہیں
انچہ یون میں درخون ہے چھپ چھپ پتہ
تہ رہیں گل پہ نظر جائے یہ چہ تو نظر
آئی ہے کوہ سے پانی کی بر بار جہ دار
قیمت آئی ہے بہت کہے بیابانوں میں
اپنے منہ داسے ہیں بچوں سے اگر بیابانوں

۱۳۰

آپ کو میں نہ کی طرح سے لڑا پانی
جو نہ امت میں آوا لہو لہو پانی
مژدن کس وقت سے بہتا ہے پانی
گمائی آتش گل اور وہ ٹھنڈا پانی
گل جل گیا کہ بہا بہا ہو ہر سو
بڑا گل ہو گئے ہیں کسی آواز شہد کی

۱۳۳۳
 طبع و باغ و جان بن گشتی کم
 زار طاعتی است که در گشتی کم
 دل صبا کا تپیدن لکنتی کم
 پیدین دیو دار و دیو چوین کم
 توتی بی بی چوین کم
 جیب و پا چوین کم
 جیب و پا چوین کم

۱۳۳۴
 بیچلو الکشتن فردوس سے ہر گشتی کم
 گل کو فردوس کے دیو صبا چوین کم
 جیب چلی باد صبا چوین کم
 پیدین ہے لکنتی اور تے لکنتی کم
 جیب اور الکشتن سے لکنتی کم
 جیب اور الکشتن سے لکنتی کم

۱۳۳۵
 جیب کی بات ہے غم غم کی آست
 اور آست کو نیزہ خواہید نے آست
 آست کی بات ہے غم غم کی آست
 آست کی بات ہے غم غم کی آست
 آست کی بات ہے غم غم کی آست
 آست کی بات ہے غم غم کی آست

۱۳۳۶
 دل میں ٹھٹھکے کہ بار آئی کیب جو جو کم
 و ما غم غم میں ملے کہ جو جو کم
 و ما غم غم میں ملے کہ جو جو کم
 و ما غم غم میں ملے کہ جو جو کم
 و ما غم غم میں ملے کہ جو جو کم
 و ما غم غم میں ملے کہ جو جو کم

اسے بیان کریں درگاہِ خشنید کر آپ
 طویل سے فائدہ لازم ہے بیانِ مطلب
 وہاں صفتیں جمع کریں اور بیانِ مواضع بیان
 طبعی پر چوب گلی شکر کو طریقا اور غضب
 حکیم سامانِ دوا وغیرہ جہان کرنے کا
 حکم فرمادہ و بار آورے بیان کرنے کا

حضرت شاہ مین جلالی کی پوری
 کتب و تصانیف کی فہرست
 کی کتابت و تصانیف کی فہرست
 کی کتابت و تصانیف کی فہرست
 کی کتابت و تصانیف کی فہرست
 کی کتابت و تصانیف کی فہرست

کسمہ کہہ پیجی لگا اسلحہ وہ بات تو تم
دی صد الاؤف میں باور کی سہل چلتی ہو
کہا بیٹے تم پہلے دیکھ کر اس کو کہہ دو
تو وہی پراپر کہہ کر ڈاکٹر میں نے کہا
جہاں جاتے تھے وہاں جاتے تھے کہہ جاتے
فلاح علی کہہ جاتے تھے کہہ جاتے کہہ جاتے

حق
 اور اسے سنا بھی میری باتوں سے اٹھ بیٹھا اور فرمایا
 کہ اسے سنانے سے سلامتی ہو اور اس کا کیا
 حشر ہے کہ اسے کفر و فتنہ کے سلسلے میں
 کھینچ کر لے گیا اور اسے غوغا کیسا
 کیا اور اسے کھینچ کر لے گیا اور اسے

۱۴۱
 بے بسد کوک شخص نے دی جانے نہ
 بولا ظالم اور سے آواز ہو حسن نظر
 پیک نے آئے کہ کیا طور سے یلتا ہے عمر
 کس کے یہ اور غضب میں جز غازی آیا
 بے تازی پیر کے چھوٹے تازی پیر

۱۴۲
 در گیا اگر کو صفت دیکھ کے چین برابرد
 چو پیک کس عاصف شکستہ میں لکھ لے کلاو
 میں تو اوس صفت میں خون جن کو اود بخو
 و صیان ہر شکر کے میدان میں جب خون میں
 صفت خوشتر میں نہ ہر ایک سے شراون میں

۱۴۳
 بھٹے پیکار کی باتیں نہ کر اود کردار
 نشان میں میرا ہواد کچھ بہت لیل نہار
 اوجین خوب کچھ بھانوں کہ تو ہر ملکار
 قصد پیکار اور تو تو میان سے کھینچن تلوار
 جان پر کھیلے کہ آگے جو اسے آجائے
 چھوٹے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۴۴
 دہشتہ بان اوس پیکس کے لکھانے کو
 اوس نے پیکار کے بیان کو تر کرانے کو
 کیا کوں با تو نیو اوس کی تو سے آجائیکو
 تو بھیہ عقل کہ آیا ہر سے کچھ کچھ کچھ
 کی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
 جان سے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۵۵
 بڑے فکر میں تھا ذہن مرا پوچھا اب
 تو کوئی جاتی رہے گی مجھے اسکا شہ قیام
 دونوں ملعون بھی ہیں مردود بھی ہیں کب
 تو بھی اس فاسق و فاجر ہے ترا حکم بھی

۵۶
 میرا آقا ہے دل بھان رسول عربی
 غرور والا حبیبی مالک عالمی
 فاطمی و قرشی ہستی و مطلبی
 ہے وضو نام نہ ملے کوئی کہ ہے بے ادبی
 سارے آئینہ ہیں اسرار سادات اہل پر
 خوب آگاہ ہے تو ختم ہے مراتب اہل پر

۵۷
 اس نے ہے صبر و وفا حاکم و منش و امام
 تھام لی ہیں نے عثمان اور نہ تکیا و کلام
 تو کہ نہ در سے تاج ہے ترا شکر و شام
 کلاٹ لون سر جو کپڑے مرے گھوڑی کلام
 بہا ہے اپنے شب و روز یہ غم تھا تاہون
 کیوں بیان گھیر کے لایا پیچھا تاہون

۵۸
 کیوں بنی سعد و فاطمہ و آلہ کی
 میرے آقا نے تیرے ساتھ بڑائی کیا کی
 ہے عداوت تجھے نافع پیر زہرا کی
 دیکھو کسے جاہلیگی و فتنہ میں دنیا کی
 کوئی تو دیکھیں کہ در و در کے پیستے ہیں حسین
 خلیج امت میں ہے تو اونے لوائے ہیں حسین

۱۵

غور سے دیکھا اگر کچھ نظر عجز کرتا ہو
تھنڈے پانی کی تری فوج میں تو کثرت ہو
دوبل مراد پہ خجالت میں اگر غمت ہو
تو نہ وہ کام کیا جو کوئی کا فخر ہو

۱۶

من کے کہنے لگا وہ راندہ درگاہ و دور
اگر تین تہل شہر دین کو دل و جان سے موجود
حکم حاکم ہے ہمارے لئے حکم معبود
دی صدا خرمنے کہ گفت ہے خدا کی مدد
بہن یہ بات اور ہے اگر آپ وہ کمر ادا دین
لیختی غلام سے لنگر کو ترسے اسٹو ادا دین

۱۷

بہار تہل بھی ہو جائیگی شاہ و دو جان
تھم کہتا ہوں لکھا جو دہان ایسا جوان
بوتلے کو فوسے اور ہر سب سے لنگر کو کشتیا
دانتوں آگے لگا کیسینہ نہ جھجنا آسان
رومیہ تو شہر والا کے مقابل ہو گا
پھر یہ منہ خلق میں دکھائیے قابل ہو گا

۱۸

عقل مند اپنے کو بھیجا ہے موت نہیں
نارین جاتا ہے اور سانس ہے غلبہ نہیں
چل کر سناٹا کہتے شیریں شہنشاہ نہیں
یہ تو یہ کام تین تہل میں عین
خواب غفلت سے ہو پیدا ہو گیا ہے
جہاں جہاں ہے اور سوسا ہے جہاں

۵۵

پچھلے کھٹ کر کما ظالم نے کہ ہونا اور فساد
خود برا کرنے میں یہ امر غنیمت کی بنا د
حاکم وقت سے یہ فائدہ کرتے ہیں جہاد
کر عین بیعت ابھی چل کر تونہ بڑا گروہ یاد
ورنہ یہ اور ج نہ یہ اسطوت شادی ہوگی
نہر لکھی کٹ جا لگا لکھ کر کی بھی تباہی ہوگی

۵۶

ٹوٹنے غصہ لکھ لکھ بڑے کیا کہتا ہے
تو بے سامنے آقا کو برا کہتا ہے
جو طر تھیر ہے ثواب اور سکھ خطا کہتا ہے
غلط اور دشمن ارباب وفا کہتا ہے
خادم شاہ ہون دشمن ہون دشمن تیرا
اب جو کچھ منہ سے کہتا ہے نہیں تیرا

۵۷

پھر کہے آؤں گا تو خیر اسکا غرض الگ ہیں
اوسکے پہلے بھی اور ترے شکر کو بھی دیکھو الگ ہیں
یاد رکھنا کہ پہلے تم کو بھی دیکھو الگ ہیں
قدم سبط نبی دیکھنے کو جاتا ہوں
نویان سے نہ کہ کو میں ابھی آتا ہوں

۵۸

جلا کر تھکے تین جانے نہ دیکھا کو شاہ
کس کی تھکے کہ مٹنے کہ بجان اللہ
کیون ڈراتا ہے تجھے شہر میں اور باہ
بہادار بن میں آئی تھیں یہ تیری سپاہ
یاد ہے جنگ دیکھی ہیں علی ابن ابی طالب کی

خیر خوار و زکیم کجاست
 بے ادب و بی ادب و بی ادب
 حکم دیدن و حکم دیدن
 الحاح اسوار و اسوار
 پیمای و پیمای

۵۲

چلے پھر لے کر اور بے غریبے سے
 میں سے عید و فادائے بے غم
 جس کے دم میں چھوٹا ہے
 جس کے دم میں چھوٹا ہے
 جس کے دم میں چھوٹا ہے
 جس کے دم میں چھوٹا ہے

غیر غلبہ میں جو ممبرانِ اتحادہ بنیہب الوطنین
 نامہ لکھان دیکھا کہ راؤ زمین سے گھوڑا چھین
 دی صدا اُٹرنے کہ اور زمین اور لادین
 لے میں جا بنا ہوں میں نے اپنے شہر و زمین
 جن کو راؤ نے مجھ سے نہ لے لیا ہے مجھ کو
 اور زمین کے دے سپرد ہوں گے کہ راؤ کی بجائے

سب سے پہلے ایک جگہ آگے بہا بہا ہو کر
 سرزد ہوا کہ کھانا خون میں آ کر بہا بہا ہو کر
 اتر ہوا کہ کھانا سواروں نے کھلے گھوڑے
 پیچھے کر باگ کو دھکی ڈھکی سے کھلے گھوڑے
 چمن بھلے ہیں کہ تجھ کو جیفا کا روٹ
 نہ سے قنبر قدم خون کے اسواروں کو

۵۶۵

یون اور اوہ کہ دل طائر سدرہ چلے گا
 اور اگر کوئی کمانوں کا سبب کرے گا
 ساتھ چلے مین ہو گا بھی کچھ دیکھو
 دیکھو اس کی طرح سے چلے گا
 دیکھو اس کی طرح سے چلے گا
 دیکھو اس کی طرح سے چلے گا

۵۶۶

ایم اعظم شہزادہ کی حفاظت کو
 جلد انصار و مدد کے لئے
 دی صدر اکھوڑے کے لئے
 دیکھو اس کی طرح سے چلے گا
 دیکھو اس کی طرح سے چلے گا
 دیکھو اس کی طرح سے چلے گا

۵۶۷

لگے پھر پھر کے قلاب میں ہوا تو قلاب
 شوق بابا کی شہین ہوا تو قلاب
 فوج سے لے کر کل آئے یہ چاندون قرار
 فوج سے لے کر کل آئے یہ چاندون قرار
 فوج سے لے کر کل آئے یہ چاندون قرار
 فوج سے لے کر کل آئے یہ چاندون قرار

۵۶۸

دی صدر اترنے کے محبوب الی حبیب
 بحر عصیان کے تمام ملکوں کے
 ناخدا چھوڑا جا کر
 اللہ اب مری شہین کے حبیب
 اللہ اب مری شہین کے حبیب
 اللہ اب مری شہین کے حبیب
 اللہ اب مری شہین کے حبیب

نہ نہ فرمایا عجب جا جس جہان خانانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی

کسا جاتی تری اسی کی بلالے خدا
 جا مہر دین کو توڑ دے کہ چھوٹی کیا
 کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا
 کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا
 کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا
 کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا

پہلے چکا اذن غلام پر شہر خجف
 چلائے کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا
 چلائے کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا
 چلائے کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا
 چلائے کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا
 چلائے کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا کہ چھوٹی کیا

کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی
 کہ کہین موت کی چھوٹی تری نہانی

صفحہ

بالکچھ پورے ہوئے پانچ سو و فاجا تھا
روین ڈالے ہوئے تھے کہ چلا جاتا تھا
کچھ کرنا تھا پیر نہیں بھی آجاتا تھا
کس رو دا دو تین سو سے فتنہ جاتا تھا
بک بکھین پیرین نہ کھڑا تھا کہ کچھ
بک بکھین پیرین نہ کھڑا تھا کہ کچھ

صفحہ

کھتا جاتا تھا یہ رتبہ مجھے ادا دیکھا
تھامین اک عمر سے ناشاد تھے شا دیکھا
دل مریرا خانہ برباد تھا آباد کیا
نار سے مالک فر دوس نے آزاد کیا
جب نہ آزاد تھا سو دل کے علم تھا تھا
پوچھتے تھے تھے لگے کہ شرماتا تھا

صفحہ

ابنہ فتنہ غم نہیں حامی عہد عادل نیکر
خون میں جلاؤ گامین نار میں قاتل نیکر
جنگ میں مجھ سے بڑا جاتے پھیل نیکر
عمر کی سب کچھ یہ روز ہے حاصل نیکر
ہماریاں چھوہ سچیت کی سند لایا ہون
لے کر ایک در شاہ شہد آایا ہون

صفحہ

کہہ کر یہ جانی بڑا فتنہ یہ وہ فتنہ
میر نے زور سے کہہ کر کیا فتنہ
سب زمین گھیز کر پھینکا فتنہ
دل آگے یہ لالہ شاکر فتنہ
بھگت بھگت کی نیند فتنہ
موسا دھنے لگے کہ کچھ قیامت آئی

۱۷۰
 کچھ کچھ کر بیچ کیا دار صف اول پر
 کچھ کچھ کر بیچ کیا دار صف اول پر
 کچھ کچھ کر بیچ کیا دار صف اول پر
 کچھ کچھ کر بیچ کیا دار صف اول پر

۱۷۱
 جہاں میں اترنے کو چاہا ایک کو چھوڑ دیا
 جہاں میں اترنے کو چاہا ایک کو چھوڑ دیا
 جہاں میں اترنے کو چاہا ایک کو چھوڑ دیا
 جہاں میں اترنے کو چاہا ایک کو چھوڑ دیا

۱۷۲
 اویں بار دہنے لگا لی تھیں وہاں کی تھیں
 اویں بار دہنے لگا لی تھیں وہاں کی تھیں
 اویں بار دہنے لگا لی تھیں وہاں کی تھیں
 اویں بار دہنے لگا لی تھیں وہاں کی تھیں

۱۷۳
 بیچ کر قضا تھی یہ بڑا بڑا کلمہ
 بیچ کر قضا تھی یہ بڑا بڑا کلمہ
 بیچ کر قضا تھی یہ بڑا بڑا کلمہ
 بیچ کر قضا تھی یہ بڑا بڑا کلمہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۵۹۳
 لکے یاد و بر بڑا تھا دل شکر دیکر
 فوج ہو شہین آگے ٹھٹھا تھا
 سرور و جہم کے گونے میں نہ ہوتی تھی
 صاف بالکل جو صفت جلیک ہوئی جانی تھی
 نہ غازی تین و بائیس

۵۹۴
 جگر تھکا اور نہ دین نہ مکان تھے کچھین
 رشتہ بین اسن کی جا کو نہ پئے تھے کچھین
 گدہ یاد و بر تھکے تھے طوط جڑت برین
 نہ تھا متھی فلک پیر کچھ کچھ کے زمین
 سرور تھا دو پر اس طرح ہو دلی جلیک
 سب زمین پاؤں کے نیچے تھے جلیک

۵۹۵
 واہ رہی شاہ کے فحاشی خان شکر
 جسم سے آری تھی بے جان کی شکر
 رانوں کی پوئی تھی در پوئی مارے شکر
 زلف و خنجر میں تھی سنبل گل کی صورت
 دھن دھن کی کھل پھول ہوئی شکر
 خون کی کھل تھا بہت لال ہوئی شکر

۵۹۶
 تلخ کر تا ہے پردہ دیکر فرخ شکر
 وارین زور کے تاکت کے گریں دور دور
 غرق ہے غور سے دریا میں خرس تا زانو
 دہلیان یہ ہے کہ نہ بہا جائے رکاوٹیں کو
 جہلمبارت کا خیال اور دماغن اپنا
 بڑا تھا جاتا ہے سمیٹے ہوئے دامن اپنا

حاج
جبر آریادہ دل پر فوج سپہ روزا
مگر کی توڑی کر ظلم کا بازو
سپہ سپہ یوں سرکار کا سپہ روزا
خود وہ تھکا کر چلا بول کر سپہ روزا
کرنا آری سپہ یوں کی دھوکے موت کا چنچل پونسی

۵۹۵
مگر کی توڑی کر ظلم کا بازو
سپہ سپہ یوں سرکار کا سپہ روزا
خود وہ تھکا کر چلا بول کر سپہ روزا
کرنا آری سپہ یوں کی دھوکے موت کا چنچل پونسی

۵۹۶
سچی خفاک ہے بی ماری دل سے دم تھک
کوئی ترسا جو قوی ہو تو نہ بھلے دم تھک
بوتی کی کوئی نہ بھین دیکھتے رائے دم تھک
کچھ پکڑے اسے اور او کو نکالے دم تھک
بہن ادھی طرح سے غائب ہے اور پید بھی
جاکر کو دنیا بھی آتا ہے بلا دنیا بھی

۵۹۷
عزت پر سارے بیکل دی کہ وہ کی صورت
مگر ایک کان کے لئے نہ کی صورت
نہ بے دہ بے دہ کے لئے نہ کی صورت
دعوت پونسی کی صورت
مگر ایک کان کے لئے نہ کی صورت
نہ بے دہ بے دہ کے لئے نہ کی صورت
دعوت پونسی کی صورت

مختار
 بخت فراداد و ظلمت زنده آنکه
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که

مختار
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که

مختار
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که

مختار
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که
 بخت بدی که بخت بدی که بخت بدی که

خدا
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر

خدا
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر

خدا
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر

خدا
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر
 جہاں میں ہے اس کے ساتھ جو کجاہر

۱۱۱۱
 کہہ کے یہ تیغِ علی کے طعنے شوقِ ام
 راقہ اکبر کے اہلِ حق کے دل سے کھینچ کر
 غیبِ جانِ دل کی خاطر سے نکال کر
 حیدرِ غازی کو شش آریا لکھ کر

۱۱۱۱
 جب بہت پاپ کے گئے تھے کلامِ کچھ
 افسوس و توبہ سے گذر کر نے میں کچھ
 زرد چہرہ صفت تیرا عظم کچھ
 دیکھ کر چینی ہو ا بالائے زمین کچھ

۱۱۱۱
 کہہ کے زانو پر سر رکھ کر دیکھ کر
 نہ کہچھو تو نہ کہچھو کہچھو کہچھو
 دو فون دامن ہوئے تر شاخِ کاروئے
 آتشِ آئینہ کاروئے دیکھ کر کہچھو کہچھو

۱۱۱۱
 عاشقِ زارِ اٹھا دو چو تک پیرائے صدا
 عشق کی کچھ نہ ہوا پکھلی چھوٹے ادا
 شاہ کا زانو سے پکھلی اور نہیں ادا
 تیرے قربان میں اسے شہید شاہِ دوسرا
 نورِ ایمان سے بھلی بھلی دکھلا تا ہے
 اسے گلشنِ فردوس نظر آتا ہے

۱۱۹
جیت صد جیت وہ ہنگام کہ آتا ہے تیرا
دوست چھٹ جائے کچھ نہیں کہہ سکتا
نہ بڑا ہو نہ چھوٹا نہ بڑا نہ چھوٹا
نہ بڑا نہ چھوٹا نہ بڑا نہ چھوٹا

۱۲۰
پروردگار مری ہمیشہ تیرے نور نظر
عشق جان سے بچتا ہوں کہ تیرے پیسہ
ازدین دونوں سے ہے ایسا نام و نشان
میں نے تجھ سے تو کیا کر سکتا ہے

۱۲۱
خوشی میں ڈوبیں گے تو نہ نشا و کار
اچھا تیرا نہ میں پیچم اک کھڑا نہ
کچھ نہ ہو تو تیرا کچھ نہ ہو
وہ کو جو ہے اس کا کچھ نہ ہو

۱۲۲
دین طاقت نہیں کہ ملج ہو کہ نشان
پیارا بھائی میرا ہو جاوے کارن میں بجان
بہشتی ہو کر اس کا مرے شکر کا نشان
بچاؤں کو میں روئے ہوئے کچھ نہ ہو

۳۳۱
 تب تو سب کی ایک عیب تک نہ دیکھا دل پر
 حلق پر تو ترنم گھاسے گا میرا غصہ
 چھوڑ دینے کی ابھی عمر ہے اسے ایک سہم
 مین دن اور گئے مطلق نہیں پانی سے نہ
 چھٹی لڑائی جہاد اٹھان سے ہے تراویح
 دودھ بھی خشک ہے پیاسی ہے یاد اور

۳۳۲
 غم فرزند کا بھی دیر اور دکھ کا ہے جبر
 چاہتا ہوں کہ پرٹھے چھوٹے قرآن تم
 خون میں دودھ کا جب سے سیکر یہ تم کو
 جو درد کی جگہ دیکھنے کو کتنا سہم
 فکر اس طرح کی بہت میں اسے جان نہیں
 دل پیری میں جاوا ہے یہ کجا اسان میں

۳۳۳
 غم کا غم نہیں مانی ہے مرا وہ اور
 صبر دیکھا کہ اویسی پیری مردم ہے نظر
 دل میں یہ بچوں کے توانا ہوں زیادہ مضطر
 انکو وہ نہ لکھا کہ رو کر لکھا دم کو جب
 انکے لڑنے کی جو تہمتیں تیر جا بھی
 سزا نہیں دیا اللہ جل اس کے

۳۳۴
 جہاں کے نہیں کہ خوف نہ تھا بولنے
 پھر یہ کیا بات کہ ہم بولنے اور اعدا بولنے
 یہ کہ دو لاکھ عدد درپہنہ انڈیا بولنے
 پیسے یہ ہوئی کہ نہ خون کے دہن و ابولنے
 قبضہ کر لے لی خزان قاطعہ کی کھینچنے
 کہ اگر انہیں لے نہ لکھا رہیں رہیں پھر

۱۳۷
 بھگت ملوارین لکھن میں کہ خطا جو آئے
 نہ نہ تو تیرے کروڑوں و باروں و تیرے
 بھگت ملوارین لکھن میں کہ خطا جو آئے
 نہ نہ تو تیرے کروڑوں و باروں و تیرے

۱۳۸
 ہمراہ ہم کہ یہ محبوب الہی کا ہے
 چہرہ سیدنا ابوبکر بلوہ میں لکھن میں
 بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے
 بے بے بے بے بے بے بے بے بے بے

۱۳۹
 لکھن میں قضاہ شاہ سے تشریف آ جا تبار
 درمیاں کہ لکھن میں اوس جہاں سے پرواز
 کہ لکھن میں لکھن میں لکھن میں لکھن میں
 کہ لکھن میں لکھن میں لکھن میں لکھن میں

۱۴۰
 کہ لکھن میں لکھن میں لکھن میں لکھن میں
 کہ لکھن میں لکھن میں لکھن میں لکھن میں
 کہ لکھن میں لکھن میں لکھن میں لکھن میں
 کہ لکھن میں لکھن میں لکھن میں لکھن میں

۵۷
 ابو عیان جو گل و بلبل میں ہر شے غنا و
 کرم چھری کو نہیں بلبل کو صد افسانہ
 واہ اے باد باری یہ تو میرا ایجاد
 نے گل کشید کہ اس میں ابھی تک ہے فساد
 چاچ سروسر شاہو کشید وہی عیان قمار سے

۵۸
 ہر طرف فصل جہان کی ہوتی شہرت
 انتہا ہو گئی اندری گلوں کی کثرت
 جہاں نزدیک کا بلبل کو ہر نفرت
 باغ بن رہے کی جانب نہیں ہر نفرت
 ایسی کثرت ہوئی کہ کچھ کلمے سے پہچان

۵۹
 خاص ہیں تو سب سے پہلی پہچان
 خاص ہیں تو سب سے پہلی پہچان
 خاص ہیں تو سب سے پہلی پہچان
 خاص ہیں تو سب سے پہلی پہچان
 خاص ہیں تو سب سے پہلی پہچان

۶۰
 لہجہ تو جانے کا اب تو کوئی لہجہ نہیں نام
 کہ ہیں نہ اب تو کوئی لہجہ نہیں نام
 کہ ہیں نہ اب تو کوئی لہجہ نہیں نام
 کہ ہیں نہ اب تو کوئی لہجہ نہیں نام
 کہ ہیں نہ اب تو کوئی لہجہ نہیں نام

۴۰
 اے سہیل فطرت کی ہر بات پر سہیل
 دل میں فرست دے کہ تو سہیل
 تیرا ہی ہوتا ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق

۴۱
 اے سہیل فطرت کی ہر بات پر سہیل
 دل میں فرست دے کہ تو سہیل
 تیرا ہی ہوتا ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق

۴۲
 اے سہیل فطرت کی ہر بات پر سہیل
 دل میں فرست دے کہ تو سہیل
 تیرا ہی ہوتا ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق

۴۳
 اے سہیل فطرت کی ہر بات پر سہیل
 دل میں فرست دے کہ تو سہیل
 تیرا ہی ہوتا ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق
 جی انداز ہے شوق کی شوق

۱۱۱

ترخے کی صفت بکثرت طغیانی
بی جو پیش آئے کی پوئی عجیبانی
خسبہ کرتے کوئے کوئی تو کجا نادانی
کے فوارے کے اب ہو گیا اونچا پانی
چاہتا ہے جو مہر سے دین سے ظالم کردن
ثابت احوال پریشانی سے خاطر کردن

۱۱۲

فصل قرآن کا نمونہ چوتھین
کے کچھ نمونے
تقصیر اب دور سے لکھا ہو گیا بدلائین
عبدت اسے بیانی لکھی گلشن کی زمین
خوش دلی رسم ہے پینا پوئی تہی ہے
لکھ خندان کجا کرے جو تو زمین تہی ہے

۱۱۳

آنکھیں پاتی ہیں مزا گل کا کر کیا پیا رنگ
کیا قیامت ہو جو انسان کا ہو کیا رنگ
واہ اک قطرہ شبنم سے ہوا پھیکا رنگ
جی پوتا ہے جو تصویر کا ہو کجا رنگ
خلق عجبا سے فنا ہے کیا بان و نمین
کتنے ہیں رنگ و فاجیکو یہ وہ رنگ نمین

۱۱۴

شان عبود کہ جب کھٹے روشن ہو گئے
میں تک شام سے کھنکھاتے ہیں چراغ
شک حال رخ مجبوب سے الہ کا داغ
کشت بوجہ ہے اندر سے یس کی کا داغ
بہار خشکیو کا یہ پیرا ہے پھر تن سے
بوجہ ایسا ہے کہ شک سے ہے ہوا کرتی تو

۴۲
 جہ وہ تصویر چمن جگمگ کر رہا تھا
 گر مٹی آتش لگی ہوئی تھی دریا تھا
 وہ مٹی لگی لیلیٰ ناشاد کا چہرہ
 یہ پکارا دھلی جو دیوار سے لایا تھا
 یہ پکارا دھلی جو دیوار سے لایا تھا
 یہ پکارا دھلی جو دیوار سے لایا تھا
 یہ پکارا دھلی جو دیوار سے لایا تھا

۴۳
 انداز رنگ جیون قابلِ نظارہ ہے
 لگی صلیب رنگ کا بیوس بھی صلیب ہے
 صلیب جیون میں زین صورت کو مارہ ہے
 نہ جھپکی ہوئی ہے جو شش میں فوارہ ہے
 خوف دیوار لگی ایسا تو ایان آئے پھری
 نہ سر بلخ ہوا البر کو پوچھا پھری

۴۴
 سخت لوہے سے بنا آتش ہے بھی نہیں تم
 آتی ہے دھوپ زرا سی تو بت ہوئی گرم
 لگی کھلے البر بباری نے کیا جب آرم
 چادر بزمہ سے منہ نہ لگ لیا آرم
 نازش اپنے پیو چو تھی خیر ذرا آرم
 یہ چلا زور سے پانی تو زمین آرم

۴۵
 بزم کلزار بجان سے ہے سوچت لگی
 روح ہے بزم بزم بزم بزم بزم
 کوئی صورت نہیں مگر خوب بزم بزم
 بزم بزم بزم بزم بزم بزم بزم
 بزم بزم بزم بزم بزم بزم بزم
 بزم بزم بزم بزم بزم بزم بزم
 بزم بزم بزم بزم بزم بزم بزم
 بزم بزم بزم بزم بزم بزم بزم

۱۵۱

موت کر کے بہت ناز و ادا سے ہیں
 یہ چھوٹی جھڑتی بجلی کی قیامتیں ہیں
 یہ چھوٹی جھڑتی بجلی کی قیامتیں ہیں
 یہ چھوٹی جھڑتی بجلی کی قیامتیں ہیں
 یہ چھوٹی جھڑتی بجلی کی قیامتیں ہیں
 یہ چھوٹی جھڑتی بجلی کی قیامتیں ہیں

۱۵۲

موت نامہ سے کوئی نہ ہلچل
 ایسا پھیلایا کہ غم کو نہ لایا
 پتہ نہ چھوڑا کہ غم کو نہ لایا
 پتہ نہ چھوڑا کہ غم کو نہ لایا
 پتہ نہ چھوڑا کہ غم کو نہ لایا
 پتہ نہ چھوڑا کہ غم کو نہ لایا

۱۵۳

انہی اک کا ہوا اور پھر آئی جو بیماری
 بچے تھے کہ بچے تھے کہ بچے تھے
 بچے تھے کہ بچے تھے کہ بچے تھے
 بچے تھے کہ بچے تھے کہ بچے تھے
 بچے تھے کہ بچے تھے کہ بچے تھے
 بچے تھے کہ بچے تھے کہ بچے تھے

۱۵۴

آپ کی فصل ببار بجی ہے پانی نہ دینا
 تم کو اگر بھوکا دے دوں گا نہ دینا
 تم کو اگر بھوکا دے دوں گا نہ دینا
 تم کو اگر بھوکا دے دوں گا نہ دینا
 تم کو اگر بھوکا دے دوں گا نہ دینا
 تم کو اگر بھوکا دے دوں گا نہ دینا

۵۶
کیون رشید اب بھی خیال لگلیں ہیں تو
غلہ کو جا چکے انصار امام تو
اب بجا چاہتا ہے رن میں عز و زکا اور
مسلم کے ہیں جانے کو سوئے فوج غلہ
چھوڑ کیفیت باغ میں مسلم کے جو بھی جاتی ہے
اردھی دوت جو رہی تھی وہ ٹٹی جاتی ہے

۵۷
نکلنے ہیں فوج کو وہ شیر زبان تنہا کھٹ
اوسکے کچے ہیں جسے کلک شیشہ ہے کھٹ
استغدر غریظہ ہے چائین ہوئی جاتی ہیں تلف
کبھی اعدا پر نظر ہے کبھی حضرت کی طرف
دیہان جھٹم کو یہ دم بھر میں جلا بولے ہیں
دیکھتے ہیں اونہیں اور پھر کے منہ روئے ہیں

۵۸
کبھی عباس سے کہتے ہیں کہ دیکھو مرا حال
پوچھا ایک جمین تو مرا رن میں پامال
حکم دیدو کہ نہ اب مجھے کسی کو نہیں کچھ میرا خیال
لوئے افسوس کسی کو قابو میں نہیں باتا ہوں
دل بیتاب کو قابو میں نہیں کوئی جاتا ہوں
خانہ ہو تا ہے خود مرے کوئی جاتا ہوں

۵۹
اب جوان میں نہ رہیں سا پاؤں کا شقیں
وہ حبیب میں مظاہر را بچیں کامیابی
باد پھے خوب و تو میں مسئلہ حقیت میں دینی
روز و شب کرتے تھے مرا علم کے محبے تحقیقی
جب وہ نہ منستے تھے مرا غم چپ دل کھلتا تھا
اونہی باتوں سے مرے دل کو زلا ملتا تھا

اسے یہ کہہ کر دیکھا کہ دعا اذن دین آقا کے نام
نام نہ جانے کہ قربان ہوئے یا نہ ہوئے
چاہتے ہیں یہ کہیں آپ سے دعا کی غلام
کے دو بڑے نصیبین تاجدار ہے دو دنیا میں
دو پر کہ آپ کے دو پادشاہ ہیں دو صاحبین

یہ شہر آباد ہوا تو ملکیت نہ کرو
 دل پر شاہراہ قطع عجبت نہ کرو
 ہر کچھ برائی بے حدی یہ نصبت نہ کرو
 بلکہ حق و نام نہ میں عجبت نہ کرو
 ہر کچھ چھوچھوکار کے قاش نہ کرو
 ہر کچھ جا بجا جو بیت لکھنے کے قابل نہ کرو

۵۴۱

سنا لیجئے پہلے غم کہ کس طرح موت
کیا فیاضیت ہے کہ نادانوں سے کیا کون
اس سے بہتر تو یہی ہے کہ میں ہوں
دفع بہت دور ہے کیا کہیں کچھ نہیں
کس طرح دیکھو دکھان کہ یہ ہیں اسے نہیں



بہارِ بوجہ ہوسے تھے دونوں نادان
اب بھی لکھنا ہے عو ق قبلہ دین و ایمان
مگر آپ نے تین جہرا دئی ہیں بین دریاں
جھوٹ کہ کھجائیوں سے لطف خور و زائین
جاکے کہاں سے لکھیں گے تائبانِ نین

۵۳۳
 بڑے غصہ نہ کرو ورنہ عوض دے گا خدا
 چاہئے رحم تم پر بھیجیں امت جدیدین اعدا
 اسد اسد کا ان بچوں نے دل پایا ہے
 رو کو عباس مر سے شیر وں کو غیظ آ پائے

۵۳۴
 اصل یہ ہے کہ تم سے بڑے غم انکو
 اجڑ سکے اسکا خداوند دو عالم انکو
 مین سمجھتا نہیں انکو کہہ سے سمجھی کہ انکو
 پھینچوں کیونکر طرف لشکر اظہم انکو
 انہی اور بھائی کی اولاد میں کچھ نہیں

۵۳۵
 دوسرے دیکھتے ہو جو شش شجاعت انہیں
 سرخ آنکھیں ہوئیں غصہ کی حرارت انہیں
 حق چاہئے کہ برابر غم وقت ہے انہیں
 نہ چاہئے کہ اتنی ہے یہ پیاس کی شکر انہیں
 داغ اس سن میں گوارا بہن بھلا کیلن کے
 دل جلانے میں ماسو کھے ہوئے لبان کے

۵۳۶
 عرض کی دو لوگے تھو بہن غلام ابن غلام
 چاہئے پہلی مصیبت میں تین تین کام
 پہلے دی جان تو کیسا ہوا بابا کا نام
 آپ کے ضد قے میں کیا پکاشن لے شاہ امام
 اون کو حاصل کر چو م سے زندہ جاوید ہو سے
 اس طرح سے چو م سے زندہ جاوید ہو سے

۱۲۵

دل میں ہے فائدہ نون بد افعال کریں
خون سے درشت کو بھی نہ کریں
زندہ کھڑوں سے اگر ادنیٰ نہیں لال کریں
نہ سب حاجت تشویر بھی وہ حال کریں
ایک مدت سے سب جس کے کی غرض مل جائے
باب کا بھائیوں کا کجا غرض مل جائے

۱۲۶

شر سے کہہ کرے کہانتے ہو بچوں کا بیان
ویدنی سب یہ فصاحت یہ بلاغت مہیاں
یہ بھی ہے احمد مرسل کے کھڑے کا نشان
بہو کا کون نہ جواب انکا یہ جیل کے جوان
کہا قاسم سے کہ دو نو میرے شیر امین
جو عقیل کہے ہیں یہ عقل میں بھی کیا ہیں

۱۲۷

گو یہ بچہ ہیں شجاعت میں کسی سے نہیں کم
یہ وہ ہیں جو ہم سے ثابت قدری ان کے قدم
جسے اور ان کے پیر سے بھی محبت یا ہم
ان غرض مال رہے تھے یہ نہیں سلطان ام
چلو تھے تھے کہ انھیں دہیان دعا کا نہ رہے
بھول جائیں جو یہ یا لون میں نو غم نہ رہے

۱۲۸

کے تھے خون و غم کے گھجھاؤ انہیں
تم سب ہزارا کھیل میں بلواؤ انہیں
جس سے پیچھو کہیں خیمہ میں سے جاؤ انہیں
ناگمان مان نے صدارتی کہ بیان لاؤ انہیں
کچھ سنو میں بھی جو مضمینی شہر والا ہو
مراے کو جانے میں کیا دیو بجا بحث کیا ہو

۵۱۳ دو نو کھنے لگے ہوا ذن ثواب مر جا بدین
 مادر آزدہ بدین ہم خیمہ بدین کو بک جا بدین
 بو مناسب نو بدین سے کے برادر جا بدین
 شوق نے فرمایا کہ اچھا علی اکبر جا بدین
 اسے دیکھو نہ دیا ذن و غا کا بنیے
 جا کے کہہ آئیں کہ اب تک تھیں ارد کا بنیے

۵۱۴ اس کے ہمراہ جو اون کو علی اکبر آئے
 وطن سے بولین جو مطلب ہے بر آئے
 واہ ہم خوب لڑے شیخ ہوئی گھر آئے
 زندہ خیمہ بدین علی آئے نہ مر کر آئے
 کہا اکبر نے اٹھیں مرنے کی رخصت ملی
 یہ مصر تھے مگر آقا سے اجازت نہ ملی

۵۱۵ بو بدین کس طرح کہا تھا سنو بدین جی آرا
 عرض مطلب کا ہے ہر ایک سے انداز جدا
 ہر بخون کو جو بڑے قد و نوپ نہ کیوں مر کر کھا
 جا ابھی خیر سو یا بدین دلا دون کی رضا
 ہر سے اعزاز بدین کیا کہ نہ کرین گئے آقا
 عرض نوٹدی کی کبھی رد نہ کرین گئے آقا

۵۱۶ گنگو بو تو تہی یہ ہو گئی حضرت کو خیر
 آئے خواہر سے اپنے غدر چھلکائے ہوئے ہم
 عرض کی از وجہ یہ مسئلہ کہ بدین بدین مضطر
 ہر سے بچوں کو سے اجور شہادت کیو تاکر
 سر تر و فاطمہ نہ ہر اسے رہون نام رسک
 بدین کہ بدین کی نہ رہون کی جو یہ نا کام ہے

۵۶۹
 بیخود جان دیکر او ندین اپنا کفن
 لائی حضرت کے قریب ایک کوٹاں اک کوٹین
 عرض کی دو تو نے حاضر بنیے شہزادین
 آپ یہ وہ بیان نہ کیجئے کہ ہاں انکا بچپن
 جانین دیوین سے انا ام کہیں گے دو تو
 کو جو بچپن میں گمراہی کر گئے دو تو

۵۷۰
 عذر لکھ نہ فرمائیے سبط رسول
 اب تو اس لڑکے کا محتاج کا ہر بیوقوف
 منہ یہ دامن لیادوئے لگا دیندربول
 کہ جابین کہ شہادت کی سعادت ہر حصول
 جو بدین تسلیم کو گدگد ہو صلہ سے
 ہر تھوکن کو جو جو کے قریب یہ گروصلہ سے

۵۷۱
 جب قدم چوم چکے وہ گل گلزار نبی
 دی صدر از نیل نیشادے کیون گل جلابی
 تہمتے بھی دودھا تھیں نیشادے کیون گل جلابی
 عرض کی کسی نیشادے سے کہ ہاں ہاں بی بی
 ویکو بیخام مسرت کے چلیے تم آئے ہیں
 چھو بیٹ جان اتنی سہارے کو جو یہ جاتے ہیں

۵۷۲
 فرض یتے کیا اس طرح کا طردن ہوگا
 فصل وہ ادب ہی چھڑاؤ کی یہ سن ہوگا
 مہربان پھر نہ یہ شاہ ملک دین ہوگا
 انفرق آج جو سب کل نہ یہ کمکت ہوگا
 اوزن دیکو اتھیں آنے کی دعا فرمائیں
 اب غم تو آپ بھی قدون سے جلاؤ فرمائیں

کہا بانوں نے گلے سے انہیں ہم بھی لٹکاؤ
دل تڑپ نے لگا دو نوٹے کہا اچھا آؤ
ہاتھ نشانوں پر دھریں جیسے گلے کا
لوہا پاتے سے چھوٹے کا لہجہ نہ کھاؤ
دیر اچھی نہیں اب مرنے پر تیار ہیں اب
دیکھو جو جنس شہادت کے تحریر ہیں اب

سب سے ملنے لگے بڑھاپے کے جو وہ ماہ تھا
وہ فغانی ہو گئی غم میں قیامت برپا
گو درین پیار سے جب اکبر و قاسم نے کیا
کہلے تھے بھانجیوں کیو اسطے عیاش کیا
دیکھو صدر نہ تھا کہ جانا باز جدا ہوئے تھے
ہلے مسک شہ دین لے تھے اور روئے تھے

کتنے تھے عیون و محمد سے غم کا دوزخ
ساتھ کھیلے کتنے غم ہونے دیکھ کر کو نہ دور
جلد توڑا لٹکیے اندر کو گر ہے منظور
دیکھنا راہ ہماری درخت پر ضرور
جام کو نور کو زرا امن نہ لگانا بھائی
جب ہم آ لٹکیے نور دوس میں جانا بھائی

پہلی جب عیون و محمد سے وہ رشک کو کب
ہاتھ پہنچا کر ہی غم میں تیرا اب
بوسے زنجیر کے لیے بھائیوں کو کب
وہ لپٹ جاتی تھی بڑھاپے کے لیے کب
وہ بد حال دل آپس میں بیان تو تھا
پہلے ایک ایک سے گلے ملتا تھا اور ملتا تھا

१०२

تبر
 دل جلا دے کہ تیرا دل از یادہ تیرے
 عجب عالم کہ کس کو پڑا الیسا
 جوں فرق تو رفتی سے دریا کے نہیں ہوا کہ
 عجب حال غصیب کی تھی لباری ہوئی
 پیچھے دو فتنے ہیں آتی تھی بھاری ہوئی

90

وہ تمام کچھ فلک کی نہ ہو سکیں گے
 آج ہی آسمان کی تھی دارا نے کئے تھے
 اس غم تھا کہ نہ بلوچی جسے ماناں
 اس کی تھی یہ دیدار کہاں
 وہ تھا کچھ فلک کی نہ ہو سکیں گے
 آج ہی آسمان کی تھی دارا نے کئے تھے
 اس غم تھا کہ نہ بلوچی جسے ماناں
 اس کی تھی یہ دیدار کہاں

بجراتے بلاتے دیوانے میں کرام
آئے دودھ کے نم لے کر شہنشاہ نام
بہار کے گلزار میں دیوانے کے جام
بنیادیں دیوے دیوانے کے جام
موت کے گلزار میں دیوانے کے جام

P.C.

حق ہے باز اراکین دودرودتیم آئے ہیں
 وفات کا خبر نہ مان غصہ آئے ہیں
 دین سلطان بہ دنیا سے ہم کیا ہیں
 حق ہے باز اراکین دودرودتیم آئے ہیں

۵۱
گھوڑے آتے ہیں براہِ مین لے تے نہیں
کتنے آتے ہیں کہ قمار نہ دلدل سے بوم
سجھی آتے نہیں ہین جیک کے میداں میں
جہ پچھلی اس راہ میں رکھا ہے قدم
کئی ہزار ہین خیر خدا سا تھرا ہے
پہونچتے ہیں کام کے میدان اگر بھڑا ہے

۵۲
ہر فن شیر سے ڈر بجائے ہین لنگھتے
یہ یہ دو دو جو بلا خیر تو چل آتے خیر
راہ اگر بال سے باریک تو تلو اسے خیر
سنا سنا جو بولا دنگا تو آتے کہ دین
شتر بھی آئے جو روئے تو پیاست کہ دین

۵۳
دونو یہ پھول ہین ادق دوستان بہشت
وہی مشہور ہوئے یوسف کشتان بہشت
بہشت ہونے والے ہیں واک جا کے ہے بہشت
پہنچتے ہون کہ تسخیر کامیابی ملجائے
اسلئے قصد حیات ہے کہ جو انی ملجائے

۵۴
جیب تریب آئے تو بہشت نسل کے اعدا پر
غل ہوا حشر کا ہے وقت خدا خیر کرے
کیون تو شوگر کے پچھے کسی سے ڈرے
تو بھلا اور ہوا تھو فیضون پر ہے
تو بھلا اعدا کے دکھا دینے کو بکلی
خیر جو وہ خیر تلوار سے جلدی تلخ

۵۶۹

دبیر پھر کے یہ چھوڑے سے ٹیکے کا کلام
جہاں ڈرنا تبین کیا فرمایا شکر کا نام
جاڑو فوج پر لیکر اسد اندر کا نام
مستقل جنگ میں انسان دم بیکار سے
گھوڑا قابو میں لے کر قبضہ میں تلوار سے

۵۷۰

دونوں پہچانی جی ہوتے تو فریاد تھی جنگ
جاڑو کی حدیں فوج میں کھینچ کر
چلتے لاکھوں تیر و خور و پیسہ و غنیمت
جاڑو نام کے بھینوں کو دکھاتے جو رنگ
دہیان ایک ایک طرف اٹھتے پھر کرے لڑنے
مطلوبہ ہے اگر فوج میں کھم کے ہوتے

۵۷۱

جوش میں آ کے یہ کہتا ہے بڑے سے چھوڑا
کر دیال بھینوں کو بڑا دھڑا
دن ہوں ایسے کہ پسند آئے لگے انکو قضا
آ کے ہر ایک کے منہ سے یہ خود اپنا گلا
ایسی ایسا اٹھیں مارو کہ نہ پانی بھین
آپ شمشیر دم تشدد دہاتی

۵۷۲

اس طرح انکو دباؤ کہہ کر آہ کر کے چھوڑا
پہلے پہلے کہ خود ذبح ہو کر واہ کرین
جاں پر کھیل کے تم تم مدد شاہ کرین
نہی کو تم نے صلات یہ سب راہ کرین
جہاں کو تو دین صلیو قبر پر دیکھا آئین
زخمی کو تم نے خیر ایک نظر دیکھ کر آئین

باب کے غم میں یہ غم غصہ کی طرف
 فہم میں آج بھی جا رہی ہیں صحر کی طرف
 بے غم شعلہ کی یادیں والی طرف
 بھابی یاد آ رہے ہیں جیسے تیرے دیوانہ کی طرف
 قش کے تیرے پائے جھینون کے آگے آ رہے ہیں
 پوش میں تیرے قوت کی آگے آ رہے ہیں

باقی جہم ہے اگر پہلا اعدا کو
حال وہ کہ کہ ہو وقت کا کلا اعدا کو
سے اگر موت کا پیغام جلا اعدا کو
عام دل توڑ کے بھی عین ملا اعدا کو
روئے مستور نہ کر کے شیطان کو
ہاں بہت جلد متکا ہو جسم انجی ہے

مجاہدہ سے بلوغت و سبب حیات پیدائی
 چاہتا ہوں کہ اس فضل و جانت صوری
 یہاں تو یہ ہے کہ اس اعمال کی ہر جگہ
 دین سے جیکو لہو لطف بہ لطف صوری
 جس سے پوری اور نہ وہ اسلام اپنے
 اس میں امن و امان ہے

بہارِ ایمان دیا تو نے ہے الفت ہے کہ
جس ساقی ملا کہ تو تاراں کو
چرخِ خالق نے بنایا ہے سب کو
تو ایسا ہے جو ہر شے کو کہیں
کہوں جس کی تجھے آیت قرار ہے

۱۰
 میں جو غلام ہوں اس کے لئے
 جو کچھ کہتا ہوں وہ سب سچ ہے
 کیونکہ میں نے اپنے رب سے
 یہ سب سچ سنا ہے

یہ ہے غناصر کا پتہ
یہ ہے خفاک قدم تیری بنیاد پہ
یہ ہے خفاک قدم تیری بنیاد پہ
یہ ہے خفاک قدم تیری بنیاد پہ

نے کا دربار بار بار سے روک کر تالوٹے
 چاہتے تھے کہ کوئی بزم میں شیشیاٹے
 چہرہ کی طرح دل نہ ہمارا ٹٹے
 چاہتے تھے یہ غمخوار دکانے شامی
 چاہتے تھے تار بندھے اسے شامی

جان میکیش کی طبیعتی جاتی ہے جلد آسانی
 بادبان آج ہے تیرے کا دریا سانی
 دل مراد و دنیا ہے شے لاسانی
 حضرت نوح کو طوفان سے بچانے والے
 عالم ساحل اسیر دکھانے والے

باقی ایک فی کھانا ہون خیر

دوست اگر سچے ہیں حضرت مسکلم
جو کہ یہ ہے لہذا میں کم
متر کی طرح ہر ایک صفت کے
متر کی طرح ہر ایک صفت کے

بہت سے ہیں وہی اگر کہ ہے دروازہ کی

بہت سے ہیں وہی اگر کہ ہے دروازہ کی
بہت سے ہیں وہی اگر کہ ہے دروازہ کی
بہت سے ہیں وہی اگر کہ ہے دروازہ کی
بہت سے ہیں وہی اگر کہ ہے دروازہ کی

نہ وہ ہیں اگر درویشان میں تو کچھ

نہ وہ ہیں اگر درویشان میں تو کچھ
نہ وہ ہیں اگر درویشان میں تو کچھ
نہ وہ ہیں اگر درویشان میں تو کچھ
نہ وہ ہیں اگر درویشان میں تو کچھ

میں

میں وہی ہیں وہی ہیں وہی ہیں
میں وہی ہیں وہی ہیں وہی ہیں
میں وہی ہیں وہی ہیں وہی ہیں
میں وہی ہیں وہی ہیں وہی ہیں

۵۴
 قرآن کا میں فوج استغفر کے لئے
 آج چوتھین ہر ایک بد اثر کے لئے
 بن کے یہ مار عذاب کے لئے بین تو بلا ہر کے لئے
 دیکھو میری توجہی توجہی ایک ایک ایسی ہے
 سانس پل کھائے ہیں غصہ میں یکا یک ہے

۵۵
 دونوں بچوں نے شکست مل گئی
 سر پہ بین بیکر عدلی کی لازم ہے تلاش
 وار پیدوار جو کرتے ہیں تو جلاش تلاش
 انکو معلوم ہے وہاں آگ کا کڑی پاش
 اور کئے نار میں جانے کو یہیل باجہ

۵۶
 ابھی نہیں پٹھان تپہ کی شان
 رن میں لاکھوں سے مقابل ہیں جیکر کی شان
 گر علم پائین تو عباس کی جعفر کی شان
 دونوں حضرت شہید کی شہید کی شان
 پہلی سلیب نے نذر آگوں کی طرح دیشان ہیں
 اس گمراہ نے بھی چھوڑے ہیں کیساں ہیں

۵۷
 وہ غلام ہے کہ فوجوں کو ذرا نہیں
 سنا بہت سے جانوں سے جو روپوش نہیں
 کٹ گئے فرق آگ کوئی سبکدوش نہیں
 انبو اور ٹھٹھے کے بھی قابل کوئی نہیں
 تھکے جام سے کفر بر طوار ہے علم
 گمراہ جم سے تو بارگاہ اور ہے علم

و ار

کس لطف سے کہ تیرے پیر میں یہ کامل
میر میں خیر و برکت کی کوئی کمی نہیں
کیا پامال تو قسمت ہوئی دل کو حاصل
تم جو وقتا صد سے سال پہلے رہے ہیں
مگر اب پھر پھر کے عہد و عوفا ہوئے ہیں
ارے جان ان کے تصدیق میں رہا ہوئے ہیں

خام

حلاقت اس میں تیرے تیرے دل پہلے ہی
صاف و صفت ہوئی بہا تو میں یہ صفائی اپنی
کے لئے بھی بہت کم ہے میرے عید الی ایسی
تیرے دل میں نہ بھی ہو گی کڑائی ایسی
پیشہ لاف میں دو لاکھ سے زائد کے لئے
لو کہ دو لاکھ میں دو لاکھ سے زائد کے لئے

الغ

کہ جس کی زبان نہ میں نہ کسی ایسی زخم
وہ جس کی زبان نہ میں نہ کسی ایسی زخم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم

الغ

مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم
مگر وہ عزم کہ تیرے پیر میں یہ عزم

۵۹۳
 رن میں شیرون نے دیکھا یا نہیں؟ درادرا
 ایک جلا در بھلا دوسرے مقابل کیا تھا
 دو بھان اسے تو ایک ایک شہنشاہ کی طرح
 میں اگر صرف سے بڑھ کر ہو گیا ہر ایک کو
 سنا ہے چار اگر اسے ہوئے جاوے زخمی زخمی
 کیلے دونوں لائے ہیں میدان میں رن رن

۵۹۴
 دیکھ کر دس بھان کی تھی ایک ایک بیان
 ہر کے بچے ہوئی مری حوت شاہ زمان
 چاروں بچوں نے اسے دے دے لکھ لکھ لکھ
 بے لڑے مری کے دو لڑے ہیں و شیر زبان
 ان سے عزت سے ہر مری باب کی عزت لے
 کیلے رن سے ہر ظاہر تو بجا عیش لے

۵۹۵
 لکھتے ہیں جو شہنشاہ دو کو صدوی الہا
 رکھتی عزت مری تم دونوں پیاروں میں
 بے لڑا بھوک میں اور پیاس میں لڑنا لڑنا
 سن بہت کم ہیں اور جمع ہیں لکھ لکھ لکھ
 کم ہر وقت میں زبان تنہا سے بچو
 اب کرو جگہ آخر مری کے پیار سے بچو

۵۹۶
 لکھے مادر کی صدا فوج میں دے دے دے
 دونوں جلا در طرف کر دینے لاشوں کے دھیر
 پور ہی پہنچے کہ عینے سے طبیعت ہوئی
 پور ہی پہنچے کہ عینے سے طبیعت ہوئی
 مان یہ جلائی کہ نہ وقت وفا کا واری
 نہ ہر کوئی نہ ہر کوئی نہ ہر کوئی نہ ہر کوئی

۱۸

و چھوڑ دینا کہ ہر جہاں میں تمہیں ایک دنیا ہو جائے
بات ہم خوشیوں میں نہ رہا جائے یہ مادہ قرار
اب ہر جہاں میں ہے جسے یہ مادہ قرار
جہاں ہر جہاں میں کہ شہر شہر کہ جہاں
شہر شہر شہر کہ شہر شہر کہ جہاں
شہر شہر شہر کہ شہر شہر کہ جہاں
شہر شہر شہر کہ شہر شہر کہ جہاں

۱۹

کیا ہے اب کیوں نہیں آتے شہر شہر شہر
مطہن ہوں میں مضطر کو مری آئے قرار
ب صدا آئی مری آئے دو نو د لدار
بل میں ہوں چلی روئے کو اب ہوں تیار
لائے آئیں بچھو وہ وقت دکھاؤ بیاد
میں بچھاؤ آئی ہوں مری آئے صفت آؤ بیاد

۲۰

پان تو یہ حال خود ہوا اور ہر جہاں
ب لکھتے ہیں براہ راست ہر جہاں
و ہر جہاں براہ راست ہر جہاں
ب لکھتے ہیں براہ راست ہر جہاں
و ہر جہاں براہ راست ہر جہاں
ب لکھتے ہیں براہ راست ہر جہاں
و ہر جہاں براہ راست ہر جہاں

۲۱

اٹھ چلی کرتے نہیں اتار دیا کل
ب لکھتے ہیں براہ راست ہر جہاں
و ہر جہاں براہ راست ہر جہاں
ب لکھتے ہیں براہ راست ہر جہاں
و ہر جہاں براہ راست ہر جہاں
ب لکھتے ہیں براہ راست ہر جہاں
و ہر جہاں براہ راست ہر جہاں

۱۱۱
فل ہو افون مین وہ شہر جو ناکا گاہ کی
فلک عزت و اجلال کے دو ماہ اگر سے
جوش جرات کا یہ تھا گاہ اوٹھے گاہ کی
شہر سے عباس نے کی عرض وہ دیکھا گاہ کی
ہر امداد یہاں عید و قافا جاتا ہے
بھائی مسلم کا نشان آج ملتا جاتا ہے

۱۱۲
شہر نے ارشاد کیا جلد بکرا دے جاؤ
نوراد میر میر علی کی کبریاؤ
رو کے فرمایا بھیجے سے کہ در کبریاؤ
بھائی بھائی سے کہا تم غم کے اندر جاؤ
مین بھی جاتا ہوں کہ تم تھارے ہوئے ہو
فوج گاہ شہر گاہ اب ہوں تمے دو تو

۱۱۳
اکم آتے ہیں پھولتے ہوئے زینت کا
جھانکی دے کہ اتھین خانے والے شاہ بدلا
پہا پین پور پر اسے اکھا نہیں جاتا اچھا
پہا کر گیا کیلے ہو جو لکھنی آت کیا
خارٹ اعدا کو دم رنخ و تپ کیا
ساتھ کھیلے ہو سے بھائی پھن پھن کیا

۱۱۴
ادھلکے روئے ہوئے شہر کی شہر
تہنیں کھینچے ہوئے شہر کی شہر
کہ وہ دیکھے گاہ اگر سکون شہر دیکھا
غم کا تھا جوش تو سب کی طرح راہ چلے
خاک و خون مین اداں دو کو غلطان دیکھا
خاک و خون مین اداں دو کو غلطان دیکھا

۵۱۱

پس جب پوچھا تو کیا سنتے ہیں شاہ میرا
یک سے ایک کہتا ہے کہ بھائی ہمشیر
وہ غلے میں تو درود نہیں کرتے جیسا
حضرت ایشاؑ پہلے کرتے جیسا
وہ پھر گھر آئے تو بڑی مسکراہٹ شکر کی
حق تعالیٰ کی زیارت ہے زیارت شکر کی

۵۱۲

جیسا کہ شاہ دوعالم نے کہا دینا
دینے کو تو حق اس سے بڑا اتنا عطا
ہم تو کہتے تھے کہ تیرے بھائی بہت جلد آقا
یہی ہم دودنو غلاموں کو حضور آقا
نہیہ پیرور ہیں ہم ترغ خور آقا
دو فتنے کے آئیں سے بڑا اتنا عطا

۵۱۳

ماون سے شکر ہے حق اقام ہو
کہ زانووں پر تو بیک شاہ پوچھو
وہ کہتا ہے نہ بھائی تو نہیں کہہ سکتا
اگر کہہ میں چلو در پیدین چھین سکتا
عرض کی ہے یہ دعا زرع کی شکل میں
حق یہ ہیں جو پر اوٹھائے کہ چلی قابل میں

۵۱۴

شکر ہے فرمایا کہ آہ شکر اٹھا تو
اب کہیں کہہ سکتا کہ سچے کو سچے
بھائی ان آئی ہیں ہم کو کہہ سکتا
کہ ان ہیں جو اشراروں سے بلاتے ہیں
دور دروں سے دو جام دکھاتے ہیں
بھائی

۱۱۱

شہر دیشان نے کہا میں یہ تھا کہ دادا
نام انھیں کا ہے علی اپنی بی بی مرے بابا
بہنو بھی ہے آئے کا تھا کہ جیو جیو
تمہارے گلشن خستہ میں کھڑی ہیں تمام
حق سے چھپا ہے بشارت اور حق میں ہے
صراطِ راستہ میں تم دونوں کی ہے

۱۱۲

یہ خبر سن کے جری مرنے پہ تیار ہوئے
بچاچی آئی تو عیان موت کے آثار ہوئے
مضطرب اور زیادہ شعر ابرار ہوئے
باؤں پیلادیں خاوش وہ دلدار ہوئے
گئے کوثر کی طرف پیاس کے مارے دو نو
رو دیے سب جو کہا شہ نے سدا رہے دو نو

۱۱۳

لاشے اوٹھو اے علی شاہ زمین سے خیم
کچھ جاتے تھے یہ رورو کے شہنشاہ ان کی کلام
سے شہیدوں کا ادب میں نہیں کوئی کلام
ہے چوہو و نو ویر وں کو آ بار ام تمام
میرا اچھا بہت پیش خدا حالی ہے
اوس نے نانا سے یہ بیوی کی شقاوت کی ہے

۱۱۴

مان نہ دیکھ لے اے شاہان آئے ہیں ہم
دو کو لائے ہیں دیند حسن اور کبر
جو کچھ ہو گیا ہے میں کو جو کچھ
جو کچھ ہو گیا ہے میں کو جو کچھ
جو کچھ ہو گیا ہے میں کو جو کچھ
دو کو لائے ہیں سلطان ان کے لئے
دو کو لائے ہیں سلطان ان کے لئے

۱۳۱
گو دین قاسم و اکبر اور خدیجہ بنت جحش
ہوئے سلم کے یکسر اہل حرم سب چلائے
حال اور سد جو بین کا تھانہ اللہ در کھلائے
دوڑی کرتی ہوئی لوگ سے اس بھائی
ر کے چلائی تھی مانی تھی جسے دو تو
ہم تھ پھیلے تھے کہ دس دوڑ بھاگاتے دو تو

۱۳۲
ایسا عیاش کو تھاپا س شہر عشق و فدا
چاہتے تھے نہ بڑھے راج نام ابراہ
تھیں جو با تم کے لئے زود فیر مسلہ تیار
کر تھے اٹھ اشار سے اسے بس کو حرا
گئے تھے تھیں جہان با تھو کی تھیں
دیکھو رو واپس لگے کہ کائنات میں کہہ دیتے تھے

۱۳۳
شہر نے فرمایا کہ قوا را اختیار
رو و انچو ہون سے کہو چو کہے بیو کہو
م بھوک دیو ہوئی ایسا نبین سے جلیک ٹاٹا
واہ سے صبر کر کہ قاسم و اکبر سے کہ لاؤ
روئے اسے تھیں یہ جو واسن شہر صفہ نے لیا
کے کو مان لئے لیا ایک کو خواہر نے لیا

۱۳۴
قبیلہ رولاکے لٹا لیا اور تھیں کھول دیا
جو سین وہ دو تھو کہو کہو کہو کہو کہو
قوا سے دھوکے اٹھانے کو تھیں بھڑکے
تھیں جو نہ کی قوا جان کے لئے
تھیں کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو
تھیں کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو کہو

حالا

تھی تینا کہ اگر موت سے بہت ماضی
 چھوٹی چھوٹی دولتیں بیاہ کے نظر ماضی
 چارون فرزندوں سے دولت یہ بھی بھڑائی
 راج خوش تھی جو ان چار کے کاندھے جانی
 علی سے رحم مرے حال پر کھلنے والے
 اوٹھ گئے ایک مری لاش دکھانے والے

حالا

بے شکیب نہ بیان کر یہ غم آل عبا
 ایتھ تو نے بہت قوی بہت قوی کیا
 تیرا بیان دیکھا دیکھا شاہ سے کیا کیا صلا
 کہ بیان دیکھا دیکھا شاہ سے کیا کیا صلا
 حال مسکے تھے بیچوں کا کہا اب کیا ہے
 چھوٹے ہر ایک مسلمان سے صلہ لینا ہے

دہلی

موتوں پہ بھی برس چلے جائیں گے
 کیا خلق ہے جو گناہ سے جائیں گے
 چار سے بہتیں تم شکرین دیکھو گا کون
 جنت میں اچھے اچھے جائیں گے
 چری میں عبادت کی کہان طاقت ہے
 چپ چھپے ہو اگر لفظ بہت ہو

دہلی

چوڑی سے پتھر راہ جان کیو کرین
 کہ عمر بھر سے پتھر راہ جان کیو کرین
 پتھر پتھر میں اسے کو نہ اٹھاؤ
 پتھر پتھر میں اسے کو نہ اٹھاؤ
 پتھر پتھر میں اسے کو نہ اٹھاؤ
 پتھر پتھر میں اسے کو نہ اٹھاؤ

۱۲۴

اگر غریب کی حقیقت میں غنیمت پائی
وہ ہم کو کثرت اندوہ و توبہ میں لائی
مقام غنیمت شادی و طہارت ہے
جو کھیتی باڑی و محنت کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی و محنت کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی و محنت کا پھل ہے

۱۲۵

بہشتیہ ہے جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
ہر ایک کو کھیتی باڑی میں غنیمت ہے
پس جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
وہ بھی پھل ہے جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
پھل ہے جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
پھل ہے جو کھیتی باڑی کا پھل ہے

۱۲۶

خداوند سبحان کی حمد و ثناء
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے

۱۲۷

پس جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے
جو کھیتی باڑی کا پھل ہے

۵۴
 ترا غفلت کدہ قبر میں سبب بنت و در
 راہ پائی بنین جن سمت کو چائی تو نظر
 بنی ہم نظر آئے میں بیابان کے چھوڑ
 ام از روش کے کنارے آواز لگا جی میں
 جب ہوا چائی ہو جب جہ کی صدا آئی ہو

۵۵
 بیابان روئی میں گرمی میں کج و شباب
 بنین جن کے لیے ان کو تو اراقت نالیب
 بن بنارون کے لیے ہم تو بنی ہو سے دل میں بیاب
 بن بنارون کے لیے ہم تو بنی ہو سے دل میں بیاب
 بن بنارون کے لیے ہم تو بنی ہو سے دل میں بیاب

۵۶
 درخت اس ارات میں درخت شہ نول جہ
 بن بنارون کے لیے ہم تو بنی ہو سے دل میں بیاب
 بن بنارون کے لیے ہم تو بنی ہو سے دل میں بیاب
 بن بنارون کے لیے ہم تو بنی ہو سے دل میں بیاب
 بن بنارون کے لیے ہم تو بنی ہو سے دل میں بیاب

۵۷
 ہر خانہ کو فخر کے غلے مولا
 اک بات مرے ماہ تھا
 اسے جان بدو کو کسے تم با بون
 مہر جی گھر میں چلو عباس بھی میں اک بون

ع
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین

ن
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین

لا
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین

ع
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین
 کہ ہے یوسفین دہل کے وہ شکر چین

۵۴
 ظلم ہے وہاں حسن سبز قبا کا خلعت
 چادر فاطمہ ہر اسے بیان ہے زینت
 وہاں ہے ملبوس بین گلہاں خان کی گشت
 یان ہے لکھی ہوئی خوشبودے باغ غشت
 منہم ایک دم آپس ہی کی تو شادی ہے
 مرنجی زادہ اگر ہے یہ نجی زادی ہے

۵۵
 امینج ارشد کرتی ہیں کن ارمانوں سے
 جب کھلے پھول کہ ایام خزان کے آئے
 دل رہی اپنی کف اخوس خان کے بدے
 کہہ کر پانچھے لکھے تار از گرجہ خسرت کے
 دھڑون پیدا ہوئے دکھ درد کن بھر نکمپو
 رات نہ سوئی کیونجی وہ یہ بنا کرے کو

۵۶
 دل بھر آتے ہیں تباہ و مکین دلہ
 موت کا ہاتھ کلائی بہ جا لگنا کیا
 بوجھ چھوڑی کو گلیں تو سہے پین بخت سے
 اپنا لکی خبر ہے یہ ہے سب پر طرا
 درمجم کہنے کی لپا کے جو مان لونی ہے
 تیرا پیارے کے غرض منیہ زنی ہوئی ہے

۵۷
 ڈالے ہنوں نے جو غل غم پیش آئے
 درم غم غل غل غم پیش آئے
 یہ سب خون سے پانچوں جاں کھائے
 ہاں ہونے کے کہ جس طرح کی مر جائے
 جو زنجیر و زنجیر کے کہ بیان کھلے جانے ہیں
 یہ سب خون سے پانچوں جاں کھائے

R

اب شکر الہی کہ بجز شکر ہی
 دنیا و فساد و فتنہ کی
 سہارا و مدد دہی اللہ ہی اور نہ
 کمال و عین الہی کہ بجز
 شکر ہی دنیا و فساد و فتنہ کی
 سہارا و مدد دہی اللہ ہی اور نہ
 کمال و عین الہی کہ بجز

97

[illegible]

٢٤

عق

بانی دین دین بنیادی تو وہ مہر
حجیب کو کھینک کر آیا ہے اس کے
دعا بھجھ کر دے کہ اس کے
کے ہر کوئی کے لیے اس کے
شہنشاہ کے لیے اس کے
شہنشاہ کے لیے اس کے

٢٢

[illegible]

۵۲
 بنی بکری جبکہ دو ہن بپا ہے ہم آیا دو گھا
 آئے نہ ہر اکی لکھ گئے ہم شہرِ فرا
 لے کر کھٹ سم تیرا یہاں سے
 بھج کر ہم تیرا یہاں سے
 عہدِ ہجر ہے تیرا یہاں سے

۵۷۲
جب گھڑی غصے سے فالج ہوئے سلطان نے ان
دو لکے کے کہ کیا حیدر پورہ ہر افغان
کے پاس پورہ دن اور وہ زمانہ جب کہ
کے عجب درد کی باتیں کہ رو لایا ہے

۱۰۰
 کہ عجب فائدہ بہ نام حق سبحان اللہ
 و جہان نثار کا
 جمع تھے اور طبیعت کے
 زینت و انوار سے
 زینت و انوار سے
 زینت و انوار سے

۱۵۷
ایک عجیب بیابان نامہ بیابان العیا
میں ہو گیا جس میں
طوفان تھی ہوتی زمین سارے کا جوڑا اپنا
جگہ دیا دیا اور زمینیت در تغیرت کتاب ہوتی

۵۷

خون گشتی اٹھ کر گئے سلطان اٹھ
جائے مشعل نازدن میں ہوئے سب
صبح کے طور نمایان ہوئے شب بیاہ
دن شمع کمرے کے گئے شمع
گی زہر کی زیادت کو تو شمع
بہن خوں سے بھریاں ہوئی شمع

۵۸

چھپ گئے غم کھل گیا
تیرے کھیلے پیدا ہوا کھلا
ایک دن سے کرب نہ چھپا کھلا
اچھ کھلا کھلا کھلا کھلا
جوہر شمع نظر قدرت پرستی
دست کین باغ بن بخت پرستی

۵۹

مرا فرقا کیا کیا ہے بہت فرق کچل
دل میں کوئی دیکھتا ہے پھل
بیشک ہے وہ پہلے پھل پھل
شہر کوئی نظر آئے نہ پھل
وقت کوئی نظر آئے نہ پھل
میں کوئی نظر آئے نہ پھل

۶۰

نہاں شمع پر کھل گیا کھل گیا
دراں سے لاس کھل گیا کھل گیا
تاری زمیں کھل گیا کھل گیا
میں کوئی نظر آئے نہ کھل گیا
نہاں کوئی نظر آئے نہ کھل گیا
کھل کوئی نظر آئے نہ کھل گیا

سب کہیں جبکہ کہ مشتوق یہ ہر جانی ہے
اندرونِ بیہفت لالہ محسوساتی ہے
صاف داغون کی سیاہی گھٹا چھائی ہے
گل گئی گریں جو موت بات یہ انتظار ہے
سیر کر کے اپنے خوب سپردن آئے ہیں
روند سے خبر حسنینان چمکے ہیں

جو بنیں ہر وقت ہر مہر کی یاد دیا
ہوئی آدمی گلشنِ فردوس کا نقش دیا
سجایا یون جا طوافِ بھر گئے مگر احرا
کہ ہر اک سرور کا قدور طفتا ہے بال بال
چاہے ہر گھبراہٹ کی جا جو بین پانی ہیں
پلین پلین گلبرگ کے درخون چوچری جالی ہیں

تہا جب لطفِ خوشی سب کو بھی بنا اندازہ
نہا ان ظلم کا عالم میں کھلا در اندازہ
خوش اعدا ہوئی تیار کھلا گل تازہ
تخلو کا ہوا ہر سمت بند آوازہ
وہاں جو آواز ہر سمت بند آوازہ
گل نہ ہر اہل کمال بانہ ہر کمال

علم حضرت عباس کھلا نہ ہو گئی صفت
کہ مہین کیسے ہوئے انصار و رفیق الیہ صفت
اور عزیز ایک طرف جن کو شرف کی شرف
لالہ ہر اک کے چوکے گم در نجف
کچھ دل میں قصور کردہ کہے ہوئے
نہ ہوئے اندر میں اور نہ آجے ہوئے

۱۱۱

الہ اناس شجاعان عرب شیر و فرما
دافع ظلم و ستم تاج احکام و حاکم
صاحب جود و دود و مالک ملک و ثغور
بی بی بی ایسے کہ بی بی کے لئے وہ حق میں بہتر ہے
بہتر ہے کہ وہ حق میں بہتر ہے

۱۱۲

آرم و بہر نظر کہ ہوئی فلک سے آواز
سر فلک کہ گئے شاہ ام کے جانباز
مگر کیا ایسی کہجا بیرو فلک سے آواز
بیکسی اندازہ ہوئی حضرت کی طرف
مگر ادھر سے گئے گئے کشتی کی طرف

۱۱۳

عمر میں اعجاب کی تھی بانی شہ نضال
فرق دریا سے شہادت کے لال
خون میں حضرت عباس کے کھجانی ہو لال
مگر کیا زینب شہادت کی دولت پہ روال
سر نہ زور و غم و حسرت میں شہادت پہ روال
اب فقط قاسم و عباس ہیں ادا کبریا

۱۱۴

عجب عباس کا ہے جادو میں کو کو جگہ
وہ ہم غنیمت ہے اکبر مروت کی نگاہ
کشمکش میں قاسم و شہادت کے لکھ
میری باری ہے کہاں جانا لکھ
اسے چھوڑ دین سے جبرائیل کے حکم کا ہون
آپ کا خور و مہول اب کونین جابر ہون

۵۴۵

دوست آن دو دوزخ کے لئے کہا جائے گا
 بین تمام مسیحا یعنی لاشے ہمارے اٹھو
 حکم جو مودہ کو دے شاہ کی خدمت میں جاو
 کہ اگر گلزار شہادت کی مبارک پہچین
 کہیں گے گشتِ حیات کی مبارک پہچین

۵۴۶

نہ کہ یہ پورے ہوتا منظر ہے خوش خلق سوا
 غم شہید گرا جائے وہ باپ سے وفا
 ساتھ ہی کھول کے غم کو بھی باز دیا
 مری بار ہی میں گزشت کی ہے
 اس کو چھوٹے بابائے سفارش کی ہے

۵۴۷

سرفروہ سے پیچھے کا اٹھا کر دے
 کچھ کا غم تو زیادہ شہیدوں کے
 یاد کو بے بہت اشتیاق برادر دے
 غم کی نوبت ہوئی دین دلبر خیلوں کے
 بے اس شمع میں مریا میرا منتظر کیا
 یوں رخصتا آئی کہ ہم نے چھوٹے کیا

۵۴۸

گم آواز تباہی کہ بھگتی کہ نہ
 بندھے ہیں اکبر عیسیٰ بھی نہیں کہ
 دسیاں اس کا نہیں تم کو کہ ہم نے
 رات دن خون دل زار ابھی تک
 کہن جو کہیں کہیں رہے جیسی

وہم
 تم کو لازم ہے کہ اور کی طرف نصیحت کرو
 جو چھوڑ کر نہیں رہنا کہ نہ ارمان کرو
 وہ گھڑی کی بات محبت نہ ہو نشان کرو
 وہ بے اثر کر دین کہ چھوڑ کر سہاں کرو
 نہ نہیں چھوڑ کر اس کو کی بات کرو
 ایک تو حکمت ہے فانی ہے کیسے

وہم
 حال میرا جی تو اب آہ و دل کے فانی
 دست سب بھوت گئے گھر سے فانی
 جہاں کا گھر ہے وہ اور میرا بیانی
 کہ گھر ہے نہ تو گھر ہے نہ بیانی
 نہ گھر ہے نہ تو گھر ہے نہ بیانی
 جہاں گھر ہے وہ اور میرا بیانی
 کہ گھر ہے نہ تو گھر ہے نہ بیانی

وہم
 من نہ تو دی نصیحت ہے جا بجا نصیحت الال
 چاہئے اور تو کہیں ہی بھی نصیحت کا سوال
 سب کی تم تان دین زینب بھی جا بجا نصیحت الال
 تم کو علم نہیں ان کی محبت کا حال
 جی بجا نصیحت سب کا حال
 پہلے اس پر سے توں جا بجا نصیحت الال

وہم
 کہ کہ تم گناہ نہیں دہرا کرنا
 اس کو کہ تم کو عباس کہ نصیحت کریں
 کہ کہ تم کو عباس کہ نصیحت کریں
 کہ کہ تم کو عباس کہ نصیحت کریں
 کہ کہ تم کو عباس کہ نصیحت کریں
 کہ کہ تم کو عباس کہ نصیحت کریں
 کہ کہ تم کو عباس کہ نصیحت کریں

۱۴۵
 تمام آدم ادب بجا لا کے گئے ہیں کہ تیرے
 بولی مان جا رہی ہیں تیرے تیرے چہرے پر غریب
 کے خوشنما آپ کی تقریر پر ہے یہ غریب
 سلطنت جانی ہے اور ملک و شاہ
 انہیں ہے مہم جواری کی کا عصا چھپاتا ہے

۱۶۷
 ایشہ سے طمان کہہ سکی کہ میں داری
 تم نے کی ہے سفرِ خلک کی اب تیار ی
 خجین خاک ہوئی جاتی ہیں میری ساری
 دس لکھ لکھ کیے تیری ہو بس کی زاری
 کہ تو جو بول میں ہوا اور نے کی نصرت ہے
 کہ تو لا زم ہو کہ اس سے بھی اجازت ہے

میں نے تو فریب سے سوچ چھپاتی کوئی چھپتی
 رات کو بیاہ ہوا صبح کو موت بھڑکی
 شہنشاہ سید پرست خلیفہ خزانے لڑی
 سکین نہ لڑے کہ قیامت کی آہ آتی ہے
 قحطی کا جانے کہ وہ راہ تو کی جاتی ہے

۵۴

ہاں تو یہ کہ نہ تو ان کی عقل و تدبیر
نہ ان کے ایمان نہ ان کے عمل و نیت
نہ ان کے ارادے نہ ان کے مقاصد
نہ ان کے افعال نہ ان کے اسما و صفات
نہ ان کے احوال نہ ان کے عیال
نہ ان کے اقارب نہ ان کے اعدا
نہ ان کے احوال نہ ان کے عیال
نہ ان کے اقارب نہ ان کے اعدا

५३

ہونے کے بعد کہیں کچھ بھی نہ ہو سکتا ہے۔ یہی تو ہے حقیقت۔

RE

[illegible]

१५

مغز اندوہ کی باتیں تھیں کہ قلم کے
پہلو پر اس درز کے پیر کے
کلمہ عارف کی رخصت ہو گیا ہے
مغز کو جلتے ہیں موت کی آغوش میں ہم
اب پیو پیو ہم ہی کیلئے مسکرائیں ہم

۱۲۵
 تہذیب کی ترقی اور معاشرے کی ترقی
 کے لیے جو کچھ کرنا چاہیے
 اس کے بارے میں
 کچھ بات کرنا چاہیے
 جو ہمارے
 دل میں
 ابھی تک
 گہرا
 اثر
 رکھ رہی ہے

۶۱۵

عمر بزم ہے راحت تھا کہ گھڑتین
 شمر نے دودن نہ کیا چین جا کے گھڑتین
 سچ سے آئے نہ اس شمر کے گھڑتین
 ہم چہین اور صفین بھی ہوں گھڑتین
 کفار کا غرہ بھی گھڑتین
 جڑو بھی گھڑتین گھڑتین

۶۱۶

ہم کہیں بھی نہ کہہ شمر سے اسے نیک
 بین چہین دیگھڑتین دیکھو بھی ہم ایک
 بین جو شہید کا خادم ہوں اور ابن شکر
 گریہ ہو گھڑتین شمر ہے یہ سارا شکر
 لاش پاپاں جو ہو جائے تو کچھ قدر بین

۶۱۷

ہم مہر و دین جا رہے نہیں کیون روئی ہو
 ہم سے ہم چاہتے ہیں ہم سے جدا ہوئی ہو
 صبر لازم ہے کہ تم فاطمہ کی پوئی ہو
 ہم کھٹا جاتا ہے کیون جان خیر کھوئی ہو
 گد قیامت سے لاشے میں نہ بربا ہوئی
 تم نہ رونا کیوں ورنہ مجھے اندھا ہوئی

۶۱۸

نیک بیان آئی میں گریہ ہو گیا خیر ایسا
 ہم مہر و دین جا رہے نہیں کیون روئی ہو
 صبر لازم ہے کہ تم فاطمہ کی پوئی ہو
 ہم کھٹا جاتا ہے کیون جان خیر کھوئی ہو
 گد قیامت سے لاشے میں نہ بربا ہوئی
 تم نہ رونا کیوں ورنہ مجھے اندھا ہوئی

بہت سے ہوشیار ہوئی وہ نیکو صفات
کیا کہوں چھکے ہوئے ہیں مگر کئی بات
اب بڑھ چکی ہے میں دل پر کون کون
میں نے تم جانتے ہو کیا میں نے
حق نہ خصیت کا مگر اس بھڑکے کا نہیں
اگر کون جاؤ تو دل مجھ سے پہلے کا نہیں

کچھ کہنا ہے یہ اسے چھپ چھپ کے فرزند
سہو جہنم کو جلد آ کر کچھ ہو یا باکی بند
اور میں لوٹنے کو آئیں یہ سب غلام ہیں
کونسی جا ہے جو ان کو چھپ چھپ کے
حال کسی کے لیے نہیں کسی کے لیے نہیں
جا کر پھینک دینا ہے

کرب فقیر ملک عدم رکھتے ہیں
راہ نشو و نما فاق ہیں قلم رکھتے ہیں
منہ می ہوں جاتے ہیں جو یاد دہ کم رکھتے ہیں
اتنی امید فقط آپ ہی ہم رکھتے ہیں
نظر مہر و غنائت کے طلب رکھتے ہیں
جائے خست میں در جلد بابا چھپ چھپ

دادی زہر اسے ملاقات ہوئی جی جی
عوض کرنا کوئی اپنا نہیں دینا سب
کچھ سب آپ کی اولاد پر آفت ہو جی
انچ پانی کی جھڑی چھپ چھپ ہو جی
تو کچھ چھپ چھپ ہو جی
کچھ چھپ چھپ ہو جی
کچھ چھپ چھپ ہو جی

کہہ کے اچھا لہن ملے قاسم ہاشاد و حنین
 بوسے نخست عین دی اب تو کوئی غمزدین
 سن سے دل ہو گیا خاموش ہوئی وہ گنجین
 جو کر کہ تھری گویا ہوئی وہ سو گنجین
 تانہ عراہ کسی طور سے تھیں حساب و
 بیکوئی اپنی نشانی تھیں در تھیں حساب و

رستہ بین بچاڑ کے دیار سے ہوئے آٹھے
 معن میں آئے تو ملنے لگا ہر ایک گلے
 ہاتھ یوں جوڑے کہ بول چاہے وہ ان کے لئے
 باغ عالم سے ملے یوں کہ نہ بھولے نہ بھلے
 ان سے حق درود کا اور مرد و زن بچا
 ان سے حق درود کا اور مرد و زن بچا

ن کی جب سب چلا شاہ کا وہ شیدائی
 اور دل سب بھر غم کی ادا سی چھپائی
 خاک ڈرا تا ہوا عراہ تھا چھوٹا بھائی
 سا نظر دئی ہوئی مان بھیجے کے در تک آئی
 پاس پر دسکے کے کا جاؤ خدا کو سونپا
 اسے مہ ماہ تھا جاؤ خدا کو سونپا

میں رہ رہ کر کہ دولہ کا ادب کرتے ہیں سب
 غمزدہ پڑھے اٹھانے کو شہنشاہ عرب
 عرف زو شاہ نے کی چھپکے قدم پر ادب
 کہ غلام آپ کا ادنیٰ سا ہو پیچھے طلب
 شہ نے فرمایا نہین صبر کی طاقت بٹیا
 کیا کروں ہے یہ تھا خالصت محبت بٹیا

۱۷۰
 پہلے شاہ شہزادہ خلیفہ کے باہر نکلے
 مہربانیاں کیے عیاس دلا دے نکلے
 ہفتہ قادم کیلئے ہاتھ قرین اکبر نکلے
 ایک سانس ادھر قرین برابر نکلے
 نور پھیلانے نظر طور کا نقشہ نکلے
 غل ہولہ جاوے قرین لاد کہ دو دھلا گیا

۱۷۱
 جب گیارہ علی زین فرس بہ غازی
 پاؤں رکھنے لگا بن کے زین تازی
 سارے طاؤس چین بھول گئے طنازی
 کہیں نہ غصہ ہو کہ آیا ہے دم جانبازی
 فرج تھکرتی ہی دین اس پر کیرا ہے
 گھوڑے کرتے تین روکی کی کہ کیرا ہے

۱۷۲
 شہزادہ زین العین کے نہیں کچھ شام
 بہت اب فروج کی ترقی ہے وہ شام
 کہتے ہیں جو اگلے آتی ہے بران شام
 غم سے مطلب یہ نہیں ہونے کو کی شام
 نہ تیار ہے نگار جو اپنے کی شام
 گھبرا ہے یہ کام کی شام

۱۷۳
 سبزہ رنگم پ کا کھنکھانے چاہتا ہے
 یاد میں بیٹھتا ہے دل و آواز
 چہرہ کا آئینہ صورت نئی دکھاتا ہے
 راجی نکالنا نہیں خطرات پر نکالتا ہے
 ان سے شرم سندہ بھی نہیں شرم نہ نکالتا ہے
 چہرہ ہر سال بھی آج وہی نکالتا ہے

۱۵۴
 دین کی تپا بھی نہیں کوئی عدو
 ہے بجا و صیان کو ہے تیغ بھری عریضہ ہو
 تم تارہ سے ذرا تم کے چلتا ہے
 ہر جگہ جگمگاتی ہے

۱۵۵
 چاندنی زنجیر کو ہے رخ روشن کی صیبا
 سارے زنجیر چمک اٹھتی ہے جگمگ سے سوا
 چمکیاں تھے بین صفا آتی ہوا فانی صفا
 چارہ گروہ موت احوال ناراضہ کو سونپ
 دفعتاً تار نفس امارت کو چھوڑ کر
 لے کر جبرائیل جو ہے پیرا ہوا

۱۵۶
 ایک ہون ارغ و دریا بہت ناخوش ہے
 قدم خوش صبا دم نے نکالی ہے
 کہ تو دفع امر کرتے ہو تو تعلیم
 کہ تو دفع امر کرتے ہو تو تعلیم
 کہ تو دفع امر کرتے ہو تو تعلیم
 کہ تو دفع امر کرتے ہو تو تعلیم

۱۵۷
 دین پر لاش کو دین ہی اسی اذیت
 دین پر لاش کو دین ہی اسی اذیت
 دین پر لاش کو دین ہی اسی اذیت
 دین پر لاش کو دین ہی اسی اذیت

۱۲۹

بے جا تہمین عدد پڑھ جاتے ہیں
 قرآن کریم کے دیباچے آتے ہیں
 ایک شخص کو نقل میں نہیں پاتے ہیں
 مگر یہ چھین کے جو کلمہ کا سامان چھپایا
 پتہ نہیں چھپیں بھی پتہ نہیں کفار کی مسیحا چھپایا

92

جب یہ دیکھ لیا کہ سعد سے اذیت نہ کیا
 تیری بے وفائی ہے رنجِ نبین پر اس کو
 کہ غلام نے تو بڑھ کر اسے روک کر
 فتنے میدان سے یہ طفلِ کمان جا بھگا
 چھوٹا بیٹا مرا کافی ہی کم لگے

১৭

۵۴
 چل کر پہنچے کہ گریہ اور آواز جاگم کہہ رہا
 تیرے لئے ہے یہ سب کچھ عمارت کی پہلو کر رہا
 نام نہاں بھیجے کہ عین دشمن کے اندر رہا
 جان و دل کے شکر سپر کہہ رہا
 خیر و برکت کا غلہ فیلہ کہہ رہا
 تیرے لئے ہے یہ سب کچھ اس لئے کہہ رہا

نہ کے یہ ظالم بدین نے بڑھاپا تھوڑا
سزا عذاب میں عطا موت ہوئی سبھی
پس آج بھی شکر ہے کہ یہ دنیا کا وار
راہ قائم ہے جو یہی تباہی اس کو
بیکار ہونے سے بچا رہا ہے

۱۱۱

خفہ چھپے ہوئے سید انہیں آبا چوہا
 دزدن ہر طرف ایک ہی ضربت میں پڑا
 رن سے لجا لگا تھا کہ رن سے لگا لگا
 رن سے لگا لگا تھا کہ رن سے لگا لگا

۱۱۲

رن میں کام آگئے ازرق کے چوہا چوہا
 غم کو دل میں لگیا نظر آئے لگا اک اک بند
 ساقی ظالم نے لے لے لے لے لے لے لے
 دوش سے لے لے لے لے لے لے لے لے

۱۱۳

کئی کان کا تو یہ خود اور کئی من کی زور
 قیامت میں دیتی عقوہ کشا کی ہے گرہ
 رستم و سہم کو کہتا ہے نہ وہ کچھ تھانہ یہ
 نامہ خال نہیں موصیہ بدنامی ہے

۱۱۴

سائے سے کہ جو منہ ان میں کھڑا غور
 بے جہت کے ہر طرف دیکھو ہر طرف
 درستی قائم کی طرف دیکھو ہر طرف
 دیکھو ہر طرف دیکھو ہر طرف

۱۱۱
 دہلی ہاتھوں کو دہلی کی گزراں
 جان شہر کے کھنڈن کے من کو جو لان
 دہلی ہاتھوں کو دہلی کی گزراں
 جان شہر کے کھنڈن کے من کو جو لان

۱۱۲
 دی صد اقامت بڑھا جو کہ
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف
 دی صد اقامت بڑھا جو کہ
 ہر طرف ہر طرف ہر طرف

۱۱۳
 آپ فرمائے لگے دہلی ہاتھوں کو
 دہلی ہاتھوں کو دہلی کی گزراں
 آپ فرمائے لگے دہلی ہاتھوں کو
 دہلی ہاتھوں کو دہلی کی گزراں

۱۱۴
 دہلی ہاتھوں کو دہلی کی گزراں
 دہلی ہاتھوں کو دہلی کی گزراں
 دہلی ہاتھوں کو دہلی کی گزراں
 دہلی ہاتھوں کو دہلی کی گزراں

۱۱۱
 شوق اس صحن کی کھتی ہے کہ مریضنا ہو دل
 شوق میں لگے پھر نہیں نہ ادا کی جی
 یہ وہ عجیب ہے جان اس کی طرف ہی مائیں
 اس کے پاس سے کہ ہر دم اس کی محسوس
 یہ وہ دریا ہے جسے دیکھ کر ہر قلب آہ

۱۱۲
 بدلتا ہے تر افون کے بارے نقش
 دشت پر لگیا نقش کو یہ عالم ہے کہ
 جب جگہ خالی گئیے سب خبر جو نہ تھا ہوا
 دیکھنا ہے ابھی جو کچھ تیری تقدیر میں لکھا
 کسی حیرت آہ کو مجھ آدمی کو شکر میں لکھا

۱۱۳
 غم نہ آئی ستم ایجاد کو کھنچی تلو الہ
 بوجہ ایسے عین کرنے لگا پیچم دار
 پیچھے ہے کہ ہوسے آپ بھی آخر تیار
 دی صدر اڑھنے کے یہ کار و کار میں تیار
 روک لی سستے لگے کہ اس کے کہ بوقت
 چاروں طرف سے لگے کہ اس کے کہ بوقت

۱۱۴
 شگ و پشیمانی گئی آنے لگا اس کو عرق
 بہ نہانے لگے اب بھی جب عرق
 خوشی پہنچے تھا جا رہا ہے عرق
 کہیں پھر آپ نظر آئے عرق
 کہ ہر ادا ہے تر عرق
 صید کیا ہے کہ عرق
 صید کیا ہے کہ عرق

۱۱۱
 بن لگا ضرب بڑھ آگے کہ ہر وقت ہیکار
 یون چلے تیغ کہ میں کیا ہے وہاں ہیکار
 رن بین دن بین قدم جائے ہو کی بھچار
 اس قدر گرم تھکا دیوں کہ اپنی ہیکار
 جگہ کے قصبے جگہ کو نہ چا ادا عالم
 لے جگہ کی کسی پہلو پہ تو ادا عالم

۱۱۲
 آواز کے کوئی حال کیے صفر سے
 ہٹ کے اپنے کو بچا اگر اس قدر سے
 راہ شاہدش صدادی اس کی سب شکر سے
 تھم کے یہ دھیان کیا جان شکر سے
 ہو چکا طول لڑائی کو تیار شکر سے
 جہاں فیضیہ حب کی یہ شکر سے

۱۱۳
 نہیں کے گویا ہوا وہ بھر خفا کا رنگ
 کچھ بھی ٹھہرے تو کچھ ٹھہرے کا رنگ
 کچھ بھی ٹھہرے تو کچھ ٹھہرے کا رنگ
 کچھ بھی ٹھہرے تو کچھ ٹھہرے کا رنگ
 کچھ بھی ٹھہرے تو کچھ ٹھہرے کا رنگ
 کچھ بھی ٹھہرے تو کچھ ٹھہرے کا رنگ

۱۱۴
 بڑھ کے کہہ رہے کہ اتنی لڑائی جانی
 شاہد شاہد کہ اتنی لڑائی جانی
 شاہد شاہد کہ اتنی لڑائی جانی
 شاہد شاہد کہ اتنی لڑائی جانی
 شاہد شاہد کہ اتنی لڑائی جانی
 شاہد شاہد کہ اتنی لڑائی جانی

۱۲۷۷
 کہے تھے پھر افواج کی جانب سے ہتھیار
 دی صدر اور کئی آئے تین تین کی
 تھیں نہ صرف ہتھیار کیا کہے
 تھیں کہ گریہ دھیان کے فاقے میں
 تھیں کہ گریہ دھیان کے فاقے میں

۱۲۷۸
 جب پوچھا کہ اب تانا بنیں گے کیا
 بن گئے ہیں وہاں یاد دل جان
 بن گئے ہیں وہاں یاد دل جان
 بن گئے ہیں وہاں یاد دل جان
 بن گئے ہیں وہاں یاد دل جان

۱۲۷۹
 ایک ہوا ہے گریں دھندلوان کو مارین
 دھندلوان کی صفیں لڑے کی مارین
 دھندلوان کی صفیں لڑے کی مارین
 دھندلوان کی صفیں لڑے کی مارین
 دھندلوان کی صفیں لڑے کی مارین

۱۲۸۰
 کہیں وقت نظر آئے ہیں باکوں واما
 کہیں وقت نظر آئے ہیں باکوں واما
 کہیں وقت نظر آئے ہیں باکوں واما
 کہیں وقت نظر آئے ہیں باکوں واما
 کہیں وقت نظر آئے ہیں باکوں واما

۱۱۵

دست و پا سپردن قابض دل کی جو کجی
میں کہیں نہ آئے کہ جس کی جیاد
میں کہیں نہ آئے کہ جس کی جیاد
میں کہیں نہ آئے کہ جس کی جیاد

۱۱۶

ہر طرف پھرتے ہیں تباہ برہول دوسرا
دنیائے مینٹ کے سر فاطمہ شہرِ خدا
دنیائے مینٹ کے سر فاطمہ شہرِ خدا
دنیائے مینٹ کے سر فاطمہ شہرِ خدا

۱۱۷

ناگمان مخر فلک آگیا بالائے زمین
تین تین جھبک جھبکے لگانے لگے لٹائی کین
تین تین جھبک جھبکے لگانے لگے لٹائی کین
تین تین جھبک جھبکے لگانے لگے لٹائی کین

۱۱۸

میر جلال نے ہی بیسیا ختم سرور ڈرے
نہ ہی تاب تو رفت شہرِ سعد و دلاور ڈرے
نہ ہی تاب تو رفت شہرِ سعد و دلاور ڈرے
نہ ہی تاب تو رفت شہرِ سعد و دلاور ڈرے

۱۲۱۵
 دیکھو دیکھو تھو آواز شہنشاہ جوی
 جانتے ہو گئے کہ شیر خور کی ہے خبر
 ایک تو گویا ہے شہزادہ کی ہے خبر
 راہ مٹی بنیں اسے ایک عزم کی سفر
 ہر کھینچے نہ لڑیں نہ سہرا و جالبے
 اچھی خیرت کو نہ جابا پہ چاہا ہے

۱۲۱۶
 کیا کہے جیل بٹھے تھے شہنشاہ دین
 اس کو قنڈاون میں بند کر دے کفن
 یادگار ان کی مری پاس تھا یہ دین
 بھلائی ہو پھینک لی تو کیا ان کو بکلا میں
 بھلائی ہو پھینک لی تو کیا ان کو بکلا میں

۱۲۱۷
 نہ کہیں دیکھو زہرا نے جو رہا
 ایک جانب کیا فتنہ شفی بہر حال
 جان کر شکر کہین ان کی طرف سے بھلا
 ظلم وہ تھا کہ ملک چرنے کے چاہتے تھے
 سچے جی گھوڑوں کی پالنے کو چاہتے تھے

۱۲۱۸
 بہشت کی فتنہ تو دیکھو دیکھو کھنڈ
 کہتے تھے آئی ہے کس جانی سے خبر
 سب عجب عجب نظر آگیا جب وہ مہر
 بہشت کی فتنہ تو دیکھو دیکھو کھنڈ
 کہتے تھے آئی ہے کس جانی سے خبر
 سب عجب عجب نظر آگیا جب وہ مہر

۳۳۱
 اے بے دین پو تو اس شکر کو بے جان پایا
 طوف عالم غمی صورت نیا سامان پایا
 خاک پر دفتر اعضا کو کبریاں پایا
 کہا میں نے تجھے زندہ نہ مر جان پایا
 دیہان ہر رائے دل کو دکھائے پایا
 ان کو اس اس میں بھی جی کو دکھائے پایا

۳۳۲
 جو بے عیاشی سے شکر کو ملاؤں بھائی
 کس کو دفع دل تیب دکھاؤں بھائی
 کس طرف شکر میں کھانا ہوا جاؤں بھائی
 کس طرح لاش کے کھر کو اٹھاؤں بھائی
 کہہ نہیں ہے جیسے بالائے خواہ دیوں چھوڑا گیا
 اس کا یہ حال جو بچھڑا م اداں کو گیا

۳۳۳
 خوب دوا بر شہادت کا ملا ہے رتبا
 نہ بھی ملواریں پیرین لگا ہمارے دفا
 جو دوا بلا ہوئی ارہ بھائی شکر پر ایسا
 حال ان آنکھوں کی پہلے بھی جی کی کھینچا
 کی بیکارہ دل طشت کے اندر دیا
 آج پھر میں نے دیکھی شکر پر ایسا

۳۳۴
 کہو کہ یہ لاش کے کھڑوں کو اٹھا یا اٹھا
 تو جو ہوئے عیاش علی اورا
 یہ سب ایک جا بھیج چھپا کر
 کہہ جاؤ ان لاش کے کھڑوں کی طرف
 کہہ جاؤ ان لاش کے کھڑوں کی طرف
 کہہ جاؤ ان لاش کے کھڑوں کی طرف

۳۷۷
دی صبر الصبر من نے کہ مرے زار و زورین
رہا اٹھا تو وہ دھملا کر اچھے ہو کر
لاش کیوں رہن کی اٹھا کر کسی کیوں تکلیف
کر کے کون جزا لے کر تھاری تمہیں
میں نہ یہ کہہ کرے جو کہ تم غفلت جانی
کون نہ زار و زورین یہ غفلت جانی

۳۷۸
بہشتی فرشتے ہیں خیمین جاؤ ملکہ
ہو گیا سارے ہیں بھوکے ہیں اسی گاہ
زینین ہو کر ہیں خیر نہ خیر غفلت ماہ
میں نے احسان کی حد کر دی برادر اند
تم جو دور سے ہو مری ہو چکی جانی کہ تم آئی کہ
میں کہ آیا بے حسیت ہو چکی جانی کہ تم آئی کہ

۳۷۹
یہ ہے کہ گویا ہوئے شہداء دل کا لکڑا
یہ ہے کہ دل کا لکڑا ہوئے دل کا لکڑا
یہ ہے کہ دل کا لکڑا ہوئے دل کا لکڑا
یہ ہے کہ دل کا لکڑا ہوئے دل کا لکڑا
یہ ہے کہ دل کا لکڑا ہوئے دل کا لکڑا
یہ ہے کہ دل کا لکڑا ہوئے دل کا لکڑا

۳۸۰
یہ ہے کہ خدا اور کے در پر آئے
یہ ہے کہ خدا اور کے در پر آئے
یہ ہے کہ خدا اور کے در پر آئے
یہ ہے کہ خدا اور کے در پر آئے
یہ ہے کہ خدا اور کے در پر آئے
یہ ہے کہ خدا اور کے در پر آئے

غیب دیکھا تو کہنے لگتی فاقم کی مان
سببی ایذا ہوئی شہر کو خالق کی امان
لاش کو لائے زمین کشن کو سلطان زمان
آپ ہمراہ میں تو تیرے جی جانی ہے
طرح نہ شوکت ہے غنی شان نظر آتی ہے

دور نہ آتا ہے کوئی جاکے بھجھا دور نہ
ساتھ ہے جان علی نور لکھا ہر
ایک ادنیٰ کیلئے کیا ہے بڑی کوشش و فکر
اسے بچیں یہ صدوی سال بلائیں ہون دو
دل تین آتا ہے بھرون گرد فرا جان کردن
بچے سوار جو باقی تمام دین قرآن کردن

غضب کی بھڑک کہ رو رہے ہیں آہستہ خفود
جاکے پوچھ کوئی کہ اسلئے کیوں ہیں خمد ضرور
اپنے آقا پر خدا ہوتے ہیں خمد ضرور
ایکے پاس گیا یہ کہ ہوا آپ دودھ
صدائے ہر آپ پر قیمت یہ بھلا کس کی ہو
ہو انجام خیر اب تو فقی اس کی ہے

ان میری تھیں بیان جو شہر خفا رہے
سر بھجائے ہوئے عیال کا اور آئے
لاش باحقون پر اٹھائے سب آکر آئے
سم کھینچ کر اب بڑی بیویوں کے دل بھگتے
لاش رکھی تھی سب اہل حرم بچھڑ گئے
دل میں یہ درد ہو اشاہ ارم بچھڑ گئے

۱۰۱

شہ سے زینبے کہا آپ اگر فرمائیں
دو دنے کو لاش چھوڑ کی دو دن کو لائیں
کہ حضرت نے کہہ کر آپ کے لیے لجا لیں
وہ کہے بولیں کہ کبر اسے کہہ دے تم لائیں
یہ بھی ایک قسم کا ادا ہے تو وہ لہا جائے
تو اس نے اٹھ جائے تو وہ سالہ نہ پاجا ہے

نخلہ

کی سکنین نے جو درد کے یہ کبر اگر
اچھی کہتی ہوئی پر دین لگا لگا لگا
اٹھ لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا
باتی صلی کے تیری کی جو وہ خستہ
بہ جگر بان لگے جو لگی لگی لگی
بہ جگر بان لگے جو لگی لگی لگی
بہ جگر بان لگے جو لگی لگی لگی

۱۰۲

بھیسے لاش کی پہلو میں پکاری میں
اسے مدد گار حسین اسے بھرو جان حسن
بہ نصیب ایسا بھجا ہوئی تیرے میں
بہ نصیب ایسا بھجا ہوئی تیرے میں
بہ نصیب ایسا بھجا ہوئی تیرے میں
بہ نصیب ایسا بھجا ہوئی تیرے میں
بہ نصیب ایسا بھجا ہوئی تیرے میں
بہ نصیب ایسا بھجا ہوئی تیرے میں

۱۰۳

تم تو خوش خوش کیے صحت کی بخت
ہی تھیں درد دل و درد کی بخت
کس طرح اٹھے گا یہ بار مال و مال
واہ وا خوب بیاہی رہ و رسم و رسم
ایک شب بیاہی رہ و رسم و رسم
ایک شب بیاہی رہ و رسم و رسم
ایک شب بیاہی رہ و رسم و رسم
ایک شب بیاہی رہ و رسم و رسم

۴۷۱
 توتھتی ہے تو حق مجھے میرے والی
 شست اسید کی اس طرح کی پالی
 صبح کے سلسلے میں کھو کر ہو اگر خالی
 تم نے جو تبت نے مری سر مصیبت ڈالی
 ہم نے نہ کر دیکھا ہے اس عجیب سے مرنے پر

۴۷۲
 اس قدر دلی کہ فتنہ مگوئی وہ دشمن جان
 گورین بھگت کے اٹھانے لگی کبر اکو مان
 بھر تو تاج پر ختم نہ جانے لگا شور خان
 شہ مظہر کو ابھی لکھتے تھے کہ دبان
 گورین بھگت اجا بچوین دولہ باہر

۴۷۳
 بے شک سید اہل عرس بن سکتی دلاندر
 کیا پریشانی خاطر مٹی عینا فنا باندر
 اور یوں طہو کہا کہ اس کے تھے یں بجان افندر
 نظم کیا کہ یہ اس کے تھے یں بجان افندر
 دھڑکن عالم میں نہت کی جا چاہئے تھے

۴۷۴
 ہوا ہی کہ چھوٹے کہا کرتے ہیں
 کہ چھوٹے کہا کرتے ہیں
 پوچھ کر ہی عبادت کا معین نہیں وقت
 ہر وقت کو میں رہا کرتے ہیں
 صبح میں تو یہ غیر صاحب وقت ہے
 جیسے کا جہانی کسی سے کہہ سکتا ہے
 اس کا نہیں شک کہ ہم کو بڑا ہے

غمِ عروسی در مسکنِ جلالتِ گل
 دل کے مجبورِ بے نیازِ خدائِ جلالتِ گل
 صاف کاغذِ یمنِ عدالتِ گل
 ہوا کی لہریں اے ایں غزل و ترانہ
 ہر آن کی صفا کا شکارِ جلالتِ گل

فائدہ کو پہنچانے کے لئے جو کچھ کرنا پڑے گا وہ سب کرنا چاہئے۔

اے کج خلق! میں نے تیرے اور اسے سکنے والے
 کج جوہریت میں اپنا ہی راز قائل کیا ہے
 کہ تم پر جسے پہونچے یہ سچ ہے کہ
 شکر جمع میں ہم کو رات مل جائے گا
 یا تو دریا کے عصیان سے ملاؤ تو خطرات
 کوئی بحر مغفرت کا آستان مل جائیگا

بہارِ دل سے چھوٹے کسے ہم یہ دنیاں جابجا کر
کے ہر تارِ دل سے چھوٹے کسے ہم یہ دنیاں جابجا کر
کے ہر تارِ دل سے چھوٹے کسے ہم یہ دنیاں جابجا کر
کے ہر تارِ دل سے چھوٹے کسے ہم یہ دنیاں جابجا کر

کب بین سے کہا کہ مٹی مٹی لاش پاش
 ہر سہن بھرتی کو میدان سے لاش
 ادھر وقت تو ہوں ساتھ تو بیخود بھرتی
 ہر اک کے احسان ہی اور بیکار
 صدمہ ترا کہ جو غم عبد الی بابا لاش
 رکھے تو مریح کوئی دنیا میں کسی

قلعان کا سہلا وہ بٹل کی دھن
 وہ لوگ کہاں ہیں جو کہاں تھے
 اس کی جہاد ہوں کہ نہ آقا کے قلم سے
 قلم لکھ کر اسے دین کی پالیسی
 اچھوٹ کہ کوئی نہ سہا تو ہمارے
 اے ساتھ خدا کے دین خدا ساتھ ہمارے

قلعان سے دیکھ کر
 اس کے اقراب سے بھلا ہوا
 نہ لکھ کر کہ بھلا کر
 یہ وقت ہے کہ حال میں ہیں کیسی
 جو کہ بے پروا ہوں وہ جب کہ خفا
 ہوں نہ توجہ سے نہ نہ ہوں کہ

۱۰۶
 عیش کی نہ بیدار کی فنا شاہ کی چوٹی
 جنت کی سنہری چوٹی کے باغ کی چوٹی
 کہ جنت کی دولت تہذیب کی چوٹی
 جہاں کہ تہذیب کی چوٹی ہے چوٹی
 جہاں کہ تہذیب کی چوٹی ہے چوٹی
 جہاں کہ تہذیب کی چوٹی ہے چوٹی

۱۰۶
 افسوس جو ادنیٰ میں نہیں ہے
 وہ مرنے کو چاہتے ہیں یہ انداز نکالا
 سب طرح کی فضیلت کی ہے
 قوت تاجین سے قوی دل و جگر
 وہ مرنے کو چاہتے ہیں یہ انداز نکالا

۱۰۷
 افسوس کی عالم میں کی کہ نہیں
 راحت ہوئی یا سختی کی کہ نہیں
 جب امر کی ضد کی وہ کیا دل نہیں
 ہم پر اب غم داندوہ سے دل نہیں
 ہم پر اب غم داندوہ سے دل نہیں

۱۰۸
 افسوس کی عالم میں کی کہ نہیں
 راحت ہوئی یا سختی کی کہ نہیں
 جب امر کی ضد کی وہ کیا دل نہیں
 ہم پر اب غم داندوہ سے دل نہیں
 ہم پر اب غم داندوہ سے دل نہیں

۱۰۹
 افسوس کی عالم میں کی کہ نہیں
 راحت ہوئی یا سختی کی کہ نہیں
 جب امر کی ضد کی وہ کیا دل نہیں
 ہم پر اب غم داندوہ سے دل نہیں
 ہم پر اب غم داندوہ سے دل نہیں

ع
 اسے جگر کریم کریم سے شرم سے سرور
 خاتم قدوم پاک سے متواتر نہ کجی دور
 بین امردہ پائی کہ اس وقت مجبور
 اسے اسے خوش دین کی تائید سے منظور
 قریبین شمس بابین غدا پر کجی اقا

غ
 ارشاد کیا نشانے اسے حق کے خدائی
 بین کجی تو کجی سے مجبور نہ بھائی
 باوجود کلام کا رعبہ جو علم سے جبرائی
 رانڈین نہ ٹھینا روکنے والا تو کجی کوئی
 پر سے بین ٹھیکے این اساتو کجی کوئی

ل
 علی علم غنیمت کہ علم سے شرم سے سرور
 کجی کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 کجی کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 کجی کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 کجی کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی

ل
 ان کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 کجی کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 کجی کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 کجی کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی
 کجی کو کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی

۵۴۷
 شمع کہا اچھا ہمیں جانے دو برادر
 کی عرض یہ ارشاد مسرت میں دی بہتر
 منظر ازل زمانہ کو دکھائے گا کہین کیونکر
 پھر اگر کہیں گے تجھے خاتم انصاف ہی کیونکر
 انصاف ہی کیونکر وہ وفادار کے گلے

۵۴۸
 ان باتوں پر چوہا چڑھتا کویت پیار
 دیکھ کے گلے پھٹنے لگے عید ابرار
 قدون کی طرف جھپکے عباس علمدار
 شہرے کہا ہاں ہاں مسرت میں سر غنوار
 طاقت ہے نہ اب صبر کا تقدور ہے تجھ کو
 چریب میں ہوں خوش دلی منظور ہے تجھ کو

۵۴۹
 لیکن سنو غصہ سر غنوار نہ کرنا
 است بہ یہ سختی دم بیکار نہ کرنا
 غنیمت آئے تو بابا کی طرح دار نہ کرنا
 غنیمت آئے تو جان کوئی تو انکا نہ کرنا
 غنیمت آئے تو باجی کی طرح نہ کرنا
 غنیمت آئے تو باجی کی طرح نہ کرنا

۵۵۰
 عباس ہوئے شاد ملی خوست میدان
 کس درد سے فرماے گلے سرور و شیان
 کہیے ابھی کیا تھا ابھی کیا گیا سامان
 کہیے ابھی کیا تھا ابھی کیا گیا سامان
 کہیے ابھی کیا تھا ابھی کیا گیا سامان
 کہیے ابھی کیا تھا ابھی کیا گیا سامان

۱۲۷

اُس دست بین دن اکھ سوار ادا کیا
 معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نہ ہو چھینا
 غیا سہا بن مرگئے سب میرے غلام
 جلدی مجھے جاننے کی تو تیری خدا کے
 اس گلشن عالم سے جو منہ مٹا کے جاوے
 شہزادے کھا اور شاہ کو تین چھوڑ کر جاوے

۱۲۸

اب کیا کوئی قتل شہ دالا کہ سالان
 اُس بیانی نہ گھر لے کر تجب سے کہا
 کہ فوج شہنشاہ کو بھیجا دین تو زبان
 بیان کو نہ ادا کرے اور حیرت کے دل و جان
 کیا دیکھتے ہو درد و بد اشد و کھاد و
 صدے گئی جا لیا نچین ملیں ہی شہزاد

۱۲۹

کی غرض بہت خوب بھی ہے پھر بنی غلام
 زور جو ہے کہا پھر کہ نکالو میری پوشا
 دوری گئی جلدی وہ جگہ پر نہ تو دل جا
 عباس بھی دان ام کے بہت شاد و خوش
 مومن نے عشرت تھی فدا عین چین یہ
 تھی عید کہ ام ہوئے میں ملک و شہر دین

۱۳۰

کہم سے جو بہنے لگا وہ شاہ کا شہیدا
 زور جو ہے کہا رو کے کہا کا ہوا ارادہ
 بے کہ کی حقیقت کی طرف قصد سفر کا
 ممکن نہیں میدان میں جا کر ام نام
 نو عین نہ پڑا ام میں کہیں اندھیر نہ ہو جائے
 کہنا ہے جو کچھ جاوے کو دور نہ ہو جائے

عظم
 بون کہ خدا کے لئے مرنے کو نہ جاؤ
 صاحب ہیں پیر میں بدوہ نہ بناؤ
 بون کہ خدا کے لئے مرنے کو نہ جاؤ
 صاحب ہیں پیر میں بدوہ نہ بناؤ
 بون کہ خدا کے لئے مرنے کو نہ جاؤ
 صاحب ہیں پیر میں بدوہ نہ بناؤ

عظم
 کہ جس نے کیا کلمہ کس سے است کو جانوں
 کس سے وقت کا بھلا دینا اٹھاؤں
 کہ جس نے کیا کلمہ کس سے است کو جانوں
 کس سے وقت کا بھلا دینا اٹھاؤں
 کہ جس نے کیا کلمہ کس سے است کو جانوں
 کس سے وقت کا بھلا دینا اٹھاؤں

عظم
 میں بڑی ہوں مگر کہ تم جیسا نہ ملنا
 وہاں سے کہ میں ہوں مجھ کو ملے عطر ہر
 میں بڑی ہوں مگر کہ تم جیسا نہ ملنا
 وہاں سے کہ میں ہوں مجھ کو ملے عطر ہر
 میں بڑی ہوں مگر کہ تم جیسا نہ ملنا
 وہاں سے کہ میں ہوں مجھ کو ملے عطر ہر

عظم
 چلائی زور اپنی کیا آتی ہے کہ
 اس وقت تو قابو نہ ہو نہ دل نہ کھری
 چلائی زور اپنی کیا آتی ہے کہ
 اس وقت تو قابو نہ ہو نہ دل نہ کھری
 چلائی زور اپنی کیا آتی ہے کہ
 اس وقت تو قابو نہ ہو نہ دل نہ کھری

۱۱۴

سے مرے پاس میں نے جا کر دیکھا
 بیویوں میں سے کیا بھیجے تھے جو کھانا
 جا کر تیرے در در بیان کھاتے ہو صاحب
 تم آج سے اس صفت داران میں لکھیے
 بوجہ میں رہیں گے اگر کبھی زندان میں لکھیے

۱۱۵

آج سے کون آج سے کون آج سے کون
 ترے لیے نصیب ہوئے کئی اشیا
 ترے لیے ایسا نہ کہیں کچھ نہیں
 باعزت بجا عزت کا ہے کیا تم نہیں آگاہ
 دین کہیں تم ہر خدا تمام دینا
 جاتا ہوں میں اب بولنے کا نام نہ لینا

۱۱۶

اسے کہیں نہ جاوے خدا حافظ و ناصر
 اسے کہیں نہ جاوے خدا حافظ و ناصر
 اسے کہیں نہ جاوے خدا حافظ و ناصر
 اسے کہیں نہ جاوے خدا حافظ و ناصر
 اسے کہیں نہ جاوے خدا حافظ و ناصر
 اسے کہیں نہ جاوے خدا حافظ و ناصر

۱۱۷

جب صحن میں آ رہا وہ میرا شکر کا جانی
 شاہ شہد اکبر نے لگے اشک نشانی
 کی باریوں نے باندہ کے صف میں غولی
 دی مشکل سہانے کہ لادو بہن پانی
 تھا با توں پہ نادان کی غل آہ دیکھا
 خدا کرے اچھا تھی ہر تھریں اس تھا چپکا

۳۳۳
 وہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 وہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا

۳۳۴
 ایک ایک کے لئے نیک نیت باغوں کے دل انگیز
 ایک ایک کے لئے نیک نیت باغوں کے دل انگیز
 ایک ایک کے لئے نیک نیت باغوں کے دل انگیز
 ایک ایک کے لئے نیک نیت باغوں کے دل انگیز

۳۳۵
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا

۳۳۶
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا
 یہ تھی وہ بھر کی مصیبت سے چھوٹ گیا

۱۱۶

انسانی مہوشی کو جلدی کھینچ دیا
مست سے مری روح تری ہے یہ جام
پان ذکر و توانی کا ہے شیشہ کی ٹکڑے جام
دیا کا لب جام میں دھارا نظر آئے
ہمیں بہت قوت کوثر کا کنارہ نظر آئے

۱۱۷

اب پر نہیں کہ کوئی بگایا شک
ہم گھٹا میں جو تھا سب بگایا شک
پر آئے جو بے بس نے نظر آگیا شک
تسلی کو کمر ہونے سب اب خفا کے
ہاں یہ کہ سب کو علم نور خفا کے

۱۱۸

بڑھ کر صفت ادل یہ کیا دار کیا یک
پیدا ہوئی تپسی کی بھنگا کیا یک
بہل نظر آنے لگے کفار کیا یک
سب فرج سے چلنے لگتا تو کیا یک
ہاں ہاتھ کھلانا ریدن یہ تپس فرخا کا

۱۱۹

سب طرح کی بختی اخصین اللہ سے قدرت
ہمیں اپنے محبوب کہ لے لے آپ رحمت
اودھ و غمخوار کیوئے علم کی صورت
دکھائے ہیں یہ علم کی صورت
ہمیں پیران میں تو میرا نہیں ہیں

۱۱۷
 شوکت دہلوی کی وہ شان علم کی
 مولا کی سب سے بھی شہر کی
 آواز جی آتی نہیں گویا
 پایاں ہوئی جانی جو سب
 جس طرح زینت قون جو اعدا کا بلبل
 وہ شجر کے تنوع میں کر دین گویا

۱۱۸
 جس نے اخصین کو کاسے زندہ چھوڑا
 اس باخترین کو گردل نہیں چھوڑا
 جس باخترین کو بال نہیں چھوڑا
 جس نے اخصین کو کاسے زندہ چھوڑا
 جس باخترین کو گردل نہیں چھوڑا
 جس باخترین کو بال نہیں چھوڑا
 جس نے اخصین کو کاسے زندہ چھوڑا
 جس باخترین کو گردل نہیں چھوڑا
 جس باخترین کو بال نہیں چھوڑا

۱۱۹
 اڑتا ہر فرس گنجے گونہ ان زین پر
 رہتا ہے کسی نہ پھر تارے کہین پر
 ہے نقش کا پر دم نہ نقش قدم ان کی زمین پر
 کھلتے ہیں گل بیکر شیلہ بھی متفرق جلوہ گری کی
 کیا چاہی اڑائی ہو نیم گری کی

۱۲۰
 مہر تیج کا ہر شہر جان کیلئے قطع
 ہر فلک فتح و ظفر کا ہے یہ ملک
 ہر قوم کی غلامیت کی کل اوصاف کا جمع
 ہر علم کا ہر جہاں سے ہوئی ہے یہ مجمع
 ہر نسل کا ہر اوصاف کا جمع
 ہر نسل کا ہر اوصاف کا جمع
 ہر نسل کا ہر اوصاف کا جمع
 ہر نسل کا ہر اوصاف کا جمع
 ہر نسل کا ہر اوصاف کا جمع

دریا و صغین جب شہ تیغ زدن در سر آیدین
 اب با تھر خاموشین جنگ کی دامن نظر آیدین
 یونان اٹکلینان کی پی میں کہ قطب میں در آیدین
 و اعقدہ خان کر دیار ابر ایک شفی کو
 چل تیغ کا تو شاہ و امانی ہو علی کا

१७.

نہم
لاشون کی یہ کثرت جو کہ مولو کے بلبلان
وہابیہ و غلامی کے جی میدان
دریا بہ و غلامی کے جی میدان
دریا بہ و غلامی کے جی میدان



اس طرح دینی خدمت پر عزم و ارادہ کرنے والے کو
 بین جا طرف ازنی دیکھو جو بزرگ
 لکھی ہیں کہ ہر کسی کو نصیحت و نصیحت
 کہ بھی نصیحت دیکھو کہ نصیحت دیکھو
 ہر ایک کی ان قوت کی علامت ہے

Per

۱۲۵
 ہرگز ہمارے ہونے پر کسی بیخود شے
 کی نیند نہ بیا کہ مصرت گمراہی
 نہ باریک بین کا خون کم ہوش
 نہ بیکین بانی اور نہ شے
 نہ بیکین حشرات ہی جو یہ حال ہوا ہے
 نہ گمراہی اور نہ کہ ہر گھال ہوا ہے

۵۵۵
 درفش تو عیاس ساسوار سنبھالے
 در کسے جو سپاسھن پین باؤن پین چھالے
 زور غنیمت جہان پہلویوں کی گری چھالے
 بختاڑنے لگو کیسے پرواز بچالے
 شب خیم ہوئی صبح کا مار پھل آرا
 بکلیا

۵۵۶
 اڑ اڑ کے فلک پہ بوجھ لگی گزشت
 قدری مسرور ہوئے میلی ہوئی رشت
 یوں لکھنے لگے منتظم خاندانہ قدرت
 خلقت میں کرشموں کے پوری خال خال
 گھوڑے کے قدم کا نہ شرف پاسے جہاں
 چھبچھبائے بیان جسے لکھے جبریل

۵۵۷
 ہر شے سے دم سے کہیں حرکت کہیں جھکاں
 پہل تینوں کے مضبوطی بنیں ایک پیکان
 اڑ اڑ کے بہت دور گئیں پیکری زبان
 یوں تیرا ٹیلے لگے کسو فائدہ چھکان
 اڑ اڑ کے بہت دور گئیں پیکری زبان
 اڑ اڑ کے بہت دور گئیں پیکری زبان

۵۵۸
 جب کہ اٹھا لاشوں کو نہ پا پائی اٹھی
 فوج پہ چھکی بیان تو فرین لگا اٹھی
 نہ بھرا اور کھلا جب وہ اٹھی لگا اٹھی
 نہ کیا پین زمین کا بھی جتن کات اٹھی
 غصہ ہے ہر سرخی جہاں توں عدلی
 چہرہ نظر آتا ہے ہر اک پوند لہو کی

بوجہ اس کا یہ ہے کہ وہ شکر اعلیٰ پرستہ
 وہ دیکھنے کی طرح شکر اعلیٰ پرستہ
 وہ دیکھنے کی طرح شکر اعلیٰ پرستہ
 وہ دیکھنے کی طرح شکر اعلیٰ پرستہ

عباس بن ابی اسد اشقری قصیدہ
 ہے دوش مبارک علم پر توین شکر
 وہ تھے عجیب القادریں بازوئے شکر
 دین ان کے مددگار جوین شکر

ظفر گئے سب دین ہوتی ملو شکر
 شکر کو ہوا ایک کامیاب شکر
 سب دین ہوئی اس فتح کی تار شکر
 عالم کے پھر دین کی ہوا شکر

نہی ہے ہر ذمہ کے کو پھر گداز کے
 یہ ہے حساب ان کو دین انہیں جہ کے
 یہ ہے حساب ان کو دین انہیں جہ کے
 یہ ہے حساب ان کو دین انہیں جہ کے

۵۱۳
 یہ خوف بڑھا چھوڑا گیا کہ یہ کونسا ہے
 جس نے یہ سب انداز میں خالق کے حکم کے
 وہ بیخ بنیں اور یہ یہ بھی ہیں علی

۵۱۴
 جرات کی شان کے ہیں عاقبت میں مابین
 بڑھتا ہوا دل ان کا جو کونسی ہیں کہانیں
 لطف بگڑا ہو کہانی ہیں اسنادیں
 بین زخم کہ جان پیچھے ذالک کی دکھانیں
 باقی ہے گام آہ مرنے میں مزاج
 یوں اردن کی آہ بان کے لیے آہ تباہ

۵۱۵
 ہوا علی جب کسی نام و پس مناسبت سے
 بالائے زمین فضا گراؤ کے بدن سے
 اک کوہ بلا ٹوٹ پڑا چرت کہن سے
 گرد آڑ کے گئی استیون میں شہت محنت سے
 بڑھ کر جو کچھ نظر گلہ بیک بنی کر یا
 دوچار قدم ہٹ کے عین ہونے لگا

۵۱۶
 گرچا ہر ہنسنے شکر اس کے اچھا ہے
 چل جائی ہیں چھریاں بھجنا رو کر ہی کے
 دھارین ہیں روان خود کی دھار ہی کے
 دھڑکن میں اور تے میں کنارے ہی کے
 ہر ایک ادھر ایک ادھر گھاٹ اسی کا
 اور کچھ ہیں جو کچھ وہ وہ ہاٹ ہی کا

۵۷۵
 تیراں کو ڈوبتی ہے جب شرم نہ کرے
 عجب آج کا تلوار پر غصہ نہیں کرے
 نہ غم نہ جو پانی سے ہو غصہ نہیں
 نہ غم نہ جو پانی سے ہو غصہ نہیں
 نہ غم نہ جو پانی سے ہو غصہ نہیں
 نہ غم نہ جو پانی سے ہو غصہ نہیں

۵۷۶
 وہ برتاؤ جب بدن میں ہو چلتی ہو
 پہلے گلیاں پات پتھر کن جاتی ہو
 شے کی طرح آج بیکسی ہو
 کو کھاتا ہوا آتا ہو اور اس کے بدن کو
 یان کھر جی قطرے کہے کہے کہے کہے
 ہوشیار سمندر میں کھاتا ہو نہیں ہوتا

۵۷۷
 آج دونوں طرف مارا تو شرم نہ کرے
 اب گلے پہنچے ہیں ادھر کہ نہ ادھر کہے
 جلدی ہے کہ کرتے نہیں وہاں آپ ٹھہرے
 بچھڑا چکے ہیں سارے پرے شکر شکر
 لاٹھیاں پہ رولانہ ہو کر دل پہ چھڑا
 عباسی کا گھوڑا ابھی کہ لڑ رہا ہے

۵۷۸
 چھوٹے نہیں قنفذوں کو پہنچا دیں
 ہم آج پہنچا دیں قنفذوں کو پہنچا دیں
 ہم آج پہنچا دیں قنفذوں کو پہنچا دیں
 ہم آج پہنچا دیں قنفذوں کو پہنچا دیں
 ہم آج پہنچا دیں قنفذوں کو پہنچا دیں
 ہم آج پہنچا دیں قنفذوں کو پہنچا دیں

۱۲۲
 اے تو تیری کوئی شک و شبہ نہیں ہے
 اس فن کا دریا ہے نہایت بڑا
 بان پر ہم گئے ہیں تو وہاں پر ہے نہایت
 تیرا نہیں اب کوئی عینِ عدم نظر ہے
 غصہ ہے بڑھا لا شون سے رن پاٹ ہے
 یہاں تک کہ جو ہے تو لگے کاش ہے

۱۲۳
 اب بنان کر تیغوں کی تلخ
 عاجز ہے کہ کون سے تلخ
 پہنچا ہے یہاں تک کہ نہایت
 لاکھوں کو دم تیغ زنی تو ہے
 ہر قلعے کو غصہ تو ہے کہ ہے

۱۲۴
 بازار میں کوئی قیام ہے
 کہ ہے یہاں جاکے جو ہے
 صاف آری ہے کہ کا تو ہے
 فوج کا دہائے ہوئے آری ہے
 غم کی صد آری ہو گیا ہے

۱۲۵
 یہاں ہے کفار تو قلعہ ہوا کہ تباہ
 کہ ہے کہ ہے کہ ہے کہ ہے
 شہر کا ہے کہ ہے کہ ہے کہ ہے
 کہ ہے کہ ہے کہ ہے کہ ہے
 کہ ہے کہ ہے کہ ہے کہ ہے

۱۲۵

عجیب کی صورت کی کہ تو قدرت باری
دیر کی سریت حیرت کی کہ پانی نین جاری
دامن کی ہوا بن گئی ہے باد باری
اب اور قریب آگئی ہو بڑھے سواری
عجیب کی تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے
تیر کی تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے

۱۲۶

بے چین صد افق کو حال اب کو کیا ہے
سب لوگ کہان بین کی صف اب کو کیا ہے
انہوں نے نہ کچھ شرم نہ پانی نہ کیا ہے
میران سے علم شرم لگے جان کی جا ہے
تیر کی تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے
دیر کی تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے

۱۲۷

وہ سب بین کہ مر تھے جو بڑھا صاحب جام
دیر بھرنے کو نام عرب کا کیا بڑ نام
اب شک بھری تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے
کے شرم بھری بیکار اب بڑ نام
دیر کی تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے
دیر کی تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے

۱۲۸

نہ لکھا کہ آئے نہ کوئی سانسے آیا
نہ سحر نہ بھی نہ نہ دکھایا نہ پایا
نہ توڑائی کا مڑا خاک کا سہ نہ چھپایا
دیر کی تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے
نہ نہ تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے
نہ نہ تیر کی تیر کی کہ کنارے ملی ہے

میں تھے تجھے جو کہنے دریا نظر آیا
دل کچھو کچھو سے کھڑا تا بہ ابدہ
پیا پیوں کا خیال آ گیا منہ کھڑا
وہاں آ گیا کہ لب خشک سبب دلاؤ بیجا

سبز و درہ لب بھر کا سحر عادی ہوئی
دل جلنے لگا یاد میں شاہ شہدائی
عباس عہد ار نے تادیب کیا کی
پانچا ادھر اتنا کہ زمین پرست کی تر سے

نہ لے کہ بڑھے حضرت عباس دلاؤ
بہار کو ٹھکر کے گئے نہر کے اندر
دریا سے بہت دور نظر آتا تھا لشکر
دعا پھر کے عدا منہ بھرتے لگو چلبک

جب دور ہوئی پھر وہ دھڑا آنے پھر کر
اور پھر اسے کھڑا کر کے کو طے دلیر حیدر
کی عرض مدد کیو کہیں اسے خالق اکبر
عالم تھا خاں ابن شہنشاہ نجف سے

۵۷

اک شکر و شکر مشک بی لچا نہ نہ آئیں
 گوارن جو بانہے میں وہ فن پو کھائیں
 ہر کھوئیے میں وہ کمان میں وہ تیر لگائیں
 جو در لکڑا در میں وہ تیر لگائیں
 سو راج کہ در مشک و لیابن میں
 پانی نہ تیر جابے کہیں آگ بجائیں

۵۸

اک شکر و شکر مشک بی لچا نہ نہ آئیں
 گوارن جو بانہے میں وہ فن پو کھائیں
 ہر کھوئیے میں وہ کمان میں وہ تیر لگائیں
 جو در لکڑا در میں وہ تیر لگائیں
 سو راج کہ در مشک و لیابن میں
 پانی نہ تیر جابے کہیں آگ بجائیں

۵۹

اک شکر و شکر مشک بی لچا نہ نہ آئیں
 گوارن جو بانہے میں وہ فن پو کھائیں
 ہر کھوئیے میں وہ کمان میں وہ تیر لگائیں
 جو در لکڑا در میں وہ تیر لگائیں
 سو راج کہ در مشک و لیابن میں
 پانی نہ تیر جابے کہیں آگ بجائیں

۶۰

گزار سہین کی اور کہ سہی کی کہیں
 اے سہین دیکر کہ تیر تیر دینا
 تیر دین کی عورت مشک کی چھائی دینا
 اسے ظالموں کو نہ چھائی دینا
 بہت خوش دل بہت جان سیدھا سہی
 پیاری دینا سہی دینا دینا

۵۷
 چھپا پناہ تھے عباسؑ دلدار
 کی راہ خوا تھا چاروں طرف ظلم کا لشکر
 بان میری طرف میری طرف آؤ میرا در
 کس راہ سے جاؤں یہ نظر کرنا تم کو
 ہاں تھے نہ تھے پاس نہ تھے شاہ آدم کے

۵۸
 کھڑا جو در الیہؑ شاہ کا شیدا
 اک شخص ہوا مکرمل ہے ادبی کا
 بن بست میں کٹ گیا دھڑ دھڑا
 اویں ہاتھ میں مضبوط لپاٹنے کا قبضہ
 راقن میں دبا علم میں حق کے علی نے
 حکم کیا پھر فوج پر عباسؑ میں علی نے

۵۹
 اک آن میں کی درم درم صفا عدل
 وہ ہاتھ بھی جب ایک تھکنا نہ کاٹا
 اس شہر نے دانتوں میں لیا نکلے کا تھکا
 خون اتنا بہا دردم تھا چاند سا پہرا
 سننے پہ جو در اٹھ کھینچے یہ نقشہ نظر آیا
 اک شہر پر دم مبارک میں در آیا

۶۰
 کیا کھینچ سکین ہاتھ میں بیٹھ جی طاری
 تھا فکر میں اس تیر کا وہ عاشق باری
 ہنسنے میں سورج ادھر کر گیا باری
 اپنی جڑ بول کر انکو کو جاری
 بیٹھ کر تو انکوں کی ہلکے آگے عباسؑ
 ان بیابان کی تقدیر یہ رہا عباسؑ

صفحہ

داؤن کی جو شکستہ چھینا زین پر تھم گئے
گھوڑے کو دین بد کے کب پھر بخلائے
پاسن میں نہ جاؤں تجھے تقدیر نہ ٹھکرائے
اُن سب میں مریا بات جو رہ جائے تو اچھا
پانی کی طرح خون جو بہ جائے تو اچھا

صفحہ

میدان میں کھڑے کہہ رہے تھے ہم تیرے
ہر حرکت کی چھینٹے جسم و نور و شمع
ناگاہ بڑھاؤں گی اُن دشمن
کھاؤں گی تھکائے زبردست و عیب
نہیں تھکاؤں گی اور وہ عیب و عجز
عین علیک اُن کے جو کب نہ آئے

صفحہ

بولا کہ جوں میں ہر زبان پر اُس داؤن
تھا دیر ہی منتظر کہ پاس کے آؤں
مطلب یہ کہ کچھ کچھ ہوں تو کھائوں
مطلب یہ کہ کچھ کچھ ہوں تو کھائوں
بہی کی طرف سے کھاؤں گے کھائوں
کرا کر کچھ کچھ ہوں تو کھائوں

صفحہ

فرمایا کہ اس صدمہ مراد تو نے دکھایا
تو نے کہے ہوئے کو اور دکھایا
انہوں میں جب بہ نظر کسی وقت نہ آیا
انہوں میں جب بہ نظر کسی وقت نہ آیا
انہوں میں جب بہ نظر کسی وقت نہ آیا
انہوں میں جب بہ نظر کسی وقت نہ آیا

۵۹۷
 میرا کہ جو دور سے سوسے نقل شد صفدر
 غرق کر اور پھر مس فقیر
 جب چار قدم پہلے لگا کر
 اٹھ کھڑی ہو گیا تھا
 کہ جو اٹھ کھڑی ہو گیا تھا
 کہ جو اٹھ کھڑی ہو گیا تھا

جلالتِ کس است مویابی کمر آفت
کس نشست بینِ پیر کین هوشِ جاوید
کس کیست جاوید کوین چون کین کلان
کس کیست برون و در کین کین کو باران
کس کیست برون و در کین کین کو باران
کس کیست برون و در کین کین کو باران

۵۹۹
اس وقت تم میرا مدد کار کر رہے ہو
کیونکہ ظالموں وہ عاشقِ سحر شاکر ہوئے
جب یہ یہی ظلم کی تلوار کو ہر ہے
بازو سے تلوار کہاں صاحبِ شمشیر ہے
کشتِ مصیبت میں ہے شکرِ باری

کچھ ہوسے جانتے تھے سنا مٹھنہ دگر
عیس دلا دیر ادا دھر چلے گئے بے پیر
چچین ہو چلا دل تو بہت حال تھا
گھبرا کے سر کر لاش پڑ گیا
پاشا ہا یہ لاش ان کی نہیں
بچاؤ ہو

نظم
 لگاؤ فریب سے شہرِ شہر و بھلا
 خوفِ کفرِ فاطمہ سے ہٹ گئے اعدا
 کہہ نہ کہہ میں یہ چار کچھ شادون سے جدا
 شہرِ باجودل زار اودم ہر طرف شاد
 آج ہر مسکھالی کہا اودم ہر طرف شاد

نظم
 عیالِ لاد سے لٹ کر تو بھلا
 کچھ بات کر دھجائی میں قربانِ تھلا
 اسے میرا جو ان کے امری پیری کی کو سہارا
 ہر گز نہ کہہ دوں نہ میرے تھیں ملے
 بن سے بچے تھوت تھی وہ ہی اتھو کھین

نظم
 پیر سے مسکھالی نہ تھیں نہ داراد
 لکھتے کچھ چھوٹے پتہ زنی بربت داراد
 بس طے لگے پتہ بھرتے زخم دکھا دو
 زندہ ہو کہ دولت ہوئی آوازِ ستاراد
 بن بھی ابھی دنیا سے گذر جاؤ لگا جانی
 منہ سے جو نہ بولو گے تو مر جاؤ لگا جانی

نظم
 کہہ کے قوز ازو سے منہ پر لکھا
 عیال سے بے خبری کی کچھ جان سمجھو
 زانو سے رکھا بچے کے سر خاکے اور پیر
 چھوٹا جو سب سے بڑا ہے رند کہ
 جس عرض کر توں آئیں سمجھو نہیں آقا
 یہ قریب آئیں قابل زانو نہیں آقا

خطہ

اور دوسرے ہنگام وہ نزدیک ہوا
حضرت کو گرا دیئے مگر وہ زمین پر پڑا
اور جا بجا گرا کر زمین پر پڑا
کچھ دیر بعد وہ سر اٹھا کر
کھڑا ہو کر کھڑا ہوا
کچھ دیر بعد وہ سر اٹھا کر
کھڑا ہو کر کھڑا ہوا

خطہ

میں نے اپنے خادم کی بہت سی خدمت
کی ہے اور میں نے اس کی خدمت
کی ہے اور میں نے اس کی خدمت
کی ہے اور میں نے اس کی خدمت
کی ہے اور میں نے اس کی خدمت
کی ہے اور میں نے اس کی خدمت
کی ہے اور میں نے اس کی خدمت
کی ہے اور میں نے اس کی خدمت

خطہ

یہ کہہ کر عہد اردلاد نے قضا کی
چلائے شہر میں مرسا اور نے قضا کی
فاز کی نے بہادر نے غنیمت نے قضا کی
اکبر نے کہا شک دالم لے چلا گیا
شاہین نے دین پوپن لے گئے ہم لے چلا گیا

خطہ

اکبر نے اٹھایا تو علی شاہ دلاور
مگر کہہ کر انڈیا گیا
ختم چھاپا تھا یا ان زور جو عباس کے دیر
گو دی بین سکینہ کو لے گیا
کوتی تھی غم کو لے گیا
مغزون کی صلا دیر لے گیا

۱۱۵

فصدی اور دودھ کی پچا پختی پھر آئی
 سب سے پہلی علی عباس سے اور شہر کی جدائی
 چلائے کہا خانہ کی دو بار کی
 کس دوست سے جدائی کیلئے روزگار جہانی
 پیغام غم و درد و الم لائے ہیں اکبر
 عباس نہیں مشکل علم لائے ہیں اکبر

۱۱۶

زینب کو صلا دی مری بی بی اور آؤ
 بیوہ ہوئی جاجی اسے اور سالہ نہاد
 شاہ دوسرے آئے ہیں سند تو بچھاؤ
 باہم کہہ لے آئیں حرم جسد بلاؤ
 سب خیر سلطان مدنیہ کو سنبھالیں
 گھر میں علم آہے سکینہ کو سنبھالیں

۱۱۷

یہ نیک تھا کہ میدان کی شاہ شہداء سے
 بڑے سے قرین بادشاہ دوسرے آئے
 لے کر جو علم شامی محبوب خدا سے
 چلائی سکینہ کہ بھولی جان چلائے
 بیٹے کی نہیں آہ اگر یاد ن کی پانی
 پہلے علی صغیر کی یاد ن کی پانی

۱۱۸

زینب بڑھاپا علم احمد تھا کہ عمار
 تھی زوجہ ستھائے سکینہ بھائی گھر بار
 نزدیک بلایا اور علی آئی وہ ناچا
 بھانجے کو نہانے لگیں بھائی کی عزادار
 تھامو کہ عباس دلاور نے قضا کی
 ٹو سالہ پونپتی ہو جو شیر خدا کی

٢٤

فارس بخون زده سا که کمرش بچو خنجر
بدرین زار آب اے بھلا دیا کہ
بدرین دل الٹ جائے لگا چار عبا کہ
مانگ اور آری خنجر ہو گیا کٹ گیا بی
جی کا کہ تر اس قدر تھوڑا چھٹ گیا بی

حلال
 منہ کر کے جب یہ کسی مرتبہ ارشاد
 فرمایا کہ تم سب کو چاہی وہ ناشاد
 صحت پر دیکھیں میں تم کو کیسے بہاد
 صحت پر دیکھیں میں تم کو کیسے بہاد
 صحت پر دیکھیں میں تم کو کیسے بہاد
 صحت پر دیکھیں میں تم کو کیسے بہاد

حلالہ
آپ اہل دفاع کے مکرّم و شرفدار کی
شکوہ نمین کے کھادر اگر کسی پست
پستہ کی طرح نہ ہو تو بدیہی بھڑکی
امید حیات شمع ابرار نمین ہے
اکبر خجین اب کوئی مددگار نمین ہے

میں نے جو سنا اور کہنے والی حیران
 کہیں نے کئی غلام کے شہسپہ کو دامن
 ہنس کر یہ کہیں بی بیان کیوں کرتی ہیں فغان
 تیرے چہرے پر ہیں حضور اور چہرے اشک نشان ہیں
 چاہا جان کہاں ہیں

حلقہ

یہ کچھ بہت دور سے شہنشاہ قوش اطوار
گودی میں سلیم کو لیا اور کیا پسار
ارشاد کیا کیا کون اسے کیسی دنا چار
انہیں عدا ہو گئے اب تھے سے عیدار
چھوڑا زمین کو زلزلے کے کنارے گئے بجائی
میدان میں لاش ان کی ہوا سے بھجائی

حلقہ

خاتون شہید اب نہ یہ احوال بیان کر
جلس میں نمودار سے نہ لگا نہ شکر
کیا کا جو غم چھپائے ہیں تو خونہ کنڈر
کر عارف عیدار سے لے شاہ کے یاد
مضطر امون بہت جا بد خبر تھے میری
بہ حضرت عباس مدد تھے میری

حلقہ

قول نیاس میں خبر کی دھار کون کر
خوا حسین کے جبر اختیار کون کر
حسین آتے تھے غیب میں نہ آکر
علامہ درود کی بیفکر ار کون کر
شاہ شہ کی سہم کا ریلو کا مین بند
جو بدستور تھے گئے کا دوبار کون کر
جس کا انکار تھا کون کر

علی کا شہ ترائی میں شہ سو پاک
حسین کے خوف کو سب بولتا کون کر
جس کا شہ ترائی میں شہ سو پاک
حسین کے خوف کو سب بولتا کون کر
جس کا شہ ترائی میں شہ سو پاک
حسین کے خوف کو سب بولتا کون کر
جس کا شہ ترائی میں شہ سو پاک
حسین کے خوف کو سب بولتا کون کر

۱۳۶
 خواہاں شکر و محبت تو سبزا رہی ہو
 انبیاء و صلوات تو صدیقین جا رہی ہے
 خوں میں دھوبے تو رحمت کی قبا رہی ہے
 ابن نمر اسے رہ نیک بین کہ چشم دیا
 کر یا شاہ نے اٹھائے اسے اس طرح دیا

۱۳۷
 مثل عباقہ اسے سجدہ کے قفا رہے
 وہی خجستہ مست کے سزا رہے
 جہاں کی طرح جو غم و دل اٹکا رہے
 سارے فخر و عجب پر قاتل تھا رہے
 خلق میں اپنے عزیز و گمنام کے شکر رہے

۱۳۸
 رات میں آواز آئے تو مقابل ہو جرات الہی
 پین دن سپاس کے صد مسکے منت الہی
 بات کو لکھ کر لکھا بھیجے نجات الہی
 جو ہے حق حضرت ابو الیاس الہی
 جب کہ کرتے ہیں کیوں نہ کہ مکر الہی

۱۳۹
 قافہ طاعن میں کہ گھر کا طوق تھا ہو
 دھڑ دھڑا کر شوخی میں کی تکلیف اس کی
 ابن بابون اسے دیکھ کر نظر تھکی
 بیٹھے تھکے کہ جہاں کی تھکی
 جان بچا کر دیکھو اسے اور تھکی

۵۷
 ان کو توڑ دین کے سبب اور سب کے لئے
 سب سے پہلے میں اور سب کے لئے
 جس دن وہ ملے نہ ہر اور میں
 سب کے لئے رسول علی اور میں
 نہ ہو اس کے لئے جو میں کوئی
 نہ ہو اس کے لئے جو میں کوئی

۵۸
 کہ شایستگی کو کیا کام خدا کا شے
 چاہی تو شے ہی اللہ تعالیٰ شے
 تو کیجئے فلسفے فقیروں کو کھلا شے
 قول جو جس کی کیا اس کو کیا شے
 ان پانچوں کو مگر خالق غفار شے
 کر رہا ہے میں قلب صادق الاقرار شے

۵۹
 وقت جب وعدہ مطلق کی وفا کا آیا
 وقت غریب میں یہ شکر خدا کا آیا
 معج عاجز کہ پیغام تفکا کا آیا
 تم آئے ملے ہر گھم کا آیا
 عقبے جاننا زخمی ہر گھم کا آیا
 شاہ فرما کے یہ کلمات علی اللہ کا آیا

۶۰
 اگر کیا یہ شرم مرزا کا خلف
 سب کو جو میں آگیا جبراً یہ طبع کیف
 لشکر شام میں یا بچے لگے ہر گھم کا
 فتنہ اسلام میں یہ بچے لگے ہر گھم کا
 ہر گھم کا یہ بچے لگے ہر گھم کا
 ہر گھم کا یہ بچے لگے ہر گھم کا

ع

عام دیدار جماعت کست و بختیاری
 اس حق و بختیاری کا چہرہ و مقصد
 علم شاہ جواد پناہ دہا کی اس
 صفت خاصہ ہر عجب شرف کی
 ہر جہت پر ہر اظہار محبت کی
 ہمہ طرف سے نکال دیا ہے

ن

نعمت عالم کس قدر شریف و نازک
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو

ل

علم شاہ کی میدان میں طرف بہار
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو

ط

علم شاہ کی میدان میں طرف بہار
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو
 اس کے نام سے ہر شے کی زانو و زانو

علاء
 بہترین آئینہ حضرت علی کا عصا
 سب عین نقاب رخ دیں سے کوا
 نہون سے چرخ پا کے درخشاں
 جب بندہ گن گن کرے تپ
 علم اور فہم کے پھول
 اور نہیں

علاء
 بن عالم میں یہ پیدا ہوا ہے
 اس کی شمعیں میں علم درخشاں
 کچھ غم میں علم درخشاں
 جو کچھ میں علم درخشاں
 چوبیچہ میں علم درخشاں
 چوبیچہ میں علم درخشاں
 چوبیچہ میں علم درخشاں

علاء
 کھل گئے دریاں بھی شام کو کھل گئے
 ہی صبح کو کھل گئے کھل گئے
 بتا جائیں گے کھل گئے کھل گئے
 مستحکم ہو اور کھل گئے کھل گئے
 دریاں اور کھل گئے کھل گئے
 دریاں اور کھل گئے کھل گئے
 دریاں اور کھل گئے کھل گئے

علاء
 چھپ گئی دھوپ جو کھل گئی
 برقعہ لگا کر کھل گئی کھل گئی
 کھل گئی کھل گئی کھل گئی
 کھل گئی کھل گئی کھل گئی
 کھل گئی کھل گئی کھل گئی
 کھل گئی کھل گئی کھل گئی
 کھل گئی کھل گئی کھل گئی

۵۷۷
 فتح اعدائین مبارز طبعی کا ہوا غل
 مرنے کو جانے لگے یہ و سلطان پس
 کام آئے یہ قیاس جب تو بیچے طبل و در
 دہر آ کر کی بار اس کے سیدان میں کل
 دل تو نہیں لگا آں آں کا خیال نہ لگا
 رن میں تنہا پس کر فاطمہ بکر آئے لگا

۵۷۸
 دہیہ چلا کے صلہ ام کو بچائے کوئی
 کیا کرین اب میں تو میر تباہے کوئی
 پیسے میں یا فدا و از سر سے لائے کوئی
 ہم مسافر میں مود کے لیے آئے کوئی
 دست دیا کھانچے میں صفت ہی تباہی
 غم کمر چوڑی گئی ہے تو ہے مبارز میں

۵۷۹
 دل سے نر بلایا غم و فتنے کے زخم کو
 جن سے ہم چھپ گئے جی بھول کے نہ کو
 چھائی ہی گرد الم نمودن کی غور ہو
 موت تو دیکھ اب بنوں کی صورت میں
 حال ارشدوں کا ہی اندوہ کسی کی دھم
 سب کو بھرا ایک نظر کے زور دیکھ

۵۸۰
 آرزو تھی کہ ستر تربت اصغر رہتا
 کبھی قاسم کہ لپیٹا ہو بیجا کہ رہتا تھا
 بھر عباس علیہ السلام نقطہ رہتا
 تھی مہلت تو ہر اک تو بربا کہ رہتا
 رہتا مشہور سلاطین میں وہ غم کرتا
 ہر تھم بیکار رہ ہوتا تو میں مامور تھا

۵۴۵

موسےؑ اور یونسؑ اور سلیمانؑ اور داؤدؑ اور عیسیٰؑ
 کہ جو یونسؑ کی کہ جس نے اپنے رب سے
 کہ جو یونسؑ کی کہ جس نے اپنے رب سے
 کہ جو یونسؑ کی کہ جس نے اپنے رب سے

۵۴۶

دورین سیدانیاں خیمین ہوا شکر کیا
 سب کی سب آئین قورین ہوا شکر کیا
 شکر نام ہوا شکر کیا
 شکر نام ہوا شکر کیا

۵۴۷

خوش فرمایا کہ اس وقت جواب کہ موت
 اور اس طرح سے کہ یہ شکر کیا
 اسے بہن اس کے سوا اس کے شکر کیا
 اسے بہن اس کے سوا اس کے شکر کیا

۵۴۸

دورین سیدانیاں علی کا کرات دلی غمیت
 کہ جو یونسؑ کی کہ جس نے اپنے رب سے
 کہ جو یونسؑ کی کہ جس نے اپنے رب سے
 کہ جو یونسؑ کی کہ جس نے اپنے رب سے

۱۰۰
 آئینہ بی بی کے قریب شاہ کے کمرے میں آج کل
 دی صدا کو نظر آ رہا جو احوال
 صنف میں بچھڑے ہوئے اور کمرے کے دروازے پر
 پائی کر کے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے
 شہریت صنف میں بچھڑے ہوئے اور کمرے کے دروازے پر
 بہت سے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے

شاہین اور تیرے دوست غمگین ہو گئے تھے۔
 کی نظر جاوید پر کوئی امرا نہ نظر آئے۔
 اے شاہنشاہ دین میں ہیں کیا تیرے
 قضا کی زیر ہے راجا کے لڑا اور ہوئے

۱۰
 حکم اعدا مقبول ہو گیا
 بہر حال غنیمت کہ سنسکرت
 قورہ میرا سدا اٹھنے کی راہ
 غضب اللہ کا آنے لگا اس
 اگر گھوڑے کی لمبا بری گری

۱۳۵
 علم کے ٹھیکے دول خوش نے راحت پائی
 شہر کو یاد آ گیا مدہ قوت بازو دیکھائی
 جو بین لانے لگا اور غم نہ سائی
 اگر کیا دیکھیں کہ خود ہی سزا دوں سب کو
 یہ کس پیری میں عجز کیا کجاں کس کو

حاشیہ
سب جان گیا مگر شہنشاہ انا
کہ کیا نصیب کیا مال کردن کو نہ در شام
میرن جان چکی تھی کہ جس طرح حیدر علی علیہ السلام
ایک ہی جہت میں تاقون میں جا چکا تھا

شاہ نے کہیں بھی غلطی وار کر کے کسی کو سزا نہیں دی۔ جس کی وجہ سے اس کی رعیت میں بڑا احترام تھا۔

۱۳۵
ایسے اگر نہ بنیں شکر قضا میں عجب کہ ہوتا
اب طرے کا مٹے نہیں اسے خفا کا زور تو
کچھ بھی اور کئی بار شمال کی طرف سے
سب ملایں ہر طرف لگا رہے تھے جبکہ
عصر صبح پہنچ گیا تو ہر جگہ غبار آلود
ہوا تھی اور ہر طرف سے آواز آ رہی تھی کہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۲۷

دل بیان اس کا کھلا تار نفس ان کے
چون کی بڑھ کر کوئی جیسے کہ کوئی
اور جو ہم براہ سے دل کے جو پھوٹے ہوئے
راہ وہ تیرے بھی کہ تم خانہ میں بھی چھوٹے
ہر گز کہ جو جو سفر کیا جاتی ہیں اگر نہی میں
مردمیں روتا ہوا بی بی پڑی ہیں

۱۲۸

قہر میں سر ضرب شمشیر میں کہ شمشیر کی زمین
گر دلاڑنی نہیں اس طرح کی زمین
پہلو پہلے نہیں جبریل کی زمین
اس قدر میں کہ وہ ہر بار اچھی زمین
کہ سان اور کے کہ جاواں کی کہ

۱۲۹

فرس شاہین شیر وں کی سوا بہت ہے
صف اولٹ دیا کہ یہ جان کی قوت ہے
خون و خون میں کیا چال کی کیا چال
غل و غرور و خون میں کیا چال کی کیا چال
ہون و ہون میں کیا چال کی کیا چال
میں چل جائے یہ یہ یاد میں چل جائے

۱۳۰

اٹھ جہنم قہار کی اور دار کیا
ورنہ پورے کے لیکرین ذرا جلوہ دیا
جس کے ہر گز کے لیکرین ذرا جلوہ دیا
یہ اشارہ تھا کہ لیکرین ذرا جلوہ دیا
کہ مسعود کی جو جاوے ہیں کہ

۵۶۹
 کہ بہ تھامین رقم حضرت غم کی زدم
 ہر سو اسانی کی شوقی دلا ہوا غم
 اس چہ بنے بنے غم کی غم کی غم
 کہ نظر اسے گلے زدم میں کیفیت
 لطف نیانہ غم کی غم کی غم
 ہر سو اسانی کی غم کی غم

۵۷۰
 شوق سے کام بہ بڑھا غم کی غم
 کبھی غم کی غم کی غم کی غم
 شوق سے غم کی غم کی غم
 غم کی غم کی غم کی غم
 غم کی غم کی غم کی غم
 غم کی غم کی غم کی غم

۵۷۱
 ساقی اب تو میں اک جام بلبل گل
 کہ غم کی غم کی غم کی غم
 جام کی غم کی غم کی غم
 جام کی غم کی غم کی غم
 جام کی غم کی غم کی غم
 جام کی غم کی غم کی غم

۵۷۲
 دل بہ آستانہ کہ مشتاق بہت غم
 کہ غم کی غم کی غم کی غم
 جام کی غم کی غم کی غم
 جام کی غم کی غم کی غم
 جام کی غم کی غم کی غم
 جام کی غم کی غم کی غم

۵۵۵

کیا مہربانی تو غرض کام آج تھوڑی سی
 جس کی نصیب ہے دنیا بھر جو سہ سہائی
 کب مری طرح کو مشتاق ہیں تو کسکھائی
 عزیز کی اپنا دکھاؤں بھوکھائی
 قریب تو رہا مگر ترا میری طرف شگنائی
 بانچلے آئین بلبے کے ابھی اڑنے لگے

۵۵۶

دببم صورت دیوانے کرم ابھڑو
 سیکردن جام بڑھا جائے پیوری بڑھو
 نرسین شمع سے ملو نہ تو پیرا بڑھو
 ہر قدر امین نہ بھگت کر اپنی کھڑو
 جبرائیل نبی ایک بھڑو بڑھو
 دین اپنا بھڑو کان بھڑو جائے پیر

۵۵۷

نہنم بین ام ترے سیکوہ کا دار سلام
 جب کج عیش کی صحبت ہو تو پیرا سلام
 اسی کے کھیلے درکار میں پیرا سلام
 تھی اسی سے کی تنہا جو کیا کیجے پیرا سلام
 دوش دوش دوش دوش دوش دوش دوش
 دوش دوش دوش دوش دوش دوش دوش

۵۵۸

بائے الفت ہو کیوں نہ شوق اس کی
 کہ جسے بجاو کیا بلے طبیعت اس کی
 بار و فرج بھی ڈر رہا ہے حرارت اس کی
 جہ پودن اڑنی ہو اندری قوت اس کی
 سلطنت چلتی ہی کا رہا کرتی ہے
 قول مندوں کا جو حقیت میں آ کر کرتی ہو

۵۵۵

میں ترسے عاشقوں میں حضرت محبوب خدا
آدم و نوح و ابراہیم و اسماعیل و یسوع مسیح
شیش درادریں لئے گفت کا تری زبان عالم کی
اس کا جو چاہو ملا کرک میں ہو اور دوزخ میں
ہو یہ نرم دل عشاق کے انگوڑوں میں

۵۵۶

ساقیا تیری سے عشق کا کیا کنا فدا
گو کہ سال نہیں دہوتی یہ فرد گناہ
اپن کی کینہ نہ پایا سے سجان اشد
سب کو کام ہو کہ کینہ میں مری و دیو گناہ
سب کی کینہ میں جام کو نظر دینے جا باہون

۵۵۷

ہن کی کینہ میں رہتی شکایت کوئی
کہ ہو پوچھی نہیں عصیان سے اذیت کوئی
نہ اپنے یہ تو نہ مقبول موعظت کوئی
اس کو ہنس نہ دین دنیا میں عبادت کوئی
جیدہ ہر بار کروں مطلب دل با جاؤں
دیکھ جاؤں میں بیچ پر گناہ جاؤں

۵۵۸

کہا نہیں میں ہوا کرتی یہ اپنی توبہ
کہ چھو پایا کھوا دا شر کو ازل نظر
مردان نطقوں کی شایہ ہو مراد اور
نہ شاہ شہزاد اور شہب حسد
نہ بویں دل کو یقین کی کجی صاف نہیں
نقد جان بھی جو کہے مرے تو افسانہ نہیں

२५

۱۵۲

[illegible]

२५

۳۶۷

پہلو ان ایک ابھی بھلا لکھا اُسے لکھا رہی
ہو گا بیزارم کہاں جا اب ڈر کے مارے
موت نہ ہو کچھ انا ر عین میں سارے
شہر کا چاہتا ہوں کچھ جان دو دیکھ
بھلے کچھ دیکھ جان کا یہ گمان دور ہے

२५

کے دو قیامے مانندہ کہ ایک کوششہ
دی صدارت میں کہ سب نے راہ
اس طرف راہ نما اور ادھر راہ کو گمراہ
اس طرف شہر سے لڑائی کا اور دھوکا دیا
اور کمال سے اس نے ہو جائے گا

۱۵۴

خون شاه کائنات لال ہوا جا ہے
دل فرخ سے پایا لال ہوا جا ہے
علی غایت کا عجب حال ہوا جا ہے
سیرت کے شوقین غول کے راجہ جا ہے
پیر کی دھڑکیں گونجن گویا
کھجور کی دھڑکیں گونجن گویا

۱۵۵

مگر اچھ تلم بہت حال درخشاں
دین کے نام سے ہم نہیں کہیں
مگر اچھ تلم بہت حال درخشاں
دین کے نام سے ہم نہیں کہیں
مگر اچھ تلم بہت حال درخشاں
دین کے نام سے ہم نہیں کہیں

۱۵۶

اور بڑھ کے بے گین تلواریں
نور سے بڑھ کر اب روکین نور
نور سے بڑھ کر اب روکین نور
نور سے بڑھ کر اب روکین نور
نور سے بڑھ کر اب روکین نور
نور سے بڑھ کر اب روکین نور

۱۵۷

پاؤں کے نیچے زمین دم فریاد
پاؤں کے نیچے زمین دم فریاد
پاؤں کے نیچے زمین دم فریاد
پاؤں کے نیچے زمین دم فریاد
پاؤں کے نیچے زمین دم فریاد
پاؤں کے نیچے زمین دم فریاد

شعر

مهر خورشید از سبزه پیر آید آید
آه ای گلستانه دلدار آید آید
سینه زهر خفته تو می آید آید
همه بار بار که احسان نه می آید آید
زین کلام بهر کس که جویم آید آید
زین کلام بهر کس که جویم آید آید

شعر

دشمن خفته است که در کمر تو خفته است
آه ای گلستانه دلدار آید آید
سینه زهر خفته تو می آید آید
همه بار بار که احسان نه می آید آید
زین کلام بهر کس که جویم آید آید
زین کلام بهر کس که جویم آید آید

شعر

مهر خورشید از سبزه پیر آید آید
آه ای گلستانه دلدار آید آید
سینه زهر خفته تو می آید آید
همه بار بار که احسان نه می آید آید
زین کلام بهر کس که جویم آید آید
زین کلام بهر کس که جویم آید آید

شعر

مهر خورشید از سبزه پیر آید آید
آه ای گلستانه دلدار آید آید
سینه زهر خفته تو می آید آید
همه بار بار که احسان نه می آید آید
زین کلام بهر کس که جویم آید آید
زین کلام بهر کس که جویم آید آید

۴۷
 پھر خبر کہ تم آراستہ خواہر ہو
 بہ ہوشیاری لگا حلقہ شہنشاہ
 افسانہ اس وقت بھی دو سر پہنا
 ہون اکھڑے عین حق کہیں
 مرن شاہ در عالم کو عدا کرتے اٹھا

۴۸
 کیلے اٹھا شہر شیر عودہ بانی جو
 سارے عالم میں قیام کے نہایاں کو
 طرف گردش کی زمانے کی دریا کیے غور
 ایسے اندر دیکھی کا نہ بد افحال کریں
 غنایں نموداروں کو نبو عین لاش کو پاکیں

۴۹
 ابھی کہیں شہرین گئی ہر سمت خبر
 ہر ایک زباں شہر کی ہن بہن سر
 ہر ایک شہر میں کہیں شہر کی ہن بہن سر
 ہر ایک شہر میں کہیں شہر کی ہن بہن سر
 ہر ایک شہر میں کہیں شہر کی ہن بہن سر

۵۰
 پھر خبر کہ شہر کی وہ شہرین
 بہ ہوشیاری لگا حلقہ شہنشاہ
 افسانہ اس وقت بھی دو سر پہنا
 ہون اکھڑے عین حق کہیں
 مرن شاہ در عالم کو عدا کرتے اٹھا

سلام

ہے شہادت پر طبیعت اہل کب شیر کی
 کر بلا میں لڑتے ہیں عباس کو فہم میں شور
 لڑتے ہیں شاہدین اہل حرم میں مطمئن
 ہو دل صخر کو عابد کی سیری کی خبر
 حرم جو آیا سو شہ روز دم بولی حبیب
 قید میں عابد لڑتے ہیں تو چپے کی کبھی
 بعد اکبر یہ رسول اللہ کی آئی صدا
 کر بلا میں تھا بعینہ حال عابد کا وہی
 کر بلا ہو چنے کہ عصیان کا مرض جا رہا
 خون اعدا رہن بھیلے گا یہ ثابت ہو گیا
 کہ مہوس میں نہ لوگا دیگا تو جو کچھ مجھے
 خواب میں دیکھا رسول اللہ کو روئے ہو
 روضہ حیدر پر میں پہنچا فلک میں مسیح
 جب سے سرشہ کا کٹا اور نام روشن ہو گیا
 کر بلا کے واقعہ پہ جو گئے رانی رسول

جو صدا کا نوین آتی ہے صدمہ تیر کی
 چھوٹ پڑتی ہے علم ہونہ میں یاں شیر کی
 دم دم میدان سے آتی ہے صد ہیر کی
 ایسی دھڑکن ہے کہ آواز آتی ہے زنجیر کی
 ہے تعجب بکو تجر سے ہر قدر تاخیر کی
 بولنے لگتی ہیں کڑیاں خانہ زنجیر کی
 خوب حرمت کی عینوں کی مری تصویر کی
 حالت اپنی فاطمہ خزانے جو تھریر کی
 کس قدر خاک شفا نے جلا تیرا شیر کی
 غیض شہ سے سرخ نابینا ہون شیر کی
 پاس ہے خاک شفا حاجت میں کبیر کی
 شہ کو ہے شوق شہادت فکر ہے تعبیر کی
 رشک نا حق ہے ہندی پر مری تقدیر کی
 شمع کو اس روز سے حاجت ہوئی گلیہ کی
 امت عاصی کے بخشے جانے کی تدبیر کی

زندگی میں قبر اقدس تک نہ پہنچا ابے شہید
 سے کر لون گا زیارت حضرت شہید کی

رشیہ صاحب کے چہلم کی مجلس میں جو چند بندہ اس بندہ رب مجید
شدید نے کہہ کے پڑھے تھے ہدیہ ناظرین ہیں امید کہ مرقوم کے
نام ایک سورہ فاتحہ کا ثواب ہریتہ ارسال فرمائیں

۴
پنج گن نہ ہر اکا نگہ سب ان غریب
وقت کا اپنی جو تھا وہیں دستان نہ سل
اب عجب کو غم صاحب بیان نہ سل
دل میں غم نہ بین دیکھ کر آگراں نہ سل
نصرا رقیب غرضی پیغمبر ہوا

۵
جہ کو تھا ملک نظم کا سلطان وہ رشید
جب کہ مرنے کے کیا خوشتر کا سامان وہ رشید
جینے چھوڑا نہ بھی شاہ کا دامان وہ رشید
بعد مرنے یہ شرف قبر میں پائے ہوں گے

۶
وہ رشید ہر شے پر رشید رانی
پہنچا عبد کی طرح زینت میں رانی
شکر معبود کیا خوش سرا فرامی
شان اپنے غم غلام کی سب کھلائی کھلائی
گو کہ ممکن تھا نہ کیا ایسا بھی اچھا کھانا کھانا
خاکے آکر کچھ کچھ نہ ہو کھانا کھانا

۴۷
وہ رشید راہ زمانے میں جو تھے مثل ایسے
رہنما کے جو ہر قطرے بانجی تھے ایسے
نہیں مومن کے تھے اب کہاں تھے ایسے
میں بندہ کی صفائی تھی ہر نظم و نقیص
تجربے تھے اپنے بزرگوار کے شرف اپنے تھے
کہ زمانہ میں یہ سب لکھ کر دیکھئے

۴۸
نظم میں ان کی فصاحت تھی عشق کی مثال
میں تو ان سرسبز راہوں کے اندر کی مثال
جو فضا میں تھی کیا ترک ہو چکی ایسے مثال
جو فضا میں تھی عشق کی مثال
میں تو ان سرسبز راہوں کے اندر کی مثال
جو فضا میں تھی عشق کی مثال
میں تو ان سرسبز راہوں کے اندر کی مثال

۴۹
جب کہ معبود رہا فتنہ تھی عبادت ایسی
کبھی پیرائیں سب کو نجات ایسی
بات مانی نہ کسی کی بھی قدرت ایسی
اس زمانے سے مقابل ہوئے قوت ایسی
کہ گئے صبر و دل ابن ولی کی صورت
خجندیان پھیلے حسین ابن علی کی صورت

۵۰
عشق معبود تھا ایسا کہ بیان کی مشکل
گرو گزشتہ نگاہ میں رہے تھے خالق کی شکل
تھی رسول و دو زبان کی بھی محبت کا
عشق تھی الفت حیدر وہ ملا تھا نصیب
عشق تھا آل محمد کے تھے قرآن میں
عشق تھا آل محمد کے تھے قرآن میں

ع
 کجی تو حال محبت کا تھا ذرا سلیج ہو گیا
 جانتے تھے تجھے نر زرد تھے میرے شہید
 کجی او تھیں مجھے آج کل کی طرح
 دھیان تھا تو رنگا جو آئندہ تو ہم کھانچا
 ایک آنسو جو اگر ازل مرال جائے

ع
 ساری ادا دے کر تھی محبت مجھ کو
 باتیں کرتے تھے بصیرت غنائت مجھے
 انہیں کے سوا تو کئی نہ خدوشت مجھ کو
 گہرے غم دل کو غوشتی کئی نہیں
 حقیقت باب بھی ایسی نہیں ہوتی

ع
 ایسے آدمی ہوتی تھی سسر شام کو
 تھی سوسائیں کے مجھ کو نہ زمانے کی
 دالہ و شیفیت تھا اُن کے سبب تھی اُدھر اُن کی نظر
 بین جدھر جا تا تھا پھرتی تھی اُدھر اُن کی نظر
 لطف سے اُن کے مری ریتے مزا پاتی تھی
 شاد رہتا تھا کوئی فکر نہ پاس اتی تھی

ع
 اب بین ہی ہوں کہ تو اتنی اذکار و حق
 دوست غم کو کہ تجھ تھا جسے بین و شبن
 فکرمی اب میرے گلے کو کہ بین
 اب وہ وقت آیا کہ آدم نہیں پاسکتا
 اب وہ وقت آیا کہ آدم نہیں پاسکتا

۳۷

اداس کی حالت کا بیان مجھ پر تو کیا تفصیل
 غم و اندوہ کتنی اور میری عمر کی کتنی
 چوہہ مصعوں کو تھا عشق میں اس کی کوئیں
 کز راندہ میں رہی چوہہ ہی دن کی کوئیں
 چھین کر اسے تنگم مددگار ہوئے
 پیچھے نہ تھا وہ دیکھا جو یہاں ہوئے

۳۸

خاموشی سے لگ کر تھے مومن کام
 فوج و قہو نے مجھ کو کیا پھر مراد
 شب اسیر الطبا بھی تھی اور تھے عامل
 من موت کی جج تار و دلاہ مشعل
 فرود بجایا جو اسے تو نہ اچھا کرتے
 تھی یہی مرقی عبود بھلا کیا کرتے

۳۹

مٹی زبان بند نہ کچھ حال دل خسوں کہا
 بڑھ گیا ضعف بہت تھی نہ دوا اندر نہ غذا
 کہ بھوکے سے نہ اترتا تھا اگر ممکن تھا
 قطرہ بانی دم آخر نہ لگے سے
 کیا کہوں سبکی دایس کی جو بھی صورت
 نہ پڑے پایا سے لکھے حسین ابن علی کی صورت

۴۰

اوشن میں آدھ لکھ میں کدواہ و کجا
 اٹھنے میں آدھ لکھ میں کدواہ و کجا
 جاریہ جو غم میں آدھ لکھ میں کدواہ و کجا
 جاریہ جو غم میں آدھ لکھ میں کدواہ و کجا
 جاریہ جو غم میں آدھ لکھ میں کدواہ و کجا
 جاریہ جو غم میں آدھ لکھ میں کدواہ و کجا

ع
خون طاری جو ہوا جھلگ گیا وہ باری
تین سادات کی ہر کر کے لگا تباری
تیر لاکھ آئے نہ انصار نے تخت باری
ازن سے لکیر گئے جنگ کو باری باری
پہن سے سارے دیر دن خون مان لیا
پہن لگا بیچ سے درم سے میدان لیا

ع
بھیکر باری کفر کو خست میں گئے
احمد و عید کرار کی خدمت میں گئے
دوست شکر پر کے تھے سب سے محبت میں گئے
جام کو شکر سے پی پانی کو شکر سے
پیمبران کی عدا سب کی وہاں ہوئے

ع
موتو رو کہ ایسا غضب کیا سنگھام
کوئی باقی نہ رہا تو گئے انصار گھام
تیر کھار علی صغر سدا ہے شہنشاہ زام
زین ہیں کیو دنیا این کون مدد کرنے کو
دبیم کوئی این کو کین تو ہم آ پین منگو

ع
وقت اکبر و عباس کو دل کو قبول
خنے جاتے ہیں ہم کسی طرح شہادت قبول
چاہتے ہیں کہ کسی طرح شہادت قبول
کے چاہے کہ کسی طرح شہادت قبول
کے چاہے کہ کسی طرح شہادت قبول

سلام

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته على كل شيء
والحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته على كل شيء

سلام

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته على كل شيء
والحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته على كل شيء

سلام

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته على كل شيء
والحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته على كل شيء

سلام

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته على كل شيء
والحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وقدرته على كل شيء

۵۱۱
 کہا خود تائیں تم کہیں لے آئے دیکر
 صفت ایسا کہ تم کا نیپا ہی ہو نظر کی جی
 کیا نہادوں تھیں آج کے لیے مگر
 ایسے لاف مونیہ ہیں جو شاد و غم
 یہ سہارا لگی روانہ کر کے کہیں
 وہ جس طرح چاہیں

۵۱۲
 افسانہ کی مہر تو ہر قسم کی
 دوست مہر نہیں ہوتی جس کی
 مگر جس طرح منظر کو کہہ دو
 چاہے وہ مہر ہی کی ہو یا کسی
 مگر جس طرح منظر کو کہہ دو
 چاہے وہ مہر ہی کی ہو یا کسی

۵۱۳
 بوجہ گذری جو گذرنا ہی گذر جائے گی
 جہیں لگا لگنا تو ہی ہو جیسا آئے گی
 یہ کہ جس طرح گزرتی ہو وہی گزرتی ہو
 یہ کہ جس طرح گزرتی ہو وہی گزرتی ہو

۵۱۴
 کہ جس طرح چاہیں کہ خیمہ الی شہر
 کہ جس طرح چاہیں کہ خیمہ الی شہر
 کہ جس طرح چاہیں کہ خیمہ الی شہر
 کہ جس طرح چاہیں کہ خیمہ الی شہر

۵۱۳

شہنشاہ فرما دیا وہ فرقی خاص ہے
 ایں کین پیہر چلی کر کے تو عدا بر آئند
 قے سے پائے گئے تو دشمنی ہو جان
 دہم کین پیہر قفس سے بیہوش ہو جان
 دہم کین پیہر قفس سے بیہوش ہو جان
 دوست ہم را جو کہ در سارے ہو جان

۵۱۴

افغان کی حکم خدائین نہیں قاصد کا
 ایں کی مرئی جو یہ ہو جان قاصد کا
 یہ چلی جائے گی تو ایسا کہ قاصد کا
 جو یہ خیر خدا حافظ قاصد کا
 کہ اچھو کی قوس بنے کہ قاصد کا
 چھو کی قوس بنے کہ قاصد کا

۵۱۵

کے فرزند سے زینت طے سر در دین
 شان کے ابو بکر سے طے سر در دین
 دوسرے کے شاہ کا زینت طے سر در دین
 جوئی قوت کا جوئی قوت طے سر در دین
 جلالی کیون کہ وہ نہ ہو جان طے سر در دین
 جلالی کیون کہ وہ نہ ہو جان طے سر در دین

۵۱۶

بات بات میں حقین کی بات جو زبان
 اچھے بے کلام کی بات جو زبان
 ساتھ اچھے اچھے کی بات جو زبان
 شاہ کی اور شاہ کی بات جو زبان
 جوئی قوت کا جوئی قوت طے سر در دین
 جلالی کیون کہ وہ نہ ہو جان طے سر در دین

۲۹

اسے ڈوڑھی کے خونِ دیکِ شمشاد ہوا
 تو رنج پر دیکھ کر چھین کے نظر آنے لگا
 جو کہین دھوپ دیکھ کر نہیں رہا
 کہ کبھی بھج جائے کھٹ اپنے ضیاء کے
 کہ زمین پر جہنم کی مار سے نظر آنے لگے

۳۰

نہایت نشتر سے کھینک کر ام اکرم
 فصل گل آنے لگی چھوڑ کے گلزارِ ام
 دھیانِ تھکا جندِ بھوکھو پوچھو پوچھو
 پائون گھر سے کھٹا جاوے کھٹا
 پائون گھر سے کھٹا جاوے کھٹا
 پائون گھر سے کھٹا جاوے کھٹا

۳۱

گر گئی بادِ بہاری جو ہوا یہ غوغا
 سب زمین پر لگی اس طرح کی پھوٹا
 خبر و شاداب ہوا غوغا کا شاپنا
 تیرہ بولی ساری زمین ہر دین میں پائی آکا
 بیل و گھل کی محبت کے بیان ہونے لگے
 چھوٹے فوارے عیان ازاد زبان ہونے لگے

۳۲

وہ بیکر بادِ صبا آنے لگی
 وہ بیکر بادِ صبا آنے لگی
 وہ بیکر بادِ صبا آنے لگی
 وہ بیکر بادِ صبا آنے لگی
 وہ بیکر بادِ صبا آنے لگی
 وہ بیکر بادِ صبا آنے لگی

۳۳۳
 بلبلین بوش میں کھینچتے رہیں وہیں
 چمکے رہیں اور کھینچے گئے رہیں وہیں
 سرخ میں برتن قبائین کہ ہیں ایسا کھینچوں
 لال میں ایک کا کھینچوں کہ ہیں ایسا کھینچوں
 سرخ و لال میں کھینچوں کہ ہیں ایسا کھینچوں

۳۳۴
 ناز کی تم کو کھینچنے سدا میں
 کھینچنے کی سدا میں کھینچنے میں
 کھینچنے کی سدا میں کھینچنے میں
 کھینچنے کی سدا میں کھینچنے میں
 کھینچنے کی سدا میں کھینچنے میں

۳۳۵
 چمکے بلبلین گل کیلئے ہیں دیوانی
 ہر وہ دانی اسے کھینچے دیوانی
 دوسرے اسے کھینچے دیوانی
 قدر عات کہ کھینچے دیوانی
 کھینچے دیوانی کہ کھینچے دیوانی

۳۳۶
 ایجنہ شکر قبیلہ چاروں کھینچتے ہیں
 چمکے بلبلین گل کیلئے ہیں دیوانی
 ہر وہ دانی اسے کھینچے دیوانی
 دوسرے اسے کھینچے دیوانی
 قدر عات کہ کھینچے دیوانی

Re

۱۷
آرزو میں ایسی شہزادوں کا ہر پیمانے پر کہ درکار ایسا ہے
مست ہو چکا ہے اور یہ کہ اس کی کھجوریں نہ ہیں بلکہ وہاں
ایسی مٹی میں اور خیر نہیں کہ اس کے لیے کوئی بھی نہ ہو
عطر طشتی کا اسی انداز سے آج کل ہوا

۴۸
اس طرح فضل بباری کی ہوئی مہمانی
ساری خیرات میں ضیافت کیلئے ہر پانی
سب شکر کہنے لگے ہے کہ
خاکِ گلزار کی اب کہ نہ لکھ کر
کی محبت تو مجھ سے سبز کھان خوشامی
درابی
ہلچلے
دوست وفادار ہوئے

۴۹
 باغبانان ہوتے ہیں اللہ کی قدرت پر شمار
 بلبلین دل کو زین ہر صوفی کی ننگت پر شمار
 حبیبین دوست ہیں ہر کی نہی نہایت پر شمار
 دل عشاق ہوئے رنگ کی نزاکت پر شمار
 خدیجہ گفت کا اثر ہے کھینچ کے لانا ہر خدین پر شمار
 نہننا ہر کھچ کے دل کو خوں میں بہاؤ پر شمار

९.

[illegible]

۱۷۴
 چھوٹا کھلے میں جادو کا شکار ہو گیا
 سب کے سب نے اس کی شکل کی تصویر
 یہ اتر چھیل کر اس کی شکل کی تصویر
 جادو کا شکار ہو گیا سب کے سب نے اس کی شکل کی تصویر

۱۷۵
 بخت نشین شادی ہو کر ایک نیند افروز
 زندہ ہو گیا تو یاد آئے کہ بول ہو مرنے
 بے چین کر کے کس کا بھلا دل گزردہ
 جب یہ روئی ہو جائے گی برا بھلا ہے

۱۷۶
 فضل بہاری تو نہایت علم کی شہرہ
 رات دن ابھی وہ بول رہے ہیں کہانی
 رات دن ابھی وہ بول رہے ہیں کہانی
 رات دن ابھی وہ بول رہے ہیں کہانی

۱۷۷
 رنگ گل کی طرح چمن کی دریا جان
 اس کا منہ دیکھو کیونکہ تو تیرے ارمان
 منہ کی طرف قادر کوئی ایسا انسان
 اب تو اس طرح کی گونہ بھی چھوٹی تھی

۱۶۴

عشق تو کی کوئی تعلق نہیں وہ دل ہی نہیں
 اچھو نہ اک پتھر نہیں جس میں وہ محفل ہی نہیں
 ہون نہ دو چار حسین وہ محفل ہی نہیں
 اس طرح صاف یہ کہہ غیب سے محفل ہی نہیں
 کوئی بلی نہیں کہ محفل ہے عجب نہیں
 کوئی طالب نہیں جس کا کوئی مطلب نہ ہو

۱۶۵

کچھ عجب نہیں بھاری نے دکھائے عجب ہر
 شاعر نے یہ بھول سفید چہرے کی عجب ہر
 خار میں سنہرے غم و غم کی عجب ہر
 قطرہ میں اداس کی گل میں کہ عجب ہر
 درمقدور طیران میں کہ عجب ہر
 غم و غم میں کہ عجب ہر

۱۶۶

کچھ عجب شوق تو اس کی کوئی نظر آئے بہار
 بوجھ بانی اس کی کوئی تپا ئے بہار
 اندون کو کہ اس کی کوئی تپا ئے بہار
 کچھ عجب شوق تو اس کی کوئی تپا ئے بہار
 کچھ عجب شوق تو اس کی کوئی تپا ئے بہار
 کچھ عجب شوق تو اس کی کوئی تپا ئے بہار

۱۶۷

اے غم بات سنو کہ یہ بیان کے قابل
 طبع مستحق بھی عاشق کی طوفان میں
 کہ یہ آپ گزرتا ہو اس کا عشق میں
 سارا اور سوز کی سبب بھی
 غم و غم میں کہ عجب ہر
 غم و غم میں کہ عجب ہر

۱۷۵

آتی از باد باری که کوئی مستانه
 دودم چلنیا کجی اور کجی تخم جانا
 دبیوم سبز ز قوا بیده کا وہ ٹھکرا نا
 نازد انداز سے یون تا جین آتی کہ مٹی ہو
 جیسے چلبہ یون کوئی تازہ دوا یون آتی ہو

۱۷۶

اگر کیا شک تیرا چو کوئی کثرت میں چین
 ایں گلزار میں پیش آئیں چین بچ در چین
 اگر کہ چو کوئی ای بی بیچ سودا در چین
 کوئی تہی چو جی تہی ہی کوئی ہے چین
 کیا کہ کوئی چین کوئی کثرت میں کوئی آجائے
 اس طرح اسے مر کر اٹھے دم کرا جائے

۱۷۷

تخم سون کا کھانا کہ خدا کی قدرت
 رچا کھائے کھڑے آگے جا کر چین طاقت
 عشق ہی باغ سے مددوں کی آج کیا زکات
 دوست کیا یون میں آپ میں بیکار گشت
 برو کسی واسطے اندوون کڈل جانید
 خوب گزرا سگی جوئی چھین کر دیا دود

۱۷۸

موت نامیم کسب کو دکھانا کہ
 جو مضامین کہ پوچھ پوچھ ہی آتی ہیں نظر
 زین نے اپنی رسانی کہ گیا گردن پر
 دل بڑھا دج بر بھی تم ہوئی جانی ہے کہ
 جسم میں خون زیادہ ہو تو ملتے ہے
 جو مضامین کہ پوچھ پوچھ ہی اب کھلتا ہے

۵۴۴
 چنگی موی گئے اور پھول کے پتے پڑ گئے
 پڑھا آج کہ غدار کبھی اس کو پھول سے
 ہونے تاراج یہ گلزار کو پھول سے
 خون تازہ گر سے ہی جی تو گئی کاٹنے
 کیا عجیب گھر کے زین پر پڑ گیا یہ
 کہیں نہ پھولیں مگر پتوں کی شاخیں

۵۴۵
 بڑا اس طرح سے پھول کا رنگ گئی
 کیا عجیب کہ آٹ جائے زمانے کا درخت
 پس سرخ کی پھیلی ہوئی پھول کی شاخیں
 فصل گھن گئی زین پر پڑ گیا یہ
 نہ پھولیں مگر پتوں کی شاخیں

۵۴۵
 موت ہاں کیا کا کہ دن کیا میں بھلا
 اٹھا طوفان ہر اک میں دریا پھول کا
 ماہ تابان ہوا کہ پھول ہر اک چاندنی کا
 تیر تارک ہوا دماغ سیاہ لا لا
 ہر یوں گلزار کہ معبود کی اک صنعت ہے
 ہر یوں گلزار کہ معبود کی اک صنعت ہے

۵۴۶
 باغبانوں کے بھی دل پھول کی طرح پھول
 قیامت حق کا تو نہ ہوا پھول کی طرح
 زلف زیب زیب زیب زیب زیب زیب
 چرخ زیب زیب زیب زیب زیب زیب
 چرخ زیب زیب زیب زیب زیب زیب
 چرخ زیب زیب زیب زیب زیب زیب

۱۷۱

بغبنان جنگو بھی اور سب چھوڑ کر
 کشت گل سب سب سے بڑا جنگ
 کیا ہوا باغ میں اسے کہ نہیں جنگ
 پھول جب گلے میں تو کشتی ہو
 کشتی کشت ہو کہ تم سب چھوڑ کر
 باغ چھوڑ کر اب تو کشتی چھوڑ کر

۱۷۲

بہر غیر یک نے دھن شہر سے کھڑے ہو کر
 تو کماندار تھے تو کماندار
 پہلو ان تھے تو کماندار
 جہاں اس طرح کہ چلتے گئی گویا
 دوست آپس میں ہو کر گویا
 چھوڑ کر بھی کہ گویا سوار ایک

۱۷۳

ایک دیکھ کر کہ اب کیا ہو گا
 پہلو چھوڑ کر کہ اب کیا ہو گا
 سدا نہ کہ کیا ہو غصہ کیا ہو گا
 زندگی قہر کہ کیا ہو گا
 باریں اترتی نہیں کہ کیا ہو گا
 جہاں جانی بھی حالت نہیں

۱۷۴

ایک جا چھوڑ کر شہر آ کر
 خوف طاری ہو کر سب کی
 جانیں کی جانیں کی جانیں
 اب ارادہ ہو کہ اٹھاد
 یہاں حاکم کہ کیا ہو گا
 سب کی جانیں کی جانیں کی جانیں

۵۷۵

نہ کہلے سیارہ دریا میں آج طوفان
 سانس لینے کو گھٹے دم پر کھڑی شکل میں جان
 کہتے ہیں دم پر بکلیں جا کے ہر شکل آسان
 عین آجا بدن کو جو بدین آجائے

۵۷۶

بزرگان شہر شہر نسیب ترابان آریا
 جو کہ ایچیم شجاعت کا ہے سلطان آریا
 جو کہ حیدر کا حلف دہ شہر دشمنان آریا
 جو کہ نیک در عزم پر ہے آریا

۵۷۷

کر سنا زکریا جو پھر اسیر شاہ خف
 دل پر بھاری ہو ابا بدین خف
 عالم ادب خف کے خف خف
 پیا جی خف خف خف خف

۵۷۸

جو کہ خف خف اور شہر خف
 سرسبز خف خف خف خف
 سرسبز خف خف خف خف
 سرسبز خف خف خف خف

۷۹۷
 شفیقان میان نے بھی کہ ہوا ننگا
 ہر لہو لہو کا پوچھ کر لے کر لے کر لے کر
 ہر حسین کو ہر دم و دل کا چہرہ
 اس کے ہر لہو لہو کا چہرہ
 ہر لہو لہو کا چہرہ

۷۹۸
 اے وہ محبوب کہ ہر طرح ہو اس پر شیدا
 جس کی دہشت میں ہو وہ شخص پر شیدا
 اس سے سلگنا نہیں کھائے کسی کو
 ہر شے سے سلگنا نہیں کھائے کسی کو
 ہر شے سے سلگنا نہیں کھائے کسی کو

۷۹۹
 اس کی رفتار میں سارے خبر عشق
 جس کی رفتار میں سارے خبر عشق
 اس کی رفتار میں سارے خبر عشق
 اس کی رفتار میں سارے خبر عشق
 اس کی رفتار میں سارے خبر عشق

۸۰۰
 اس کی تعریف تو انسان تو بالکل ہی محال
 جس کی تعریف تو انسان تو بالکل ہی محال
 اس کی تعریف تو انسان تو بالکل ہی محال
 اس کی تعریف تو انسان تو بالکل ہی محال
 اس کی تعریف تو انسان تو بالکل ہی محال

حکیم
 اس کی تیرائی کو کھنکھائی ہو
 برابری ہو روانی کی پہنچ
 برابری ہو پختگی کی جوت
 برابری ہو صاف علیان
 کلین ہو روئی ہو پختگی
 جان کے حاسدوں کی قوت
 پہنچ ہو برابری ہو پختگی

حکیم
 علم کو لگنے لگا شاہ بہاڑ پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 اس طرح اس کی پختگی ہو پختگی
 برابری ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی

حکیم
 شاہ بہاڑ پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی

حکیم
 مارا کرتے ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی
 پہنچ ہو پختگی ہو پختگی

عالم
جس کی فرستادہ خاک کا پتہ نہ ہوگی
لاکھوں سرگرمی اس کی نذر بانی نہ ہوگی
گرو چلا نہ آئے قضا کی بھی پانڈی نہ ہوگی
جائیں کفار کی لکے نہ چھان نہ ہوگی
کوئی چھوڑ دے قضا کی بھی نہ چھان نہ ہوگی
میں دم نہ دے تو ہو گیا نہ ہوگی

عالم
جس شاعر کی طرح سرورانی اس میں
نہیں جو سرور قضا کی نہ نشانی اس میں
کرا جو کرا قضا کی نہ نشانی اس میں
بڑھ جائیں گے غلط سے نہ ہوگی نہ ہوگی
بڑھ جائیں گے غلط سے نہ ہوگی نہ ہوگی

عالم
اس شاعر کی سزا نہ ہوگی نہ ہوگی
سزا نہ ہوگی نہ ہوگی نہ ہوگی
سزا نہ ہوگی نہ ہوگی نہ ہوگی
سزا نہ ہوگی نہ ہوگی نہ ہوگی
سزا نہ ہوگی نہ ہوگی نہ ہوگی

عالم
ایک عرب بیانیہ نہ ہوگی نہ ہوگی
ایک عرب بیانیہ نہ ہوگی نہ ہوگی
ایک عرب بیانیہ نہ ہوگی نہ ہوگی
ایک عرب بیانیہ نہ ہوگی نہ ہوگی
ایک عرب بیانیہ نہ ہوگی نہ ہوگی

۱۷۷
 برابر تیغ کا اٹھانینا ایل سے ہے
 شان معبود کی آتی ہو نظر اس سے
 جو ہر لشکر کی قدرت کی ہے
 جس مشور کی کاظمیٰ ہے
 جو کوئی زچہ ہے تیغ نین کرگئی
 در کاظمیٰ میں غی اور کین اس کی

۱۷۸
 غنچن سن دم جو شکر کی نہ کھ کھ
 علی کریم بن زبیر شکر شکر
 جب دریا بہتے ہیں شکر شکر
 جب مالک بن زبیر شکر شکر
 صبر پوری ہو پوری ہو
 صبر پوری ہو پوری ہو

۱۷۹
 یمنین پڑھی جاتے ہیں شمشادہ زمان
 سیر کی صف آری ہو پڑھی پڑھی
 قیام شکر بن جو رہا ہے
 جو پڑھی پڑھی پڑھی

۱۸۰
 تیغ اٹھانے کی اس کی ہے
 پڑھی پڑھی پڑھی پڑھی
 پڑھی پڑھی پڑھی پڑھی
 پڑھی پڑھی پڑھی پڑھی

وقوع

وہ کہیں گے کہ یہ فتنہ نہیں سنا تھا کہ یہ کیا
کے ساتھ منظور ہو دے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
پر یہ یہ وہ ہیں کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
اس کے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
پر اس کے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
خوف ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا

ختم

انہ فتنہ ختم ہو گئی ہیں کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
اب اس کے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
سے اس کے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
افستہ سنا تھا کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
تجلی ہو دے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
بہ ہوا کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا

القم

الابن ابی ہاشم سے عرفان سنا تھا کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
اب کہان ہو کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
چاہتے ہیں کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
شہزادہ کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
اس کے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
دینے کا کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا

القم

اب تو اس کے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
چاہتے ہیں کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
شہزادہ کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
اس کے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
دینے کا کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا
خوف ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا حکم ہے کہ یہ کیا

۱۹۲
 میں خوشی ہوں وہ بھر بھی نہیں تویاب
 ہوں کہ جو بھی حال ہو ادا دل کا خراب
 یہ خدا کا کچھ نہیں اعضا دیوتا کی تویاب
 اپنا بھی ادا نہیں دے گا بھی وہ کچھ

١٩٢

१३

93

۴۹۸
 ساقیا تجھ سے جانیں کوئی ہوا نہ ہو
 عشق میں کس کا دل ہے پیرا تیرا
 کس کے زندہ کیجے کس کا نام پیر کا خدا
 کس کی گردن میں غلامی کا تیری طوق بنیں
 تجھ کو پہچانے کی کجی جی جانوں میں

۴۹۹
 تجھ کو پہچانے کی کجی جی جانوں میں
 زخمِ دل کا نہ کرے گامِ می دریاں نہ ہی
 یہی شام و صبح عشق کا سامان نہ ہی
 ساقیا آغا جو دے نہ کرے سب سے پہلے
 تجھ کو پہچانے کی کجی جی جانوں میں

۵۰۰
 ساقیا تجھ سے جانیں کوئی ہوا نہ ہو
 عشق میں کس کا دل ہے پیرا تیرا
 کس کے زندہ کیجے کس کا نام پیر کا خدا
 کس کی گردن میں غلامی کا تیری طوق بنیں
 تجھ کو پہچانے کی کجی جی جانوں میں

۵۰۱
 ساقیا تجھ سے جانیں کوئی ہوا نہ ہو
 عشق میں کس کا دل ہے پیرا تیرا
 کس کے زندہ کیجے کس کا نام پیر کا خدا
 کس کی گردن میں غلامی کا تیری طوق بنیں
 تجھ کو پہچانے کی کجی جی جانوں میں

۲۰

[illegible][illegible]

عزیز

مخبر

۱۹۰

ابن طالب ہوں بوقت کی ایک چھٹی تھی
 نے وہ کی بات کو اچھے جواب دی تھی
 بن دی ہے کہ جو ہمیں کسی دکانی تھی
 کے لئے ہم غلامی کے لئے تھے

۱۹۱

اب تو کیا بیدار کی کہ سننے لگا
 لاکھ بولتا ہوں اب تو بولنا ہی نہیں
 دست و پا میں نہیں دم بہم اچھا ہی نہیں
 کر رہا ہوں نہ بڑھ کر نہ چھوڑا ہی نہیں

۱۹۲

میں نے اب تو کئی کام یاد سے بھلا کر
 میرے ساتھی تو یاد میں ہیں تو بھلا کر
 میں نے اب تو کئی کام یاد سے بھلا کر
 میرے ساتھی تو یاد میں ہیں تو بھلا کر

۱۹۳

ساقیا اب تو کئی کام یاد سے بھلا کر
 ایک خط نہیں آ رہا مگر یاد سے بھلا کر
 یہ بھی آکام خدا کا ہے تو اس کا ہے
 جس قدر بجا ہوں میں تو اس کا ہے

سابقہ وقت میں جو وقت مجھ کو بیان کیا ہے
 وہ ایک اور ہے۔ یہ نہیں تھا کہ ایک اور
 تھا کہ میں نے اس کو کہہ دیا تھا کہ ایک اور
 تھا کہ میں نے اس کو کہہ دیا تھا کہ ایک اور
 تھا کہ میں نے اس کو کہہ دیا تھا کہ ایک اور

ای شہزاد کی مٹرائی اس سلطان مرد کھا
فرمان چکر سلطان خلیفے فرما کر دھا
وہ خوش اور تھی اب ایک چمن اور دھا
نے مضبوط ہون تو بندش میں صفائی ہوتی
نے کمرے جو جو غصہ نہ لڑائی ہوتی

حال
 بجز غایتی که در این شهر است
 در آن کوچه و بستان و بازار
 که در آن کوچه و بستان و بازار
 که در آن کوچه و بستان و بازار
 که در آن کوچه و بستان و بازار

[illegible]

علاء

علی اس صف کی طرف اُس کو لے کر مارا
 زہر سے آماجہ تھا اس کو لے کر مارا
 صف کی صف کوئی بھاگا تو چھپ گیا مارا
 خون دین زخمیوں سے آماجہ کو مارا
 بھابھین خفیہ جاوے اور بھابھین

علاء

کسی بدکار کو لے کر مارا مارا
 جو بھابھین کی موت سے ڈرتا تھا
 اور بھابھین کی موت سے ڈرتا تھا
 بھابھین کی موت سے ڈرتا تھا
 بھابھین کی موت سے ڈرتا تھا

علاء

کوئی نہ ہو اٹھا اس کی نان کو کھا
 کی اگر بات کسی نے تو زبان کو کھا
 ڈرتے ڈرتے اور ادھا تو نشان کو کھا
 چھوڑ کر آگے نہ کوئی رُتھ کو کھا
 وہ بھی لکھ کر آگے اس تیغ نے دین کو کھا
 اس نے کوئی مالک الموت کے بھی کھا

علاء

گئے اس صف کی طرف شاہ بھی اس کی صف پر
 اس صف کی طرف شاہ بھی اس کی صف پر
 اس صف کی طرف شاہ بھی اس کی صف پر
 اس صف کی طرف شاہ بھی اس کی صف پر
 اس صف کی طرف شاہ بھی اس کی صف پر

۵۱۲

فوج بن غل کر آیا غضب نے دو
 رخ ہوئی نہیں کر شش شش بن بیوہ
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 ان کے نزدیک تو شش کی نہ ہو
 ان سے کی شش کی مضطر ہو گیا ہے
 غل کر

۵۱۳

فوج طاری آگے ہویش بن اعدا بالکل
 ہے تو توئی صدا اور نہ آواز دل
 صبح کرتا ہو فوج بن جو شش دل
 فوج رو بہ بین ہیں تو جا جا گیا
 عجب ہوئے شش جلا آج وہ سب ہو گیا
 کب ہیں قبضہ بن کہ سب ہو گیا

۵۱۴

کہنی میدان بن جا گیا اہل نعم
 کہ سودا بنی ہے نہ ہے شش زکرم
 رو کے ہو کر شادہ بن سلطان ام
 دھوکہ بنی رخ اور کا پستہ مرم
 رہا بنی شش بنی شش بنی شش
 رہا بنی شش بنی شش بنی شش

۵۱۵

دل میں رہ رہ کے خیال آتے بن گیا کیا
 مہین کے بنی کبھی کو بنی شادہ والا
 اور بنی شش بنی شش بنی شش
 دھیان آ گیا کہ غرور شش کا
 حق کو دنیا میں آج اب نام و قلم چھو گیا

۱۳۱۱
 آئین پیل کو بھی کہتے ہیں شامیہ شہزادین
 سب عزیز و رفقا مر گئے ہم آئین
 کہن اب یہاں کہتے ہیں کہ خون کی وہ جبین
 غم جو کہ تہہ تیغ ادا کرتے ہیں
 دعوہ مطلق کا جو جو ادا کر دے گا کہتے ہیں

۱۳۱۲
 فاک غیب کا فراغ علی اکبر کے
 زندہ در گور کیا تجھ کو بخون نے مگر
 میرا ہاتھ خون میں لگا میرا علی غنجر کے
 میرا جسم بیکار ہے کہ بہت دیر کے
 موت منتظر ہے تجھ کو مہینہ کیسا
 موت منتظر ہے تجھ کو کبھی جینا کیسا

۱۳۱۳
 زخم جین جمع بہ لاکھون نہیں تجھ کو ایذا
 جان جانے کا بھی تو خوش نہیں وہ صلا
 باغی زخم جو ہے ان کی ہر تکلیف عدا
 ایک دل میں مرا ہے دماغ بہتر ہے
 پہنچے ہیں دین جا کے کہ مر گئے ہیں
 کیا ہوں دماغ عزیزین کہتے ہیں تو

۱۳۱۴
 کہہ دین تو سہ دینداروں کے کاغذوں
 دینی کا تو یہ بید نہیں نہ ظالم افروں
 میرے دوستوں کے کٹ گئے سر افروں
 چھوٹے بچے ہیں بن مظالم افروں
 کہہ دین تو سہ دینداروں کے کاغذوں
 دینی کا تو یہ بید نہیں نہ ظالم افروں

بہر گھر مگر گی چاہی کبھی کہیں تین امام
عمر زمانہ میں نہ ہو کر تو یہ دن ہو گا تمام
جب سے دیکھا کہ بہت درد نہیں کیا کہ
میں نے جو ابراہیم کو کیا کہ لا پھر
میں نے جو خلیفہ میں کیا کہ بہت
میں نے جو خلیفہ میں کیا کہ بہت
میں نے جو خلیفہ میں کیا کہ بہت

حبیب دیکھا کہ زمین کے نام نہ آیا
 مستعد تھا ہر جگہ سب گمراہ
 گمراہی میں نہ تھا کوئی راہ
 وقت نزدیک تھا اب کہ زمانہ نیکو
 چھوٹ گیا تھا عین کدو
 ہم پہنچ گئے اور ہم نے گلا

۱۳۵
 غنای ادا دیں کہ قضاۃ کی ہوتی آفتابی
 جمعین زخم بر حصے پیاسے نالگاہانی
 ایک قطرہ نہ دیں کی ٹیڑھی نادانی
 پیاس یہ شرم کی بجھا دینی موت کرتے
 خاندین جام علی ان کو غیبت کرتے

RE

۱۳۵
گزین اہل خجائیہ میں شاہ مظالم و مظلوم شہسوار
میں پاسے کو کر دیا طرف ہوئے وہم و گشتم
نور تابھریا ہر کی طرف سے معام شاہ کا لجاوے
کسی ہی پادشاہ کے آرام پہنچے نہ کسی
دھیان بھی جب کا سنیں کہ یحییٰ وہ یادگار

۱۳۱۱
 اس طرح فوج و دنیا ہی جو بدین غیب
 قتل و قتل و اب کوہ میں ملے غیب
 فوج میں سے کسی اور اور غیب
 فوج میں سے کسی اور اور غیب
 فوج میں سے کسی اور اور غیب
 فوج میں سے کسی اور اور غیب

۱۳۱۲
 حق کی دنیا کی بے شک و شبہ
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین

۱۳۱۳
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین

۱۳۱۴
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین
 جہیز و جہیز میں تین تین

۱۲۷
 جب کہ گھر سے بالائے زمین ہر سبب
 ہوا دنیا کا عجیب حال ہر سبب
 نہ کہ اسے زمین پر نہ کہ اسے
 کہہ دنیا میں ہیں یہ سبب
 کہ نقطہ آخر کا تھا ان فلک کے ہیں
 عرش نظر ادا تھا ان فلک کے ہیں

۱۲۸
 نہ کہ عین خاک ہے غرض میں غافل
 نہ کہ عین عین کہ گھر سے گھر
 شاہ سلیمان کہ گھر سے گھر
 نہ کہ عین عین کہ گھر سے گھر
 نہ کہ عین عین کہ گھر سے گھر
 نہ کہ عین عین کہ گھر سے گھر
 نہ کہ عین عین کہ گھر سے گھر
 نہ کہ عین عین کہ گھر سے گھر

۱۲۹
 کہ جانی کبھی اتنی ہی وہ کہین
 کہ جانی کبھی اتنی ہی وہ کہین
 کہ جانی کبھی اتنی ہی وہ کہین
 کہ جانی کبھی اتنی ہی وہ کہین
 کہ جانی کبھی اتنی ہی وہ کہین
 کہ جانی کبھی اتنی ہی وہ کہین
 کہ جانی کبھی اتنی ہی وہ کہین
 کہ جانی کبھی اتنی ہی وہ کہین

۱۳۰
 کیا دن اسے بھجوا دین کیوں یاد
 دل کو مضطر اسے کس طرح
 بھائی اس کی تو یہ بہتر کہ
 ذرا آواز تو دیدو میں کہ
 میں نہ ہو چکا کہ کچھ میرا
 میں نہ ہو چکا کہ کچھ میرا
 میں نہ ہو چکا کہ کچھ میرا
 میں نہ ہو چکا کہ کچھ میرا

۱۲۵
 بازمان فروغ کے نزدیک ہر چہ منظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر

۱۲۶
 اچھی پڑھیں تھیں نزدیک شہر کو
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر

۱۲۷
 اوتھیں پڑھیں تھیں نزدیک شہر کو
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر

۱۲۸
 اوتھیں پڑھیں تھیں نزدیک شہر کو
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر
 و شہر کی طرف کو شہر کی نظر

213

۱۶۵
 اور پھر اپنے لگا فخر وہ عین و مکار
 ہے غضب کئے لگا وہ اور چھری تھی بھار
 جسے خوف غضب حق نہ کیا ظالم نے
 کہ از زبانی کاٹ لیا ظالم نے

٢٤

خدا
شکر کیا تو نے ہر شے شائستہ دین
ہزار بار یک جہان انصاف دین
روئے کر مرید بنیہ و عداوت امین
تو کیا امت احمدیہ مارا ہے
نہرے امت احمدیہ فرزند کو مارا ہے

20

[illegible]

62

یابی
موتی خندانہ طرہ بیان ہوئی ہے
آں پروراستی جی علان گاہ میں
ناتانہ کے رشید و زبان ہوئی
جو حال ہو میرا سب پر وہ حالی ہے
آلام و سواین ملک کی یابی ہے
سارے طاقت و رشید کے ساتھ گئی
آہستہ آہستہ دیکھی جاہالی ہے

مختصر فقہ کتب مجموعہ نور الاسلام پر بس باغ میر عشق لکھنؤ

حاصل شریف لاکھٹ قویذی

عرض پن لکھ طول سوانح - وزن مشکل ماشہ خوشنما
خوبصورت اعراب ار - بچوں کے گلابی لکھ کھوٹا
علاوہ ڈیمبر ۱۰۰ مع ڈیمبر چاندی ۱۰۰

آیات محکمات

بڑے بھائی نواب حسن المکانی رد شیعہ میں آیات نبی
لکھی، چھوٹے بھائی مولوی سیّد حیر حسن صاحب لکھا
جواب نیایت ادب رہنمائی عام فہم اردو میں دیا
ہو اور جواب یاہو فلسفہ سپا ز بہترین چھپائی
اور لکھائی جلد اول ۱۰۰
جلد دوم حصہ اول ۱۰۰

تاریخ احمدی

بی بی بی بی بی بی بی

بہ ہوی لکھتے ہیں کہ

ماہی احمدی لکھ خان بہادر نواب حسین خان صاحب
ذائقہ قطار پر یا نوان بالائے عجب لکھی - اس طرز اور
شان کی کوئی تاریخ آج تک دوزبان میں نہیں لکھی
آئندہ جلد سے لکھ عبا یون کی آخری غلبہ مکمل اسلامی

تاریخ کے تمام سہرے نمایاں افات کو نہایت مختصراً اور
انداز سے لکھا گیا ہے جسے بڑی خوبی اس کتاب میں ہے
کہ ہر ذائقہ کا حال مستر و مستند کتابت و ادب کے
دماغ پر اور اصل عبارتیں ان کتابوں کی حاشیہ پر درج
کر دی ہیں یا ایک ہی نثری اور عظیم انسان کو مشفق
کہ تاریخ احمدی کا ترجمہ والا اسلامی ادب کی تمام مشہور
مآب کتب تاریخ و احادیث سے واقف ہو جائے گا اور
اس کتاب سے تاریخ احمدی کو خلاصہ انوار لکھنا چاہئے
یا تاریخوں کا انسائیکلو پیڈیا۔

نواب صاحب نے اس تاریخ میں ہر ضابطہ نشان و شہرہ
کامیابی سے قائم رکھا ہے میرے خیال میں آئندہ جلد
اسلامی تاریخ کے بدل مضامین لکھے جائیں گے ان کے لئے
تاریخ احمدی ایک تہر باخدا ثابت ہوگی۔

قیمت ۱۰۰ صرف چار روپیہ لکھ

سہرا ماست کے بار و برج

اس کتاب میں امام شافعہ علیہم السلام کی امامت
پر بحث پیش رفتنی والی گئی ہے (مؤلفہ جناب
نواب صاحب پر یا نوان) حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۱۰۰

کتاب الامت و الخلافہ

اس کتاب میں امامت خلافت کا مفہوم من امتد
من رسول ہوتا ثابت کیا گیا ہے (مؤلفہ جناب
نواب صاحب پر یا نوان) قیمت ۱۰۰

مطبع نور الاسلام رکاب لکھ باغ میر عشق لکھنؤ

اُسوة الرسول

جناب خان بہادر مولوی سید اولاد حید صبا حقیق
بلگرامی کے ضد بگڑ قلم سے ہ جلون میں ہے
علامہ شبلی نے سیرۃ النبی میں جن باتوں پر پردہ ڈالا ہے
میں صنف نے ان کو کافی سناؤ سے خارج کر دکھایا ہے
اسی شرت و لبط سے کھاڑ کر بڑی بڑی بیخ جلین
ہوئی ہیں۔ پہلی دوسری جلین چھتے ہی فروخت
ہو گئیں۔ تیسری کو چند جلین باقی ہیں چارم و خبسم

کی صرف چند جلین باقی ہیں
اُسوة الرسول
جلد دوم
جلد چہارم
جلد خبسم

شہید اسلام سوانح عمری جناب سید الشہداء مولانا
جناب مولوی سید محمد ہارون صاحب قبلہ مرحوم کا غز
سفید چکنا عمر
اکتالم سوانح عمری جناب امام موسیٰ کاظمؑ پر تصنیف جناب
مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ صدر الافاضل کا غز
سفید عمر

مظاہر مہ کر بلا جناب زینب صلوات اللہ علیہا کی
مکمل سوانح عمری مع واقعات کر بلا کا غز چکنا سفید
سوانح عمری حضرت سلیمان فارسی
سوانح عمری ابو ذر غفاری رض

سوانح آل ہاشم

حضرت عبد مناف کے لیکر احصام دور عباسیہ تک
کھٹوں میں جدوں کے حالات ہیں، زمانہ کے مورخ
جو دریا بہا گئے ہیں وہ مولف نے سمیٹ کر کوڑا
بھرتے ہیں قیمت صرف ۱۲

فاروق اعظم

حضرت عمر کی سوانح عمری ہے نہایت مہذب لہجہ
مع اثبات کی صحیح واقعات ہیں۔ ہر فرقہ خوئی سے
دیکھ سکتا ہے قیمت صرف ۱۲

اصلاح المرآة

نقصان بیان مرہم اور حکمہ خیر عطاء کی اصلاح ہے
گھر گھر رہنے کے قابل ہے بل قیمت
ان کتابوں میں کتب کی سند زبان اور کمالی اردو کا خاص
الطبعی طریق اور حیات ہے عبارت دلکش ہو چوٹ ہو
تقریب میں واقعات کی تفصیل، حقیقت کا اظہار، حالات
کی تصریح کا درون کا مزہ۔ اور مزہ کی توجہ۔ طرازی ہیں
شیخی سامنے کی لفظوں میں دور کی بات ہے۔ ہر بات توجہ کی
معالج ہے دیکھنے کے لائق کتاب ہیں۔

سفر نامہ قسطنطنیہ و عراق و ایران
از جناب سید عسکری صاحب دینی کلکٹر۔ سلیق
ترجمان فضل خانہ بغداد و ممبر بطریق شریعت و شہداء
ہم (عوام) جناب مولانا سید حسن صاحب خبسم
فغان آراء جناب سید حسن صاحب خبسم کا اردو کھنڈی دوا

ملنے کا پتہ: مطبع نور الاسلام کابلین باغ میہر شوق کھنڈی

CALL No. { ۸۹۱۶۲۳۱
 ۳۲۸ } ACC. No. ۱۰۰۵
 AUTHOR رسل
 TITLE مغانم و قتل بلوستان رسل

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME
 OF ISSUE



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

